بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

قصص الاولیاء

حصہ

نزہۃ البساتین

ترجمہ اردو

روضۃ الریاحین

حصہ نہم ۹

تالیف: امام جلیل حبر نبیل ابی محمد عبد اللہ ابن اسعد یمنی یافعی

مترجم: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی و حضرت مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی

ناشر: ادارہ تھانوی دیوبند یوپی انڈیا

M. Kaleem.

رضائے حق پیشِ نظر رکھو

حکایت (۵۹ ؍) ایک شخص نے محمد بن کرام رحؒ سے وصیت چاہی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے خالق کی رضامندی میں اتنی کوشش کرنی چاہیئے جتنی اپنے نفس کی رضامندی میں کوشش کرتے ہو۔

اپنے دین کی حفاظت کرو (۱) ترکِ دنیا (۲) کم بولنے (۳) کم ملنے سے

حکایت (۶۰ ؍) ایک شخص نے حامد ثقاتؒ سے وصیت کے لئے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے دین کا غلاف ایسا بناؤ جیسا کلام مجید کے لئے بنواتے ہو کہ کسی طرح کی گرد اس پر نہ پڑنے پائے۔ سائل نے پوچھا کہ دین کے غلاف سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ طلب دنیا کو چھوڑ دینا الّا[1] بقدر ضرورت اور کثرتِ کلام[2] زائد از ضرورت کا بھی تارک[3] ہونا اور بے ضرورت لوگوں سے ملاقات ترک کریں۔

حضرت حسن بصریؒ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خط میں کیا لکھا

حکایت (۶۱ ؍) حضرت حسن بصریؒ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو نامہ لکھا کہ بعد حمد[4] و صلوٰۃ[5] کے معلوم کرنا چاہیئے کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے اس سے ڈرنا اور خوف کرنا چاہیئے اور جو تمہارے پاس اب موجود ہے اس میں[6] آگے کے واسطے لو اور موت پر یہ حال ٹھیک ٹھیک معلوم ہوگا۔ والسلام

---

[6] پیدا کرنیوالا [1] مگر [2] بولنے کی زیادتی [3] چھوڑنے والا [4] خدا کی تعریف [5] درود پیغمبر پر ۱۲

حضرت حسن بصریؒ کی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو نصیحتیں

حکایت (۷۶۲) ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت حسن بصریؒ کو لکھا کہ آپ مجھ کو وعظ[1] ونصیحت کیجئے۔ اس کے جواب میں آپ نے لکھا کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ سب سے بڑی ہول اور امور دہشت ناک تمہارے آگے ہیں اور تم کو ان کا دیکھنا ضرور پڑے گا یا نجات سے یا تباہی کے ساتھ اور یہ بھی جان لو جو شخص اپنے نفس کو جانچتا رہتا ہے وہ نفع میں رہتا ہے اور جو اس سے غافل رہتا ہے وہ نقصان اُٹھاتا ہے اور جو شخص انجام کار پر نظر رکھتا ہے وہ نجات پاتا ہے اور جو ہوائے نفس کی اطاعت[2] کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے اور جو شخص حلم[3] کرتا ہے اس کو غنیمت ملتی ہے اور جو ڈرتا رہتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور جو مامون رہتا ہے وہ عبرت پکڑتا ہے اور عبرت والا صاحب بصیرت ہوتا ہے اور اہل بصیرت فہیم ہوتا ہے اور فہیم آدمی واقف کار ہوتا ہے۔ پس جب تم سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس سے باز آجانا چاہیئے اور جب ندامت[4] کرو تو خطا کو جڑ سے اُکھاڑ دو اور اگر کوئی بات نہ آتی ہو تو پوچھ لو اور جس وقت تم کو غصہ آئے اس کو روکو انتہیٰ۔

حضرت مطرف بن عبداللہ کی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو نصیحت

حکایت (۷۶۳) مطرف بن عبداللہؒ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت

[1] نصیحت ۱۲ [2] بندگی ۱۲ [3] بردباری ۱۲ [4] شرمندگی ۱۲

میں لکھا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم کرنا چاہیئے کہ دنیا عقوبت[1] کا گھر ہے اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں اور اس سے مغالطہ[2] اسی کو ہوتا ہے جس کو علم نہیں اے امیر المؤمنین اس میں ایسے رہو جیسے کوئی اپنے زخم کا علاج کرتا ہے کہ بخوف انجام کے درد سے شدتِ دوا پر صبر کیا کرتا ہے۔

حکایت (۷۶۴) حضرت عمر بن عبد العزیز

دنیا خدا کے دوستوں[3] اور دشمنوں[4] کی دشمن ہے

نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ دنیا خدا کے اولیاء کی اور اس کے اعداء کی دونوں کی دشمن ہے اس کے اولیاء کو رنج پہنچاتی ہے اور اعداء کو مغالطہ دیتی ہے۔

اے حاکمو ظلم مت کرو اس لئے کہ تمہارے اوپر بھی کوئی حاکم ہے

حکایت (۷۶۵) اور نیز اپنے بعض عاملوں کو آپ نے لکھا کہ تم کو قدرت بندوں پر ظلم کرنے کی حاصل ہے مگر جب کسی پر ظلم کا ارادہ کرو تو یاد کرنا کہ تمہارے اوپر بھی قادر ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لینا کہ جو کچھ لوگوں پر تم جور و ستم کروگے وہ ان پر گذر جائے گا مگر تم پر باقی رہے گا اور یہ بھی جان لو کہ خدا تعالےٰ مظلوموں کے انتقام[5] میں ظالموں کو پکڑے گا۔ والسلام۔

مفلسی کی شکایت نہ کرو

حکایت (۷۶۶) روایت ہے کہ بعض فقراء[6] نے کسی اہلِ دل سے شکایت اپنی مفلسی کی کی اور

---

[1] سزا عذاب [2] دھوکہ [3] دوستوں [4] دشمنوں [5] بدلہ [6] درویشوں ۱۰

اس کے باعث اپنا شدت سے غمگین رہنا بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ تمہیں یہ منظور ہے کہ تم اندھے ہو جاؤ اور دس ہزار درم لو اس نے انکار کیا پھر انہوں نے فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ دس ہزار درم لو اور گونگے ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا کہ دس ہزار درم کے عوض تم کو لنجا اور لولا ہونا منظور ہے اُس نے کہا کہ نہیں انہوں نے فرمایا کہ تمہیں اپنے آقا کی شکایت کرتے شرم نہیں آتی کہ باوجودیکہ پچاس ہزار درم کی مالیت اُس نے تم کو دی پھر شکایت کرتے ہو۔

حافظ ہونا ایک لاکھ دینار سے بہتر ہے

حکایت (۶۷) حکایت ہے کہ کوئی قاری مفلسی کے باعث نہایت تنگدل اور مضطر[1] ہوا خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تم چاہو تو ہزار دینار لے لو ہم سورۂ انعام تم کو بھلا دیں گے اُس نے کہا کہ یہ مجھے منظور نہیں پھر منادیٔ غیب[2] نے کہا کہ سورۂ ہود کو بھلا دیں ۔اس نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ سورۂ یوسف، کہا نہیں۔ اسی طرح دس سورتوں کے نام لئے اور یہ سب پر انکار کرتا گیا تب اس نے کہا کہ تیرے پاس ایک لاکھ دینار کی چیز ہے اور تو شکایت کرتا ہے۔ صبح کو اس کا افلاس[3] دور ہو گیا۔

ایک گھونٹ پانی کی قیمت ایک ملک سے زیادہ ہے

حکایت (۶۸) حضرت ابن السماک رح کسی خلیفہ کے پاس تشریف لے گئے وہ اس وقت پانی کا پیالہ لئے پی رہا تھا اس نے عرض کیا کہ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ فرض

---

[1] بے قرار ۱۲ [2] غیب سے پکارنے والے ۱۲ [3] غربت ۱۲ ؎ ۱۲

یہ پیالہ پانی کا تم کو تمہاری، تمام نقدی کے عوض ملتا نہیں تو پیاسے رہتے تو تم نقدی سے دست بردار ہوتے یا نہیں۔ اس نے عرض کیا کہ بے شک سب نقدی دے ڈالتا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر اسی کے عوض تمام ملک تم کو دینا پڑتا تب بھی دیتے اُس نے کہا بے شک آپ نے فرمایا کہ پھر ایسے ملک پر خوشی مت کرو جس کی قیمت ایک گھونٹ پانی ہے۔

حکایت (۶۹)

بعض صوفیوں کا حصول معرفت کے لئے عجیب طریقہ

بعض صوفیوں کا دستور تھا کہ ہر روز شفاخانہ اور گورستان اور ایسی جگہ میں جہاں مجرموں کو سزا ملتی تھی جایا کرتے تھے۔ شفاخانوں میں اس لئے جاتے تھے کہ بیماروں کو انواع واقسام[1] کے امراض میں مبتلا دیکھ کر اپنی صحت وسلامتی کا دھیان کریں اور دل کو یہ لوگوں کے مصائب[2] دیکھ کر شعور اپنی صحت کی نعمت ہونے کا ہو جائے اور شکر نعمت بجالائے۔ اور مجرموں کو اس لئے دیکھتے تھے کہ اُن کو بباعث قتل وچوری وغیرہ کے طرح طرح کے عذاب دیئے جاتے تھے کوئی جان سے مار ڈالا جاتا تھا، کسی کا ہاتھ کٹتا تھا، کسی کا پاؤں تو اُن کو دیکھ کر خدا کا شکر کرتے کہ اُس نے گناہوں سے محفوظ رکھا اور ان سزاؤں کی نوبت[3] آنے دی۔ اور گورستان[4] میں جانے کی وجہ یہ تھی کہ اُس کو دیکھ کر یہ تصور آئے کہ مُردوں کو سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ دنیا میں واپس آئیں تو ایک ہی روز کے لئے آئیں عاصی تو اس لئے رجوع[5] پسند کرتا ہے کہ تدارکِ[6] ایامِ گذشتہ کرے۔ اور مطیع[7]

[1] طرح طرح کی ۱۲ [2] مصیبت کی جمع ۱۲ [3] قبرستان ۱۲ [4] لوٹنا [5] گذرے ہوئے زمانے کی تلافی [6] فرمانبردار

اس لئے کہ طاعت زیادہ کرے۔

حضرت ربیعؒ کی فکرِ آخرت

حکایت (۷۰) حضرت ربیع ابنِ صیثم باوجود کمال بصیرت کے اسی طریق سے مدد لیا کرتے تھے تاکہ معرفت نعمائے الٰہی[1] پختہ ہوجائے انہوں نے اپنے گھر میں ایک قبر کھود رکھی تھی اپنے گلے میں ایک طوق ڈالکر لحد[2] میں لیٹتے اور کہتے "رَبِّ ارْجِعُوْنِ[3] لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحاً" پھر کھڑے ہوجاتے اور کہتے کہ اے ربیع تیرا سوال پورا ہوا تو اس وقت سے پہلے کچھ کرے جس وقت درخواست رجوع کرنے کی کرے گا اور واپس نہ بھیجا جائے گا۔

حضرت فضیلؒ کا قولِ مبارک

حکایت (۷۱) حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ گو نعمتوں کا شکر ضرور کیا کرو ایسا کم ہوا ہے کہ نعمت کسی قوم کے پاس سے جا کر پھر آئی ہو۔

خدا کا شکر ادا کر تو مصیبت میں گرفتار ہے گناہ میں نہیں

حکایت (۷۲)

روایت ہے کہ کسی اہلِ دل کا کوئی دوست تھا اُس کو بادشاہ نے مقید[4] کیا اس نے یہ خبر ان بزرگ کو کہلا بھیجی اور شکوہ[5] اپنے قید ہونے کا لکھا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ خدا کا شکر کرو۔ بادشاہ نے اس شخص قیدی کو ہنڈوایا[6] اس نے پھر شکایت ان بزرگ کے پاس کہلا بھیجی انہوں نے پھر فرمایا کہ شکر خدا کر۔ اتنے میں ایک مجوسی[7]

---

[1] اللہ کی نعمتوں کی معرفت ۱۲ [2] قبر ۱۲ [3] اے رب دنیا میں لوٹا دے تاکہ عمل صالح کر لوں ۱۲
[4] قید ۱۲ [5] شکایت ۱۲ [6] ۱۲ [7] آتش پرست ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

قید ہوا جس کو دستوں کی بیماری تھی سلطان کے حکم سے ایک ہی بیڑی میں دونوں کو رکھ ایک سرا اس شخص کے پاؤں میں اور دوسرا مجوسی کے پاؤں میں۔ اس نے یہ ماجرا بھی کہلا بھیجا انہوں نے فرمایا کہ شکرِ خدا کر۔ پھر وہ مجوسی پاخانہ کے واسطے بہت دفعہ اُٹھتا اور اس شخص کو بھی اس کے ساتھ اُٹھنا پڑتا اور وقتِ فراغت تک اُس کے سر پر کھڑا رہنا پڑتا۔ غرض اس تکلیف کو بھی اُس نے بزرگ کی خدمت میں لکھا انہوں نے فرمایا کہ شکرِ خدا کر۔ تب اُس نے نہایت تنگ ہو کر لکھا کہ کہاں تک شکر کئے جاؤں اس مصیبت سے بڑھ کر کونسی مصیبت ہے انہوں نے جواب دیا کہ جو زنار مجوسی کی کمر میں ہے اگر تیری کمر میں ڈالدیا جاتا تو تو کیا کرتا۔

مقامِ شکر میں اظہارِ مصیبت کی گنجائش نہیں
حکایت (۷۳)

بعض اکابر سے کسی نے درخواست کی آپ دعائے استسقاء[1] کے لئے باہر نہیں نکلتے مینھ مدت سے بند ہے انہوں نے فرمایا کہ تم مینھ کی بارش میں تاخیر جانتے ہو اور میں پتھر کی بارش میں تاخیر[2] سمجھتا ہوں یعنی اعمال خلق[3] قابل پتھر برسنے کے ہیں پس اس میں گویا تاخیر کا ہونا افضل انعام ہے اس لئے میں طلب باراں کو نہیں نکلتا کہ مقامِ شکر میں اظہارِ مصیبت کو گنجائش نہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے صاحبزادہ کی سعادتمندی
حکایت (۷۴)

حضرت عمر بن عبد العزیز ایک اپنے بیمار لڑکے کے پاس گئے اور فرمایا کہ جانِ پدر اگر

---

[1] جس دعا کا ذکر ہو نیکا نشان [2] بارش کی دعا [3] دیر [3] خلقت کا کام ۱۲

تو میری ترازو میں ہو تو میرے نزدیک اس سے اچھا ہے کہ میں تیری ترازو میں ہوں۔ اس نے عرض کیا کہ آپ کی مرضی کے موافق اگر ہو تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میری مرضی کے موافق ہو۔ خلاصہ حضرت عمرؓ کے قول کا یہ ہے کہ اگر تو وفات پائے اور میں صبر کروں تو اس سے اسکو اچھا سمجھتا ہوں کہ میں وفات پاؤں اور تو صبر کرے یعنی جزائے صبر میرے نامۂ اعمال میں رہے اور حاصل لڑکے کے جواب کا ظاہر ہے کہ جو بات والد کو محبوب دیکھی اس کو محبوب جانا۔

حکایت (۷۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا عمل بالقرآن

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی نے ان کے لڑکے کی وفات کی خبر سنائی آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایک عیب کو چھپایا اور مشقت کو ٹالا اور ثواب پہنچایا پھر اُتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کا حکم ہم کو تھا وہ ہم کر چکے یعنی خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" تو ہم نے دونوں باتیں ادا کیں۔

مصیبت کے وقت جزع فزع کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے

حکایت (۷۷۶) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی مصیبت آئے اور وہ اس میں کپڑے پھاڑے یا چھاتی کوٹے تو ایسا ہے کہ نیزہ لیکر خدا تعالیٰ سے لڑنے کو تیار ہوا۔

---

[1] نماز اور صبر سے مدد طلب کرو مصیبت کے وقت میں ۱۲

حکایت (۷۷) مصیبت میں ایمانداروں کا امتحان ہوتا ہے

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ سونا آگ سے امتحان کیا جاتا ہے اور ایمان دار بندہ کا امتحان مصیبت سے ہوتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو محبوب[1] جانتا ہے تو ان کو مبتلائے مصیبت کر کے امتحان لیتا ہے اس صورت میں جو شخص اس سے راضی رہتا ہے وہ بھی اس سے راضی ہے اور جو ناراض ہے اس سے وہ ناراض ہے۔

حکایت (۷۸) مصیبت میں شکایت نہ کرنی چاہیئے صبر کرنا چاہیئے

احنف بن قیس کہتے ہیں کہ ایک روز میری ڈاڑھ میں بہت درد تھا میں نے اپنے چچا سے کہا کہ ڈاڑھ کے درد کے مارے مجھے رات بھر نیند نہیں آئی اسی طرح تین بار میں نے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ تو ایک ہی رات میں ڈاڑھ کی اتنی شکایت کرتا ہے میری آنکھ تیس برس سے جاتی رہی ہے مگر کسی کو معلوم بھی نہیں ہوا

حکایت (۷۹) ایک بوڑھے کا صبر و شکر

بعض اکابر سے مروی ہے کہ میں نے ایک سفر میں ایک بوڑھا نہایت سالخوردہ[2] دیکھا میں نے اُس کا حال پوچھا اُس نے کہا کہ ابتدائے جوانی میں میں اپنے چچا کی بیٹی پر عاشق تھا اور وہ مجھے ایسا ہی جانتی تھی اور اتفاق سے اُس کا نکاح بھی مجھ سے ہوا شب زفاف کو میں نے اس سے کہا کہ آؤ اس رات کو نوافل شکر میں کاٹیں کہ خدا کا

---

[1] پیارا ۱۲ [2] بوڑھا کھوسٹ ۱۲

شکر ہے کہ ہم کو ملایا غرض وہ رات ہم دونوں نے نماز میں کاٹی اور کسی کو فرصت ایک دوسرے کے پاس رہنے کی نہ ہوئی۔ ہر ایک کی زبان حال گویا کہہ رہی تھی ع

چلو بس ہو چکا ملنا نہ ہم خالی نہ تم خالی

جب دوسری رات ہوئی تب بھی ہم دونوں نے وہی گفتگو کی اور رات بھر شکر گذاری میں کاٹ دی۔ اسی طرح ستر یا اسی برس سے اسی حال پر ہم دونوں ہیں پھر اس نے بڑھیا سے پوچھا کہ یوں ہی ہے اس نے کہا کہ واقع میں جیسا کہتا ہے ویسا ہی ہولے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ کرنا چاہیئے اُسکی رحمت کو روکنے والا کوئی نہیں

حکایت (۸۰) حدیث شریف میں یہ قصہ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل میں سے دو شخصوں نے آپس میں خدا کے واسطے بھائی چارہ کیا تھا ایک اُن دونوں میں سے اپنے نفس پر زیادتی کرتا تھا اور دوسرا عابد تھا اور ہمیشہ اول کو وعظ و ملامت کیا کرتا وہ اس کے جواب میں کہدیتا کہ میں جانوں اور میرا پروردگار تم میرے اوپر ناظر[1] مقرر نہیں یہاں تک کہ ایک روز اس عابد نے اس دوسرے شخص کو گناہ کبیرہ[2] کرتے دیکھ لیا اور غصہ میں آکر کہا کہ خدا تجھ کو نہ بخشتے خدا تعالیٰ اس عاصی[3] سے قیامت کے روز فرمائیگا کہ کیا کسی کو یہ تاب و طاقت ہے کہ میری رحمت میرے بندوں سے روک لے جا میں نے تجھ کو بخشدیا۔ اور عابد سے ارشاد فرمائیگا کہ تجھ پر میں نے دوزخ کو لازم[4] کر دیا۔

---

[1] نگراں ۱۲ [2] بڑا گناہ ۱۲ [3] گناہگار ۱۲ [4] ضروری ۱۲

شرمندہ گناہگار بہتر ہے عابدِ مغرور سے

حکایت (۸۱) روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک چور چالیس برس تک راہزنی کیا کرتا تھا اس کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ہوا اور آپ کے پیچھے ایک عابد حوارین میں سے تھا چور نے اپنے دل میں کہا کہ یہ پیغمبر خدا یہاں کو گذرتے ہیں اور ان کے پہلو میں ایک حواری بھی ہے اگر میں بھی اُتر کر ان کے ساتھ ہولوں تو بہتر ہے۔ ارادہ کر کے اُترا اور چاہتا تھا کہ عابد کے قریب جائے مگر اُس کی تعظیم اور اپنے نفس کی تحقیر کر کے کہتا تھا کہ مجھ جیسے شخص کو اس عابد کے برابر چلنا نہیں چاہیئے۔ اُدھر عابد نے جو معلوم کیا کہ میرے ساتھ چور آتا ہے تو اپنے دل میں کہا کہ یہ شخص میری برابری کرتا ہے اس خیال سے اس سے کنارہ کر کے آگے بڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برابر چلنے لگا صرف چور پیچھے رہ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ان دونوں سے کہدو کہ تمہارے پہلے عمل ہم نے باطل کر دیئے اب نئے سرے سے عمل کرو حواری کے حسنات جاتے رہے اس وجہ سے کہ اس نے اپنے نفس پر عُجب کیا۔ اور اس دوسرے شخص کی بُرائیاں مٹا دیں اس لئے کہ اس نے اپنے نفس کو حقیر جانا۔ حضرت نے بموجب حکم کے ان دونوں کو اطلاع کر دی اور چور کو اپنے ساتھ لیا اور اُس کو حواری کیا۔

مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھروسہ اللہ پر کہ وہ معاف کرنیوالا ہے

حکایت (۸۲) بکر بن سلیم صواف فرماتے ہیں کہ ہم مالک بن انس رحؒ کے پاس

(اس صفحہ کا حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

اس شام کو گئے جس میں ان کا انتقال ہوا ہم نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم کو کیا جواب دوں مگر عنقریب تم خدا تعالےٰ کا عفو اتنا دیکھو گے جس کا کچھ تم کو گمان بھی نہ ہوگا۔ پھر ہم وہاں ہی تھے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں ہم ہی نے بند کیں۔

ستر سال کفر کے باوجود ہم نے روزی دی اور اے دوست تم سے ایک رات کھانا نہ دیا گیا

حکایت (۸۴) روایت ہے کہ ایک مجوسی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے یہاں مہمان ہونا چاہا آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں کھانا کھلا دوں گا وہ مجوسی چلا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ تم نے اسکے دین کے اختلاف کے باعث اس کو کھانا نہ کھلایا ہم اس کو ستر برس سے باوجود کفر کے کھانا دیے جاتے ہیں اگر تم ایک رات کھلا دیتے تو کیا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ اسی وقت اس مجوسی کے پیچھے دوڑتے گئے اور اُس کو ہٹا لائے اور ضیافت کی مجوسیؔ نے پوچھا کہ اب سبب ضیافت کیا ہے اول تو آپ نے انکار ہی کر دیا تھا آپ نے سارا قصہ اس سے مذکور فرمایا۔ مجوسی نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ معاملہ کرتا ہے۔ پھر آپ سے عرض کر کے مسلمان ہو گیا۔

حکایت (۸۵) انشاء اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ آخرت میں معاملہ آسان ہوگا

استاد ابو سہل صعلوک جو ہمیشہ ڈرانے میں معروف تھے انہوں نے ابو سہل زجاجی کو

(ما خوذ صفحہ ۱۳۲ از سلک درر استقراء ۔ ذاکر کے صحابی کا جنگیاں کے لئے نمبر (ما خوذ صفحہ نمبر ۱) لے گناہوں کی معافی کے آخری سرپرست کے دعوت ہمعانی ۱۲

خواب میں دیکھا اور حال پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ جس قدر تم ڈرایا کرتے تھے اس سے ہم نے معاملہ سہل دیکھا۔

حکایت (۷۸۶) لوگوں نے جس کو حقیر سمجھ کر کاندھا نہ دیا اللہ نے نواز دیا

عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ تین مرد اور ایک عورت جنازہ لئے جاتے ہیں میں نے عورت کی طرف کا پایہ لے لیا اور قبرستان میں جا کر بعد نماز اس میت کو دفن کیا۔ پھر میں نے اس عورت سے پوچھا کہ یہ مردہ تیرا کون تھا اس نے کہا کہ میرا بیٹا تھا میں نے پوچھا کہ تمہارے کوئی پڑوسی نہ تھا اس نے کہا کہ پڑوسی کیوں نہیں ہیں مگر اس مردہ کو حقیر سمجھتے تھے میں نے پوچھا کہ اس میں کیا برائی تھی اس نے کہا کہ یہ لڑکا مخنث تھا مجھے اس عورت پر رحم آیا اور اس کو اپنے گھر لیجا کر کچھ نقد درہم اور کپڑا دیا اور اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا گویا چودھویں رات کا چاند ہے اور سفید کپڑے پہنے ہے اور میرا شکر گذار ہے میں نے پوچھا تو کون ہے اُس نے کہا کہ میں وہی مخنث ہوں جس کو تم نے آج دفن کیا تھا۔ لوگوں نے جو مجھ کو حقیر سمجھا اس لئے خدا تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا۔

حکایت (۷۸۷) علانیہ گناہ کرنیوالوں کیلئے دعائے رحمت و مغفرت

ابراہیم اطروش سے روایت ہے کہ ہم بغداد میں دجلہ کے کنارہ پر حضرت معروف کرخیؒ کے ساتھ بیٹھے تھے۔

کہ اس درمیان میں ایک چھوٹی سی ڈونگی پر کچھ جوان لوگ ڈھول بجاتے اور شراب پیتے اور کھیلتے نکلے لوگوں نے حضرت معروف کرخیؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ دیکھئے یہ لوگ علانیہ خدا کی نافرمانی کرتے ہیں ان پر بددعا کیجئے آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی جیسا تو نے ان کو دنیا میں خوش کیا آخرت میں بھی خوش کر لوگوں نے عرض کیا کہ ہماری عرض تو یہ تھی کہ آپ ان پر بددعا کریں آپ نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ ان کو آخرت میں خوش کریگا تو اول دنیا میں تائب[۱] کر دیگا یعنی خلاصہ میری دعا کا یہ ہے کہ ان کو ان حرکات سے توبہ نصیب کر۔

ڈرنا بہتر ہے بیخوف رہنے سے

حکایت (۷۸۸) حضرت حسنؒ سے بعض لوگوں نے کہا کہ ہم کیا علاج کریں ہم ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہیں کہ وہ ہم کو اتنا ڈراتے ہیں کہ ہمارے دل گویا اڑنے لگتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کو خوب جان لو کہ ایسے لوگوں میں بیٹھنا کہ وہ تمکو ڈرا دیں یہاں تک کہ تم کو امن پہنچ جائے اس سے بہتر ہے کہ تم ایسوں کے ساتھ بیٹھو کہ وہ تم کو بے خوف کرتے رہیں اور تم کو ایک دفعہ ہی خوف آ دبائے۔

رونے کی برکت

حکایت (۷۸۹) حضرت محمد بن منکدرؒ جب روتے تو اپنے چہرہ اور ریش پر آنسو مل لیتے اور فرماتے کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ جس جگہ آنسو لگ جائیں گے وہاں آتش دوزخ نہ پہنچے گی۔

شروع زندگی میں خوف کا غلبہ بہتر ہے اور اخیر وقت میں رجا کا

حکایت (۷۹۰)

حضرت سلیمان تیمی کی وفات قریب ہوئی تو اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے اجازتوں

[۱] یعنی کشتی میں کھلم کھلا گناہ توبہ کرنیوالا گناہ خدا سے امید ۱۲

کا ذکر کرا اور جب تک میرا وصالؔ ہو رجا کا بیان کرتے رہو کہ میں خدا سے حسنؔ ظن کیساتھ ملوں

حکایت (۹۱) حضرت سفیان کا نزع کے وقت علماء کا طلب کرنا

جب حضرت سفیان ثوری کو نزع کا عالم ہوا اور خوف بہت معلوم ہوا تو اپنے گرد علماء کو جمع کیا کہ وہ توقعؔ دلائیں۔

حکایت (۹۲) حضرت امام احمد قدس سرہ نے اخیر وقت میں کیا وصیت کی

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے لڑکے کو نزع کے وقت ارشاد فرمایا کہ مجھ سے وہ احادیث بیان کر جن میں رجا اور حسن ظن کا مذکور ہے۔

اللہ والوں کے لئے دنیا جیل خانہ ہے وصال قید سے چھوٹنا ہے۔

حکایت (۹۳) بعض صلحاء نے حضرت ابو سلیمان دارانیؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ اُڑتے ہیں انہوں نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ میں ابھی قید سے چھٹا ہوں۔ صبح کو جو جاگے تو لوگوں سے ابو سلیمان کا حال پوچھا لوگوں نے کہا کہ شب گذشتہ اُن کا وصال ہوا۔

توحید کا معاملہ بڑا نازک ہے

حکایت (۹۴) بعض عارفین کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص میرے ساتھ پچاس برس تک موحدؔ رہے اور فقط ایک ستون کی آڑ میں ہو کر مرجائے تو میں اس

لہ وفات، مرنا ۱۲ ۲ہ خدا سے امید ۳ہ امید مغفرت ۱۲ ۴ہ صاحب توحید ۱۲

توحید کو یقیناً نہیں کہہ سکتا ہوں اس واسطے کہ مجھے کیا معلوم ہے کہ اتنے عرصے میں کہ وہ ستون کی آڑ میں گیا اُس کے دل پر کیا کیا تغیر ہوا

حکایت (۷۹۵) ایمان پر خاتمہ یقینی ہو تو شہادت کا انتظار کروں گا

بعض عارف فرماتے ہیں کہ اگر گھر کے دروازہ پر مرنے سے شہادت ملتی ہو اور کوٹھڑی کے دروازہ پر مرنے سے مسلمانی پر خاتمہ ہوتا ہو تو مجھ کو یہی منظور ہو کہ اسلام پر مروں اور حجرے سے باہر نہ نکلوں اس واسطے کہ حجرہ کے دروازہ سے گھر کے دروازہ تک جانے میں مجھے کیا معلوم ہے کہ میرے دل پر کیا تبدل ہو جائیگا۔

حکایت (۷۹۶) حضرت سفیان ثوریؒ کو حُسنِ خاتمہ کی فکر

جب حضرت سفیان ثوریؒ کا وقتِ مرگ قریب پہنچا تو رونے لگے اور نہایت خائف تھے لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کو رجا کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ کا عفو تمہارے گناہوں سے بڑا ہے۔

اگر عظیم ست از فرودستاں گناہ — از جنابش عفو کردن اعظم ست

آپ نے فرمایا کہ میں گناہوں کے واسطے نہیں روتا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ خاتمہ توحید پر ہوگا اور پہاڑوں کے برابر گناہ ہو جائیں تو بھی کوئی غم نہیں۔

حکایت (۷۹۷) ایک بزرگ کا حسن خاتمہ پر بادام و شکر تقسیم کرنیکی وصیت کرنا

روایت ہے کہ بعض خائفین میں سے ایک شخص نے اپنے کسی بھائی کو وصیت کی کہ جب میں مرنے لگوں میرے سرہانے بیٹھنا اگر دیکھو کہ میرا خاتمہ توحید پر ہوا تو تمام

لہ امید بخشش ۲ معافی ۳ ڈرنے والے ۴ ایمان پر اللہ کہ ایک ہونیکے خیال پر ۱۲

میرا مال لیکر اُس کے بادام اور شکر خرید کر شہر کے لڑکوں کو تقسیم کرنا اور کہنا کہ ایک شخص قید میں سے چھوٹا ہے اس کی شیرینی ہے اور اگر میرا خاتمہ توحید پر نہ ہو تو لوگوں کو خبر کر دینا کہ یہ شخص توحید پر نہیں مرا ایسا نہ ہو کہ کوئی دھوکے میں آکر میرے جنازہ پر آئے اور مرنے کے بعد مجھ کو ریا لاحق[1] ہو اگر تم سب سے کہدو گے تو جس کا دل چاہے گا آئیگا ریا کے باعث کوئی نہ آئیگا۔ ان کے بھائی نے پوچھا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ کا خاتمہ توحید پر ہوا یا نہیں انہوں نے کچھ علامت[2] بتا دی کہ توحید کی پہچان یہ ہو گی جب اُن کی وفات ہوئی تو اُن کے بھائی نے علامت توحید پائی اور بموجب وصیت بادام اور شکر لیکر تقسیم کر دیئے۔

مقرباں را بیش بود حیرانی

حکایت (۹۸) حضرت ابویزید بسطامی رح فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد کو جاتا ہوں تو یہ معلوم ہوتا ہے گویا میری کمر میں زنار[3] ہے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں گرجا یا آتش خانے میں نہ لیجائے اور مسجد میں گھسنے تک وہ زنار رہتا ہے مسجد میں جانے سے علیحدہ ہو جاتا ہے یہ بات ہر روز پانچ بار ہوا کرتی ہے۔

کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت میں مشغول رہو تا کہ مرتے وقت وہی جاری ہوں

حکایت (۹۹) کسی بقال کی نقل ہے کہ اُس کو مرنے کے وقت کلمۂ شہادت لوگ سکھلانے لگے تو وہ چار پانچ چھ کہنے لگا اس لئے کہ موت سے پہلے بہت دنوں حساب میں مصروف تھا۔

---

[1] شامل ۱۲ [2] نشانی ۱۲ [3] جنیو ۱۲

حکایت (۸۰۰) حضرت داؤد علیہ السلام پر خوف خداوندی

یزید رقاشی راوی ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک روز چالیس ہزار آدمیوں سے نکلے کہ ان کو وعظ سُناتے تھے اور ڈراتے تھے ان میں سے تیس ہزار مر گئے اور دس ہزار کے ساتھ آپ واپس آئے۔ اور آپ کی دو لونڈیاں تھیں کہ اُن کو یہ کام سپرد تھا کہ جب آپ پر خوف آتا اور گر گر پڑتے تو وہ دونوں سینے اور پاؤں پر بیٹھ جاتیں کہ کہیں جوڑ علیحدہ ہو کر مر نہ جائیں۔

حکایت (۸۰۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام کی گریہ وزاری اور رونیکی وجہ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام بیت المقدس کے اندر آٹھ برس کی عمر کے اندر گئے عابدین کو دیکھا کہ بال اور اون کے کپڑے پہنے ہیں اور اُن میں سے جو نہایت کوشش کرنیوالے ہیں اُن کو دیکھا کہ اپنے گلے کی ہڈیوں کو چیر کر اُن میں زنجیریں ڈال رکھی ہیں اور اپنے آپ کو بیت المقدس کے کونے میں باندھ رکھا ہے اُن کو دیکھ کر آپ کو ہول[1] ہوئی اور اپنے ماں باپ کی طرف رجوع کیا۔ کچھ لڑکوں پر آپ کا گذر ہوا کہ وہ کھیل رہے تھے انہوں نے آپکی خدمت میں عرض کیا کہ آؤ ہمارے ساتھ کھیلو آپ نے فرمایا کہ میں اس واسطے نہیں پیدا ہوا کہ کھیلوں۔ گھر پر آکر ماں باپ سے عرض کیا کہ مجھ کو کرتہ بالوں کا بنا دو انہوں نے بنا دیا آپ بیت المقدس کو چلے آئے دن کو اس کی خدمت کرتے اور رات کو وہاں ہی کاٹ کر صبح کر دیتے یہاں تک کہ اس پر پندرہ برس گذر گئے تب آپ بیت المقدس سے نکل کر پہاڑوں اور گھاٹیوں کے غاروں میں جا رہے آپکے ماں باپ ڈھونڈتے نکلے اُن کو بحیرۂ

[1] ڈر یعنی خوف ۱۲

اردن پر پایا کہ پانی میں پاؤں تر کر رہے ہیں اور پیاس کی شدت سے گویا جان نکلی جاتی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے تیری عزت اور بزرگی کی کہ ٹھنڈا پانی نہ پیونگا جب تک مجھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ تیرے نزدیک میرا ٹھکانا کہاں ہے۔ آپ کے ماں باپ ایک جو کی ٹکیہ لے گئے۔ ان سے کہا کہ اس میں سے کھا کر پانی پینا چاہیئے انہوں نے منظور کیا اور حکم کی تعمیل کی اور اپنی قسم کا کفارہ[۱] دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکی تعریف میں وبرًا بوالدیہ[۲] فرمایا۔ غرضکہ ان کو ماں باپ بیت المقدس کو ہٹا لائے تو آپ کا دستور تھا کہ جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ درخت اور پتھر رونے لگتے۔ اور حضرت زکریا علیہ السلام بھی آپ کے رونے سے اس قدر روتے کہ بیہوش ہو جاتے تو ہمیشہ اسی طرح رویا کرتے حتیٰ کہ اُن کے آنسوؤں سے اُن کے رُخساروں کا گوشت جاتا رہا اور دیکھنے والوں کو آپ کی ڈاڑھیں معلوم ہونے لگیں ان کی ماں نے ان سے فرمایا کہ بیٹا اگر تم کہو تو کوئی ایسی چیز تمہارے لئے بنا دوں جس سے تم اپنی ڈاڑھیں لوگوں کی نظر سے چھپاؤ آپ نے عرض کیا کہ بہتر۔ انہوں نے دو پھل نمدے کے لیکر آپ کے گالوں کو چمٹا دیئے پس جب نماز کو کھڑے ہوتے تو روتے اور جب وہ پھل آنسوؤں سے بھیگ جاتے تو اُن کی مادر مشفقہ[۳] نچوڑ ڈالتیں جب اپنے آنسو اپنی ماں کے ہاتھوں پر بہتے دیکھتے تو فرماتے کہ الٰہی یہ میرے آنسو ہیں اور یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تو ارحم الراحمین[۴] ہے پس ایک روز اُن کو حضرت زکریا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جانِ پدر میں نے تو خدا سے یہ دعا مانگی تھی کہ تجھ کو میری

[۱] قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا اگر نہ ہو تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو کھانا یا کپڑا دینا ۱۲۔

[۲] والدین کے ساتھ نیکی کرنیوالا ۱۲ [۳] مہربان ماں ۱۲ [۴] بہت ہی رحم کرنے والا ۱۲

آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور تو رویا ہی کرتا ہے تیرے حالِ زار سے ہم کو کیسے چین ہو انہوں نے فرمایا کہ بابا جان حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک جنگل ہے جس کو بجز رونے والوں کے اور کوئی طے نہ کریگا حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ تو بیٹا اب رویا کرو میرا اطمینان ہوا۔

حکایت (۸۰۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی خطا یاد کر کے رونا

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام جب اپنی خطا یاد کرتے تھے بیہوش ہو جاتے تھے اور آپ کے دل کی تڑپ ایک کوس[۲] تکسر[۱] سُنی جاتی تھی اس وقت آپ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے اور کہتے کہ خدا تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ تم نے کبھی دیکھا کہ کوئی خلیل اپنے خلیل سے ڈرتا ہو آپ فرماتے کہ اے جبرئیلؑ جب میں اپنا قصور یاد کرتا ہوں تو اپنی خلت[۳] بھول جاتا ہوں۔

حکایت (۸۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کمالِ ایمانی

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جب کوئی آیت قرآن مجید کی سُنتے تو مارے خوف کے بیہوش ہو کر گر پڑتے اور پھر چند روز اُن کی عیادت ہوا کرتی اور ایک روز آپ نے ایک تنکا زمین پر سے اُٹھایا اور کہا کہ کیا خوب ہوتا جو میں یہ تنکا ہوتا، کاش میں کوئی چیز مذکور نہ ہوتا، کاش میں نسیاً منسیاً[۴] ہوتا۔ کاش میری ماں مجھ کو نہ جنتی۔ مرا اے کاش کے مادر نمی زاد ٭ وگر میزاد کس شیرم نمی داد۔
آپ کے منہ پہ آنسوؤں کے دو کالے خط تھے اور فرماتے کہ جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے

---

[۱] شکستہ حال ۱۲ [۲] ایک ایک کوس تین طرف ۱۲ [۳] دوستی ۱۲ [۴] کچھ نہ ہوتا ۱۲ ٭

وہ اپنا غصہ نہیں نکالتا اور جو کوئی اُس سے تقویٰ کرتا ہے اپنی جی چاہتی بات نہیں کرتا۔ اور اگر قیامت نہوتی تو ہم کچھ اور ہی ڈھنگ دیکھتے۔ اور جب آپ نے سورۂ کورت پڑھی اور اس آیت پر پہنچے واذا الصحف نشرت بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اور ایک روز ایک شخص کے مکان کے پاس کو گذرے کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور سورۂ طور پڑھتا تھا آپ کھڑے ہو کر سُننے لگے جب اس نے پڑھا انّ[۱] عذاب ربک لواقع مالہ من دافع اپنی سواری سے اُترے اور ایک دیوار سے تکیہ لگا کر تھوڑی دیر ٹھیرے پھر مکان کو چلے آئے اور مہینہ بھر بیمار رہے۔ لوگ عیادت[۲] کو آتے مگر کسی کو نہ معلوم تھا کہ آپ کو کیا مرض ہے۔

حکایت (۸۰۴) حضرت علی فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات ایسی ایسی تھیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز فجر کے سلام کے بعد فرمایا اس وقت کہ آپکو کچھ رنج تھا اور اپنا ہاتھ پھیرتے جاتے تھے کہ میں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن آج کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا جو ان کی سی ہو ان کا دستور تھا کہ پراگندہ مو[۳] زرد رنگ غبار آلود رہتے اُن کی آنکھوں کے بیچ میں بکریوں کے زانو کا سا گھٹا تھا رات کو اللہ کے واسطے سجدہ کرتے اور کھڑے رہتے، خدا کی کتاب پڑھتے عبادت میں پیشانی اور پاؤں پر نوبت بنوبت زور دیتے اور جب صبح ہوتی تو جیسے تیز ہوا سے درخت ہلتا ہے اس طرح کانپتے، آنکھوں میں سے اتنے آنسو بہاتے کہ اُن کے کپڑے تر ہو جاتے۔ اور اب تو بخدا کہ گویا میں ایسے لوگوں میں

---

[۱] تیرے رب کا عذاب بے شک آنیوالا ہے [۲] بیمار پرسی [۳] بال بکھرے ہوئے ۱۲

ہوں جو رات کو خواب خرگوش[1] میں رہتے ہیں پھر آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور جب تک کہ آپ کو ابن ملجم[2] نے زخمی کیا کبھی کسی نے اس تقریر کے بعد ہنستے نہ دیکھا۔

حکایت (۸۰۵) حضرت امام زین العابدینؑ کا خشوع وخضوع

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب وضو کرتے تو آپ کا چہرہ زرد ہو جاتا اُن کے گھر والے پوچھتے کہ وضو کے وقت آپ کا یہ کیا حال ہوتا ہے آپ فرماتے کہ تم کو معلوم ہے کہ کس کے سامنے میں کھڑا ہوا چاہتا ہوں۔

حکایت (۸۰۶) ایک کامل کی موت کیسے ہوئی

مشور بن مخرمہ شدت خوف کے باعث کلام مجید کچھ نہیں سن سکتے تھے۔ جب کوئی ایک حرف یا ایک آیت پڑھتا تھا تو ایک چیخ مارتے تھے اور کئی دن تک ہوش نہ آتا تھا ایک روز ایک شخص قبیلہ خثعم سے آیا اور اُن کے پاس یہ آیت پڑھی "یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا" تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو مجرموں[3] میں سے ہوں متقی نہیں ہوں ذرا قاری صاحب پھر سے تو پڑھیے اُس نے پھر پڑھا وہ ایک نعرہ مار کر سفر آخرت کر گئے۔

حکایت (۸۰۷) ایک آیت سُن کر حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ چار ماہ تک بیمار رہے

یحییٰ رونے والے کے سامنے کسی نے یہ آیت پڑھی ولو تری اذ وقفوا علی ربھم انہوں نے ایک چیخ ماری کہ اس سے چار مہینے بیمار رہے۔ بصرہ کے نواح[4] تک کے لوگ ان کی بیمار پرسی کو آئے۔

[1] غفلت کی نیند [2] جرم کرنے والے [3] گناہوں سے بچنے والے [4] اطراف

حکایت (۸۰۸) ایک نوجوان عابدہ پر خوف کا غلبہ

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ میں طواف خانہ کعبہ کر رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت عابدہ کعبہ کا پردہ پکڑے کہہ رہی ہے کہ الٰہی بہت سی شہوتوں کی لذت تو جاتی رہی عذاب اُن کا باقی رہا۔ الٰہی تیرے پاس سوائے دوزخ کے کیا اور کوئی سزا اور ادب کی چیز نہیں اور یہ کہہ کر روتی تھی اسی طرح روتے روتے صبح کر دی میں نے یہ حال دیکھ کر اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر چیخ ماری کہ وائے ہمارے حال پر۔

حکایت (۸۰۹) حضرت فضیل رضی اللہ عنہ کی دعا اور حق سبحانہ سے حیا

روایت ہے کہ حضرت فضیلؒ عرفہ کے روز پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے اور لوگ دعا مانگ رہے تھے کہ جب آفتاب قریب بغروب ہوا تو اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ کر آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور کہا کہ اگر تو بخش بھی دے گا تب بھی مجھ کو تجھ سے بڑی حیا ہے۔[۱] پھر لوگوں کے ساتھ وہاں سے چلے آئے۔

حکایت (۸۱۰) حضرت حسن بصریؒ کی ایک جوان کو نصیحت

حضرت حسن بصریؒ ایک جوان پر گذرے کہ اپنی ہنسی میں ڈوبا ہوا تھا اور ایک مجلس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ تو پل صراط پر گذر لیا ہے اُس نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ تجھے معلوم ہے کہ تو جنت میں جائیگا یا دوزخ میں اُس نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر یہ ہنسی کیسی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر اس شخص

[۱] افسوس نہ توبی تاریخ ذی الحجہ کی ۱۳ شرم

کو کسی نے ہنستے نہ دیکھا۔

ایک صالح کی پریشانی

حکایت (۸۱۱) حماد بن عبدربہ جب بیٹھتے تو ایسی طرح بیٹھتے گویا نصف کھڑے ہیں اگر کوئی ان سے کہتا کہ آپ اطمینان سے بیٹھیں تو آپ فرماتے کہ اطمینان سے بیٹھنا نڈر شخص کا ہوتا ہے میں تو بےخوف نہیں اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔

بنی اسرائیل کا عجیب واقعہ

حکایت (۸۱۲) فرقد سبخی کو کسی نے کہا کہ بنی اسرائیل کی کوئی بڑی عجیب خبر جو تمہیں پہنچی ہو ہم سے کہو جواب دیا کہ مجھے یوں خبر پہنچی ہے کہ بیت المقدس میں پانچسو باکرہ عورتیں جن کا لباس کمل اور ٹاٹ تھا آئیں اور خدا کے ثواب و عذاب کا آپس میں ذکر کیا اور سب کی سب ایک ہی روز میں مر گئیں۔

حکایت (۸۱۳) حضرت عطائے سلمیؒ پر خوف کا غلبہ اور اپنے نفس سے بدگمانی

حضرت عطائے سلمیؒ بھی خائفین میں سے تھے اللہ تعالیٰ سے کبھی جنت کا سوال نہ کرتے صرف معاف کرنے کی درخواست کیا کرتے اور مرض میں ان سے لوگوں نے کہا کہ آپ کا دل کسی چیز کو چاہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ دوزخ کے خوف نے میرے دل میں کسی چیز کی خواہش کے لئے جگہ نہیں چھوڑی کہتے ہیں کہ چالیس برس تک انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف نہیں اٹھایا نہ کبھی اس عرصہ میں ہنسے تھے اور ایک روز جو سر آسمان کی طرف کو کیا تو اتنا ڈرے کہ گر پڑے اور انتڑی پھٹ گئی۔ آپ کا دستور تھا کہ رات کو کسی وقت اپنا جسم ٹٹولا کرتے اس خوف سے

لے بے ڈر ۱۲

کہ کہیں مسخ[1] تو نہیں ہو گیا۔ اور جب کبھی آندھی چلتی یا بجلی گرتی یا غلہ گران ہوتا تو فرماتے کہ یہ سب آفتیں میرے ہی باعث ہیں اگر میں مر جاؤں تو لوگ راحت پائیں۔

اُس دور کے درویشوں کی کیا حالت تھی

حکایت (۸۱۴) اور خود فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم عتبہ غلام کے ساتھ نکلے اور ہم میں ایسے جوان اور ادھیڑ لوگ تھے کہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔ کثرتِ قیام سے اُن کے پاؤں سوج گئے تھے اور آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں اور پوست استخوانوں[3] پر جا لگا تھا رگیں تارِ ستار[4] کی طرح معلوم ہوتی تھیں ایسے ہو گئے تھے جیسے تربوز کے چھلکے[2] کہ اندر کچھ نہیں ہوتا گویا قبروں سے نکلے ہیں یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اطاعت[5] کرنے والوں کو کیسی بزرگی دی اور نافرمانوں کو کیسے ذلیل کیا اسی حال میں چلے جاتے تھے کہ یکایک اُن میں سے ایک شخص کا گذر ایک جگہ پر ہوا فوراً بیہوش ہو کر گر پڑا اس کے ساتھی گرد بیٹھ کر رونے لگے جاڑا بہت شدت سے تھا مگر اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا تھا جب منہ پر پانی کا چھینٹا دیا تو اُس کو ہوش آیا اس سے ماجرا پوچھا اس نے کہا کہ میں نے اس جگہ خدا کی نافرمانی کی تھی جگہ دیکھ کر مجھے یاد آ گئی اور خوف سے یہ پچھاڑ کھائی۔

ایک زاہد کی موت کیسے ہوئی

حکایت (۸۱۵) صالح مری کہتے ہیں کہ میں نے ایک زاہد کے پاس یہ آیت پڑھی یوم تقلب وجوہہم فی النار یقولون یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا، وہ شخص بیہوش

---

[1] صورت بدلنا [2] کھال [3] ہڈیوں [4] ستار باجہ کے تار [5] فرماں برداری

ہوگیا پھر جو ہوش آیا تو کہا کہ اے صالح کچھ اور پڑھ کہ مجھے رنج معلوم ہوتا ہے
میں نے کہا کلما ارادوا ان یخرجوا منہا اُعیدوا فیہا" وہ شخص مردہ ہوکر گر پڑا۔

قیامت کے بیان والی آیت سُن کر جان دیدی

حکایت (۸۱۶) روایت ہے کہ زرارہ ابن ابی اوفی نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب پڑھا "فاذا نقر فی الناقور"[۱] بیہوش ہوکر گر پڑے اور مر گئے۔

حضرت داؤد طائی رح کی عبرت

حکایت (۸۱۷) حضرت داؤد طائی رح نے ایک عورت کو اپنے لڑکے کی قبر پر روتے دیکھا کر یہ کہہ رہی ہے بیٹا نہ معلوم تیرے کون سے گال کو پہلے کیڑے نے کھایا وہ سنتے ہی اسی جگہ بیہوش ہوکر گر پڑے۔

خوفِ خداوندی سے جگر کے ٹکڑے ہوگئے

حکایت (۸۱۸) روایت ہے کہ حضرت سفیان ثوری رح بیمار پڑے اُن کا قارورہ ایک ذمی[۲] طبیب[۳] کو دکھلایا گیا اس نے کہا کہ اس شخص کے جگر کو خوف نے ٹکڑے کردیا پھر آکر نبض دیکھی تو کہا کہ ملتِ اسلام[۴] میں اس جیسا آدمی مجھ کو نہیں معلوم ہوا۔

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

حکایت (۸۱۹) ذر بن عمر نے اپنے باپ عمر بن ذر سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ اور کہنے والے کچھ کہتے ہیں تو کوئی نہیں روتا مگر جب تم کچھ کہتے ہو تو سب طرف سے

---

[۱] جبکہ صور پھونکا جائیگا [۲] کافر جو مسلمانوں کی حکومت میں ہو اور اسکے جان و مال کی ذمہ داری کیجاتی ہو
[۳] حکیم [۴] مذہب اسلام ۱۲

آواز رونے کی سنتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جس عورت کا بچہ مرجائے اُس کا رونا اور جو اُجرت لیکر روئے اُس کا رونا برابر نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ گریہ خوف کو دل میں تاثیر زیادہ ہے۔

ابن السماک نے عابدوں کی عجیب حالت دیکھی

حکایت (۸۲۰) صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار ابن السماک میرے پاس آئے اور کہا کہ مجھ کو اپنی قوم کے عابدوں کی کچھ عجیب بات دکھلاؤ میں اُن کو ایک محلہ میں ایک شخص کے پاس لے گیا جو ایک جھوپڑے میں رہتا تھا ہم نے اس سے اجازت پاس آنیکی چاہی اور چلے گئے دیکھا تو ایک شخص چٹائی بنا رہا تھا میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی "اذا الاغلال فی اعنا قہم والسلاسل یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون" وہ شخص ایک چیخ مار کر بیہوش ہوگیا ہم اس کو ویسا ہی چھوڑ کر نکل آئے اور دوسرے کے گھر گئے اس کے پاس بھی میں نے وہی آیت پڑھی وہ بھی چیخا اور بے ہوش ہو کر گر گیا وہاں سے ہم تیسرے کے پاس گئے اس سے اجازت چاہی اس نے کہا کہ اگر ہم کو ہمارے پروردگار سے نہ روکو تو چلے آؤ اس کے پاس میں نے پڑھا ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید اس نے ایک نعرہ مارا اور اس کے نتھوں سے خون نکلنے لگا اور اسی خون میں تڑپنے لگا یہاں تک کہ خون خشک ہوگیا اُس کو بھی ہم ویسا ہی چھوڑ آئے غرض کہ میں نے ابن السماک کو چھ شخصوں کے پاس پھرایا کہ ہر ایک کو بیہوش چھوڑ کر اس کے پاس سے چلے آئے پھر میں اُن کو ساتویں کے پاس لایا اور اجازت چاہی تو ایک عورت نے جھوپڑے کے اندر سے کہا کہ چلے آؤ دیکھا تو ایک پیر فرتوت اپنے مصلے پر بیٹھا ہوا

ل مزدوری ۲ بوڑھا کھوسٹ ۳ جائے نماز ۱۲

اُس کو ہم نے سلام کیا وہ خبردار نہ ہوا میں نے بڑی آواز سے کہا کہ خبردار لوگوں کو کل کو کھڑا ہونا ہے بوڑھے نے کہا کہ کمبخت کس کے سامنے اتنا کہہ کر حیران منھ کھلا ہوا آنکھیں اوپر کو رہ گیا اور ایک آواز پیٹ سے اوہ اوہ کرتے لگا یہاں تک کہ آواز بند ہو گئی اس کی عورت نے کہا کہ اب اس کے پاس سے جاؤ کیونکہ اس وقت تم کو اس سے کچھ نفع نہ ہوگا اس کی حالت کچھ اور ہو گئی ہے پھر کچھ دنوں بعد میں نے وہاں کے لوگوں سے ان ساتوں کا احوال پوچھا انہوں نے کہا کہ ان میں سے تین دن تک تو ایسا ہی حیران اور مبہوت رہا کہ فرض بھی نہیں پڑھتا تھا مگر بعد تین دن کے ہوش آیا۔

حکایت (۸۲۱) حضرت سعید ابن جبیرؓ عمر بھر کیوں نہیں ہنسے

حجاج نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے پوچھا کہ میں نے سُنا ہے کہ تم کبھی نہیں ہنسے انہوں نے فرمایا کہ ہنسنے کی کیا صورت ہے دوزخ دھونک دی گئی ہے اور طوق[1] تیار ہیں اور فرشتے دوزخ کے مستعد[2] و آمادہ کھڑے ہیں۔

حکایت (۸۲۲) حضرت امام حسن بصریؒ کا قول میری یہ حالت ہے

ایک شخص نے حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا کہ اے ابوسعید آپ کو صبح کیسے ہوئی آپ نے فرمایا کہ خیریت کے ساتھ اُس نے پوچھا کہ آپ کا حال کیا ہے آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ تو میرا حال پوچھتا ہے یہ بتاؤ کہ اگر کچھ لوگ کشتی میں سوار ہو کر بیچ

---

[1] ہنسلا ۱۲ [2] تیار ۱۲

میں سمندر کے بیچ پہنچیں اور کشتی ٹوٹ جائے اور ایک ایک آدمی ایک ایک تختے سے لگا رہ جائے تو اُن کا حال تمہارے ذہن میں کیسا ہے اس نے کہا کہ بہت سخت مصیبت کا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا حال اُن کے حال سے بھی زیادہ سخت ہے۔

باندی کا خواب سُن کر حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کی حالت کیا ہوئی؟

حکایت (۸۲۳) حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کی ایک لونڈی اُن کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سلام کر کے اُن کے گھر میں جو مسجد تھی اُس میں رکعتیں نماز کی پڑھیں اور پھر اُس کو نیند آگئی اور سو رہی اور خواب ہی میں روئی جب جاگی تو آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں نے اس وقت عجیب معاملہ دیکھا آپ نے پوچھا کیا معاملہ ہے اُس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ دوزخ دوزخیوں کے واسطے دھڑ دھڑ جل رہی ہے پھر پُل لا کر اُس کی پشت پر رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوا اس نے کہا کہ پھر عبدالملک ابن مروان کو لائے اور اُس پُل پر اُس کو چڑھایا وہ تھوڑا ہی جانے پایا تھا کہ پُل اُلٹ گیا اور وہ دوزخ میں جا پڑا آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے کہا کہ پھر عبدالملک کے بیٹے ولید کو لائے اور اُس کو پُل پر سوار کیا وہ بھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ پُل نے کروٹ لی اور دوزخ میں جا پڑا۔ آپ نے پوچھا کہ پھر اُس نے کہا کہ پھر سلیمان بن عبدالملک کو لائے اور پل پر چڑھایا وہ بھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ پُل نرچھا ہو گیا اور وہ دوزخ میں گر پڑا آپ نے پوچھا کہ پھر۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے یہ دیکھا کہ آپ کو لائے۔ یہ اُس کا کہنا تھا کہ آپ نے ایک دفعہ ایسی ایک

چیخ ماری کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور وہ لونڈی اٹھی اور ان کے کان میں پکار پکار کر کہنے لگی کہ اے امیرالمومنین[1] بخدا میں نے یہ دیکھا کہ آپ بچ گئے آپ نے نجات پائی۔ ہر چند وہ کان میں چیختی رہی مگر آپ برابر نعرے مارتے تھے۔ اور پاؤں دیدے مارتے تھے۔

حضرت طاؤسؒ نے فرمایا دوزخ کے بیان نے خوف والوں کی نیند اڑا دی ہے

حکایت (۸۲۴) حضرت طاؤسؒ کے لئے بستر کیا جاتا تو لیٹتے اور گرم کڑاہی کے دانے کی طرح اس پر ادھر ادھر لوٹتے پھر اس پر سے اچھل کر اس کو لپیٹ دھرتے اور قبلہ کی طرف صبح تک متوجہ ہوتے اور کہتے رہتے کہ دوزخ کے بیان نے خوف والوں کی نیند اڑا دی۔

حضرت حسن بصریؒ سوء خاتمہ اور دوزخ کے خوف سے چالیس برس تک نہیں ہنسے

حکایت (۸۲۵) حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ دوزخ میں سے ایک شخص ہزار برس کے بعد نکلے گا کیا اچھا ہو کہ وہ شخص میں ہوں اور یہ اس لئے فرمایا کہ خوف[2] دوزخ میں ہمیشہ رہنے اور سوء خاتمہ[3] کا تھا کہتے ہیں کہ آپ چالیس برس نہیں ہنسے راوی کہتے ہیں کہ جب میں ان کو بیٹھا دیکھتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا قیدی ہے کہ گردن مارنے کے لئے پکڑا ہوا آیا ہے۔ اور اگر آپ وعظ فرماتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آخرت کو سامنے دیکھتے ہیں اور اس کا

---

[1] مومنین کے سردار [2] دوزخ کا ڈر [3] خاتمہ خراب ہونا یعنی ایمان پر نہ ہونا ۱۲

حال آنکھوں دیکھا بیان کرتے ہیں۔ اور جب چپ ہوتے تو گویا آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے اور جب ان پر اس شدت خوف[1] وغم کا لوگوں نے عتاب[2] کیا تو فرمایا کہ میں کیسے بیخوف ہو جاؤں اس سے کہ خدا تعالیٰ نے اگر کوئی مجھ سے بُرائی دیکھ لی ہو اور مجھ کو بُرا جان کر فرمانے لگے کہ چلا جا میں تجھ کو نہ بخشوں گا تو پھر عمل کرنا میرا بے فائدہ ہے۔

ایک ڈرنے والے کا کیا حال ہوا یہ سُن کر کہ جنتی ہمیشہ جنت میں اور کافر مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

حکایت (۸۲۵) حضرت ابن السماک سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں وعظ کہا کہ ایک جوان میں سے اُٹھا اور کہا کہ تم نے آج ایک ایسا جملہ کہا کہ اگر ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں سُنیں تو کچھ پرواہ نہیں میں نے پوچھا کہ وہ کیا جملہ ہے اس نے کہا کہ آپ نے جو یہ فرمایا کہ خائفین کے دو خلود یعنی ہمیشہ رہنے نے دو ٹکڑے کئے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ یا جنت میں ہمیشہ رہنا ہے یا دوزخ میں۔ حضرت ابن السماک فرماتے ہیں کہ پھر وہ چلا گیا اور دوسرے وعظ میں میں نے اُس کو نہ پایا لوگوں سے اس کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ بیمار ہے میں اس کی عیادت کو آیا اور پوچھا کہ بھائی تیرا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ اے ابو العباس یہ نوبت اسی تمہارے جملے سے ہوئی ہے کہ دو خلود یعنی خلود جنت[3] خواہ خلود دوزخ[4] نے خائفین کے دل کے ٹکڑے کر ڈالے ہیں پھر وہ شخص اسی حق

---

[1] غم اور ڈر کی زیادتی ۱۲ [2] غصہ ۱۲ [3] ہمیشہ جنت میں رہنا ۱۲ [4] ہمیشہ دوزخ میں رہنا ۱۲

میں مرگیا میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اُس نے کہا کہ مجھ کو بخشدیا اور رحم کیا اور جنت میں داخل کیا۔ میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے کہا کہ اسی جملہ کی بدولت۔

حضرت مالک ابنِ دینارؒ کا زہد

حکایت (۸۲۶) احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمان دارانی سے کہا کہ حضرت مالک بن دینارؒ نے مغیرہ سے فرمایا کہ گھر میں جاکر وہ کوزہ جو تو نے مجھ کو تحفۃً دیا ہے لے اس لئے کہ شیطان مجھے وسوسہ ڈالتا ہے کہ اسکو چور لے گیا۔

کیا دس ہزار درہم کے عوض فقیری کے دفتر سے نام کٹوالوں؟

حکایت (۸۲۷) ایک شخص حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے پاس دس ہزار درم لایا آپ نے اُس کے قبول کرنے سے انکار فرمایا اُس شخص نے بہت منت کی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے یہ منظور ہے کہ دس ہزار درم کے عوض میں میرا نام فقیروں کے دفتر میں سے مٹائے سو ایسا میں کبھی نہ کروں گا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا زہد و تقویٰ

حکایت (۸۲۸) حضرت ابوذرؓ ایک روز لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اُن کی بی بی آئیں اور کہا کہ آپ یہاں ان میں بیٹھے ہیں اور گھر میں نہ سالن کا ریزہ نہ ستو کی مٹھی آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہمارے سامنے ایک بڑی سخت گھاٹی[1] دشوار گذار ہے اس سے وہی بچے گا جو ہلکا ہوگا۔ اُن کی بی بی راضی ہوکر چلی گئیں۔

---

[1] حرج ۱۲

ایک فقیر کی عبدیت اور زاہدانہ زندگی

حکایت (۴۲۹) بعض مجاور مکہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس کچھ درم تھے جن کو میں نے خدائے تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنے کو رکھ رکھے ہیں نے ایک فقیر کو سُنا کہ اپنے طواف[لے] سے فارغ ہو کر آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا یا الٰہی

یارب مجھے معلوم ہے میں ہوں بھوکا ؛ تن پر مرے باقی نہیں ثابت کپڑا

اس بھوک، برہنگی میں کیا ہے منظور ؛ ہر حال کا میرے تو ہے دانا بینا

میں نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس دو کپڑے ایسے پھٹے ہوئے ہیں کہ اس کا بدن بھی نہیں چھپتا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اپنے درموں کے لئے اس سے عمدہ تر مصرف مجھ کو اور کوئی نہ ملے گا میں اُن درموں کو اُس کے پاس لے آیا اُس نے دیکھ کر اُس میں سے پانچ درم لے لئے اور کہا کہ چار درم کی دو چادریں آجائیں گی اور ایک درم کو میں خرچ کر دوں گا باقی کی مجھ کو حاجت نہیں لیجاؤ۔ جب دوسری رات ہوئی تو میں نے دو چادریں پہنے دیکھا اور اسی وقت میرے دل میں اسکی طرف سے کچھ وسوسہ شیطانی گذرا اس نے میری طرف دیکھ کر میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ سات بار طواف کرایا ہر ایک پھیرے میں ایک نئی قسم کا جوہر زمین کی کھانوں میں سے ہمارے پاؤں کے نیچے ٹخنوں تک ہو جاتا تھا مثلاً ایک دفعہ سونا ایک دفعہ چاندی پھر یاقوت اور موتی اور گوہر اور یہ چیزیں لوگوں کو نہ سوجھتی تھیں۔ اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے یہ سب کچھ دیا مگر میں نے زہد کیا۔ لوگوں کے ہاتھ سے لے لیتا ہوں، اس لئے کہ یہ سب چیزیں بوجھ اور وبال[لے]

لے خانۂ کعبہ کے گرد گھومنا ۱۲ لے مصیبت ۱۲

...ور اُن سے کسی قدر لے لینے میں بندوں کے لئے رحمت و نعمت ہے انتہی۔

...ثار کا مرتبہ توکّل سے بڑھا ہوا ہے

حکایت (۸۳۰) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے حضرت شقیقؒ بلخی سے جبکہ آپ ...اسان سے اُن کے پاس تشریف لائے پوچھا کہ آپ نے اپنے یاروں میں سے ...ترار کو کیسے چھوڑا حضرت شقیقؒ نے فرمایا کہ میں نے اس حال میں چھوڑا کہ اگر ...ن کو کوئی کچھ دے تو شکر کریں اور نہ دے تو صبر کریں اور اپنی دانست میں چونکہ ...وال نہ کرنے کا وصف بیان کیا تھا تو نہایت درجہ کی گویا تعریف کی تھی حضرت ...اہیم بن ادہمؒ نے فرمایا کہ بلخ کے کتوں کو ہمارے لئے ایسا چھوڑا ہے انہوں نے ...چھا کہ پھر آپ کے پاس فقیر کیسے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس فقیر ایسے ہیں کہ ...ان کو کوئی کچھ نہ دے تو شکر کریں اور اگر دے تو اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح ...ں اور وہ مال اسے حوالہ کریں۔ حضرت شقیقؒ نے ان کا سر چوم لیا اور کہا کہ استاد فرماتے ہو۔

...ضرت ابو الحسن نوریؒ کی فراستِ ایمانی

حکایت (۸۳۱) روایت ہے کہ کسی بزرگ نے ...ضرت ابو الحسن نوری کو دیکھا کہ اپنا ہاتھ پھیلاتے اور بعض موقع پر لوگوں ...ے سوال کر لیتے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ مجھ کو اُن کی یہ بات ناپسند ہوئی کہ ...ے شخص کو سوال کیا مناسب ہے پھر میں حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس آیا ...اُن کی خدمت میں ان کا ماجرا ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ نوری کے اس

...نجم ۱۲ ۱؎ فضیلت ایثار ۱۲ ۲؎ سپرد ۱۲

فعل کو برا نہ جاننا چاہیئے کہ وہ لوگوں سے اسی لئے لیتے ہیں کہ انہیں کو دیں یعنی
ان سے سوال اسی لئے کیا کہ آخرت میں اُن کو ثواب ملے ان کا کچھ ضرر نہ ہوا اور گو
کہ اس قول میں اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی طرف آپ
فرمایا ید المعطی ہی العلیا یعنی دینے والے کا ہاتھ اونچا ہے اس کے معنی بعضوں
یہ فرمائے ہیں کہ معطی کے ہاتھ سے غرض لینے والے کے ہاتھ سے ہے اس واسطے
ثواب یہی دیتا ہے اور اعتبار ثواب ہی کا ہے مال کا نہیں حضرت جنیدؒ نے فرمایا
ترازو لے آؤ جب ترازو آئی تو سو درم تولے اور ایک مٹھی بھر کر اُن سو میں ملا
اور کہا کہ نوری کے پاس لیجاؤ اور اُن کو دیدو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ا
دل میں کہا کہ وزن تو اس لئے کیا کرتے ہیں تا کہ مقدار معین ہو جائے مگر انہوں
ایک سو کو تول کر اس میں بے گنتی پھر کیسے ملا دیئے یہ تو آدمی حکیم ہیں اور پوچھتے
مجھے حیا آئی۔ آخر تھیلی کو میں حضرت ابو الحسن نوریؒ کے پاس لایا انہوں
فرمایا کہ ترازو لاؤ ترازو سے سو درم تول کر فرمایا کہ ان کو جنید کے پاس واپس
لیجاؤ اور کہنا کہ میں تم سے کچھ نہیں پذیرا[1] کرتا اور سو سے جس قدر زیادہ ہیں
لئے لیتا ہوں۔ ان کی اس بات سے مجھے اور زیادہ تعجب ہوا اور میں نے ان
پوچھا انہوں نے فرمایا کہ جنیدؒ حکمتی[2] آدمی ہے وہ چاہتا ہے کہ رسی کے دونوں
آپ ہی پکڑے اس نے سو جو تولے تھے تو خود آپ نے سمجھ کر ثواب آخرت کے
کے لئے تولے تھے اور ان پر مٹھی بھر بے تولے جو ڈالے وہ اللہ کی نیت سے ڈ
تو میں نے جو خدا کے واسطے تھے اُن کو لے لیا اور جو اُن کے خود کے تھے اُن کو وا

---

[1] قبول نہیں کرتا ۱۲ [2] دانا عقلمند ۱۲

...دیا۔ راوی ان روپیوں کو حضرت جنیدؒ کی خدمت میں لائے وہ رونے لگے اور ...رمایا کہ نوریؒ نے اپنا مال لے لیا اور ہمارا پھیر دیا خیر خدا تعالیٰ مالک ہے انتہی۔

...ک بزرگ کی اللہ پاک سے تین تمنائیں

حکایت (۸۳۲) یوسف بن اسباطؒ نے فرمایا کہ میں اللہ ...الیٰ سے تین باتیں چاہتا ہوں اول یہ کہ جب میں مروں تو میرے پاس ایک درم نہ ہو دوم یہ کہ مجھ پر کسی کا قرض نہ ہو۔ سوم یہ کہ میری ہڈی پر گوشت نہو۔ کہتے ...کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تینوں باتیں عطا فرمائیں۔

...ضرت فضیل ابن عیاضؒ کا زہد

حکایت (۸۳۳) روایت ہے کہ کسی بادشاہ نے فقہاء کے پاس کچھ انعام بھیجا ...وں نے اس کو قبول کر لیا اور حضرت فضیل بن عیاضؒ کے پاس جو دس ہزار درم ...ے تو انہوں نے قبول نہ کئے اُن کے بیٹوں نے ان سے عرض کیا کہ اور فقہا نے ...بول کر لئے اور آپ باوجود افلاس کے پھیرے دیتے ہیں حضرت فضیلؒ رو پڑے ...رمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ میری مثال اور تمہاری ایسی ہے جیسے کچھ لوگوں کے پاس ...بیل تھا اُس سے کھیتی کرتے تھے جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس کو ذبح کر ڈالا ...س کے ... کہ اس کے چمڑے سے منتفع ہوں ایسے ہی تم بھی میرا ذبح ...چاہتے ہو کہ میں بوڑھا ہو گیا۔ بیٹو تم کو بھوک سے مر رہنا اس بات سے ...ہے کہ تم اپنے پدرِ پیر کو ذبح کرو۔

...کے سامان سے چارہ ہے جنّت اور دوزخ سے چارہ نہیں

حکایت (۸۳۴) ...بو حازمؒ کی بی بی نے

...ہ حاصل کرنے والے ۱۲

ان سے کہا کہ اب موسم سرما سر پر آ گیا ہم کو غلہ اور کپڑے اور لکڑی کی ضرورت ہے کہ اس کے بدون چارہ نہیں[1] انہوں نے فرمایا کہ ان سب چیزوں سے چارہ ہے۔ چارہ اس سے نہیں کہ مریں گے اور اس کے بعد اٹھائے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے پھر جنت جگہ ہو گی یا دوزخ؟۔

موت کی فکر کس درجہ تھی

حکایت (۸۳۵) حضرت حسن رضؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اپنے کپڑے کیوں نہیں دھوتے آپ نے فرمایا کہ مرگ اس سے بھی جلد تر ہے یعنی موت بہت قریب ہے۔

دنیا خاک سے بھی زیادہ ذلیل ہے

حکایت (۸۳۶)

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور ایسوں کے ساتھ رہا ہوں کہ دنیا کی کسی بات سے خوش نہ ہوتے تھے کوئی شئے ان پر آوے اور کسی چیز پر رنج نہ کرتے تھے جو چلی جائے اور دنیا ان کے نزدیک خاک سے بھی ذلیل تر ہے۔ بعضے پچاس اور ساٹھ برس زندگی بسر کرتے تھے اس طرح نہ کبھی ان کا کپڑا تہ ہوا نہ ان کے لئے ہنڈیا چڑھی نہ زمین پر کچھ بچھا اور نہ اپنے گھر میں کبھی کھانے کو کھایا جب رات ہو جاتی تو کھڑے ہو جاتے سجدے کرتے آنسو رخساروں پر بہاتے، اللہ تعالیٰ سے اپنی آزادی کے لئے سرگوشی کرتے رہتے جب نیکی کرتے تو اس کے شکر میں مشغول ہو جاتے اور اللہ سے اس کے قبول کی درخواست کرتے اور جب بدی کرتے تو رنج کرتے اور درخواست مغفرت[2]

[1] اس کے بغیر زندگی بسر نہیں ہو سکتی ۱۲ [2] بخشش کی درخواست ۱۲

ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے مگر بجز اکہ گناہوں سے نہیں بچے اور نہ بدوں مغفرت
اور رحمتِ الٰہی کے ساحلِ نجات پر پہنچے۔

حکایت (۸۳۷) دنیا سے زہد ادنیٰ درجہ کا زہد ہے ناچیز سے کیا پرہیز
حضرت ابویزید

نے ابو موسیٰ عبدالرحیم سے پوچھا کہ تم کیا ذکر کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ زہد کا۔ پوچھا
کس چیز سے کہا دنیا سے انہوں نے اپنا ہاتھ جھاڑا اور کہا کہ میں جانتا تھا کہ
کسی چیز کی گفتگو ہوتی ہو گی دنیا تو ناچیز ہے زہد اس میں کیا ہو گا۔

حکایت (۸۳۸) نہایت اعلیٰ درجہ زہد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد
میں وہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
حاصل تھا کہ لیٹتے وقت پتھر سر کے تلے رکھ لیا کہ شیطان نے آپ سے کہا کہ آپ
نے تو دنیا کو ترک کیا تھا اب یہ کیا ہوا آپ نے فرمایا کہ تو نے کونسی چیز دنیا کی
دیکھی اس نے کہا کہ سر تلے پتھر رکھا کہ سر اونچا رہے اور آسائش ملے آپ نے پتھر
اٹھا کر پھینک دیا کہ لے اس کو اور دنیا کو دونوں کو بیچا۔

حکایت (۸۳۹) حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد
کے حال میں ہے کہ آپ نے ٹاٹ اس قدر
پہنا کہ آپ کی جلد میں اس کے نشان پڑ گئے اور نرم لباس کو نہ پہنا کہ جلد کو آسائش
ہو۔ آپ کی مادر مشفقہ نے فرمایا کہ ٹاٹ کے عوض اون کا کرتہ پہن لو آپ نے
ایسا ہی کیا۔ وحی ہوئی کہ اے یحییٰ ہمارے اوپر دنیا کو پسند کیا آپ روئے اور اس کرتہ
کو نکال کر اپنا پہلا ہی لباس پہن لیا۔

کتنے گناہ سے پرہیز اہم ۱۲

حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا زہد

حکایت (۴۴۰) حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ زہد حضرت اویس رضی اللہ عنہ ہی کا تھا کہ برہنگی سے یہ نوبت پہنچی تھی کہ ایک چٹائی کی تھیلی میں بیٹھے رہتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توحید

حکایت (۴۴۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے دیوار والے نے ان کو اُٹھا دیا آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھ کو نہیں اُٹھایا مجھ کو اُس نے اُٹھایا جس کو میرے لئے سایہ میں آسائش لینا منظور نہ ہوئی۔

حضرت داؤد طائی کا زہد

حکایت (۴۴۲) حضرت داؤد طائی اپنا پانی کھلے گھڑے میں رکھتے اور دھوپ میں سے علیحدہ نہ کرتے اور گرم پانی پیتے اور فرماتے کہ جو کوئی ٹھنڈا پانی پیوے اُس پر دنیا کا چھوڑنا مشکل پڑتا ہے۔

حضرت عمرو ابنِ اسود رضی اللہ عنہ کا اتباعِ سُنت

حکایت (۴۴۳) حضرت عمرو بن الاسود عیسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کبھی شہرت کا کپڑا نہ پہنوں گا اور نہ کبھی رات کو کپڑا اچھا کر سوؤں گا، اور نہ کبھی عمدہ سواری پر سوار ہوں گا اور نہ اپنا پیٹ غذا سے کبھی بھروں گا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کو طریقِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا اچھا معلوم ہو وہ عمرو بن اسود کو دیکھے۔

حضرت خواصؒ کا زہد

حکایت (۴۴۴) خواصؒ دو کپڑوں سے زیادہ نہ پہنتے تھے ایک کرتہ اور اس کے نیچے تہبند اور ا

(اس صفحہ کا حاشیہ صفحہ ۴۱ پر دیکھئے)

کرتا پلٹ کر اُس کا دامن سر پر ڈال لیتے تھے۔

حضرت محمد ابن واسع کے سوال کا جواب حضرت قتیبہ نے کیوں نہیں دیا

حکایت (۸۴۵) محمد بن واسعؒ حضرت قتیبہؒ کے پاس اون کا کرتا پہنے گئے انہوں نے پوچھا کہ اون کے کرتہ کی تم کو کیا ضرورت ہوئی وہ چپکے ہو رہے انہوں نے کہا کہ میں تم سے کہتا ہوں جواب نہیں دیتے محمد بن واسعؒ نے کہا کہ اگر یہ کہوں کہ زہد[1] کی راہ سے پہنا تو اپنے منھ سے میاں مٹھو بنتا ہے اور مفلسی کے باعث کہوں تو خدا تعالیٰ کی شکایت ہو گی یہ دونوں باتیں مجھے ناپسند ہیں۔

غلام کو عمدہ کپڑے سے کیا تعلق

حکایت (۸۴۶) کسی نے حضرت سلمان فارسیؓ سے کہا کہ آپ عمدہ کپڑا کیوں نہیں پہنتے آپ نے فرمایا کہ غلام کو عمدہ کپڑے سے کیا نسبت مگر آزاد ہو جائیگا تو اُس کو بخدا ایسے کپڑے ملیں گے کہ کبھی پُرانے نہ ہوں گے۔

حضرت ابو معاویہؒ کا زہد

حکایت (۸۴۷) یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو معاویہؒ اسود کو دیکھا کہ وہ گھوروں پر سے چیتھڑے اُٹھاتے تھے اور اُن کو دھو کر اور سی کر پہنتے تھے میں نے اُن سے کہا کہ تم اس سے بہتر پہنا کرو انہوں نے فرمایا کہ ہمارا کیا نقصان ہے جو مصیبت فقیروں کو دنیا میں پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا تدارک[2] جنت میں کر دیگا یحییٰ بن معینؒ اُن کے اس قول کو بیان کر کے رویا کرتے۔

حاشیہ صفحہ ۴۰ (۱) ننگا ہونے سے (۲) آرام (۳) ادنی لباس (حاشیہ صفحہ ہذا) (۱) پرہیزگاری ترک دنیا (۲) تلافی

حضرتِ صفوانؒ کا زہد

حکایت (۸۴۸) حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ ہم صفوان بن محیریز کی خدمت میں گئے وہ ایک نرکل کے مکان میں تھے جو جھکا ہوا تھا کسی نے ان سے کہا کہ اگر آپ اس کو درست کریں تو بہتر ہے انہوں نے فرمایا کہ بہت سے آدمی اس میں مر چکے ہیں اور یہ بدستور موجود ہے۔

مجھے گمان نہ تھا کہ اُمتِ محمدیہؐ کے لوگ پختہ عمارتیں بنائیں گے

حکایت (۸۴۹) حضرت عمرؓ نے شام کو تشریف لیجاتے ہوئے ایک محل دیکھا کہ چونے اور اینٹ کا بنا تھا آپ نے اللہ اکبر[1] کہہ کر فرمایا کہ مجھے گمان[2] نہ تھا کہ اس امت میں ایسے شخص ہوں گے جو ہامان کی سی عمارتیں بنائیں گے یعنی فرعون نے جو ہامان کو حکم دیا تھا کہ اوقد لی یا ہامان علی الطین، اس سے غرض پختہ عمارت کی تھی۔

بعض اکابر کا خیال کہ پہلے بنانے والے دوسروں سے بہتر تھے

حکایت (۸۵۰)

بعض اکابر نے ایک جامع مسجد کسی شہر میں دیکھی اور فرمایا کہ میں نے اس مسجد کو شاخِ خرما کی بنی دیکھی ہے، پھر کچے لدّے کی پھر اب اینٹ کی بنی دیکھی جنہوں نے اول بنائی تھی وہ دوسرے فرقے سے بہتر تھے اور دوسری دفعہ کے بنانے والے تیسری بار کے لوگوں سے اچھے تھے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا زہد کہ گھر سامان سے بالکل خالی تھا

حکایت (۸۵۱) ایک شخص

[1] اللہ سب سے بڑا ہے کلمہ تعجب [2] خیال (۱۲)

حضرت ابو ذر رضؓ کے گھر گیا اور ہر طرف دیکھنے لگا پھر عرض کیا کہ اے ابو ذرؓ آپ کے مکان میں کچھ سامان وغیرہ نہیں نظر آتا آپ نے فرمایا کہ ہمارا ایک اور مکان ہے اچھی چیز ہم وہاں بھیجدیتے ہیں اس نے عرض کیا کہ جب تک آپ اس مکان میں رہیں جب تک کچھ اسباب یہاں بھی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ گھر کا مالک ہمکو اس میں رہنے نہیں دے گا۔

شہر حمص کے حاکم کی درویشی

حکایت (۸۵۲) جب حضرت عمرؓ بن سعد جو امیر حمص تھے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ تیرے پاس دنیا سے کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک لاٹھی ہے جس پر میں تکیہ کرتا ہوں، اگر سانپ وغیرہ ملجائے تو مار ڈالتا ہوں اور ایک توشدان ساتھ ہے جس میں کھانا رہتا ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں کھانا کھاتا ہوں اور سر دھوتا ہوں اور ایک لوٹا ہے جس میں پینے اور وضو کرنے کے لئے پانی رکھتا ہوں اس کے سوا دنیا میں جتنی چیزیں ہیں وہ انہیں کی تابعؔ ہیں آپ نے فرمایا کہ تو نے درست کہا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔

حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ کا مشاہدہ

حکایت (۸۵۳) حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر نیک بندے ایسے دیکھے ہیں کہ ان کے پاس بجز کپڑے کے اور کچھ نہ تھا ان میں سے کسی نے زمین پر کوئی کپڑا انہیں بچھایا جب سونا چاہا زمین ہی پر اپنا جسم لگا کر کپڑا اوپر ڈھانک لیا۔

لؔ فرمان بردار

فقیر نے اشرافِ نفس کی وجہ سے پہلی بار زیادہ مزدوری نہیں لی!!

حکایت (۸۵۴) حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے ابو بکر مروزی کو فرمایا کہ فلاں فقیر کو اُجرت معمولی سے کچھ زیادہ دینا جب وہ دینے لگے فقیر نے واپس کر دیا اور چلا گیا امام احمدؒ صاحب نے فرمایا کہ اب جاکر اُس کو دیدو اب وہ لے لیگا وہ گئے اور اُس کو دیا تو لے لیا۔ امام صاحب نے پوچھا کہ یہ کیا بات تھی کہ یہاں نہ لیا جب یہاں سے چلا گیا تو نفس کو ناامیدی اور یاس[1] ہوگئی تو لے لیا۔

میں حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت سے کیوں علیحدہ ہوا

حکایت (۸۵۵) خواص جب کبھی اپنی رغبت کسی شخص کے دینے کی طرف دیکھتے یا نفس کے لینے کے عادی ہوجانے سے خوف کرتے تو اس سے کوئی چیز قبول نہ کرتے۔ اور ان سے جو کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنے سفر میں سب سے زیادہ عجیب کیا بات دیکھی فرمایا کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا اور وہ میری صحبت سے راضی ہوئے مگر میں اُن سے اس جہت سے علیحدہ ہوگیا کہ کہیں میرے نفس کو اُن کے ساتھ سکون و قرار نہ ہوجائے اور توکل[2] میں نقصان نہ ہونے پائے۔

حضرت نبان رحمۃ اللہ علیہ کا کشف

حکایت (۸۵۶) نبانؒ کی حکایت ہے کہ اُن کو ایک لونڈی کی ضرورت خدمت کے واسطے ہوئی انہوں نے اپنے بھائیوں سے صاف صاف کہدیا ان

---

[1] ناامیدی ۱۲ [2] صرف اللہ پر بھروسہ کرنا اسباب ذرائع کا خیال چھوڑنا ۱۲

سب نے لونڈی کے دام ان کے لئے جمع کر دیئے اور کہا کہ اب قافلہ آنیکو ہے اس میں سے جون سی لونڈی مناسب ہو گی وہ بیچائیگی جب قافلہ آیا تو سب لوگوں کی رائے ایک لونڈی پر متفق ہوئی کہ یہ نبان کے لائق ہے اس لونڈی کے مالک سے اس کے دام پوچھے اُس نے کہا کہ یہ بکاؤ نہیں ہے جب لوگوں نے زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ یہ لونڈی نبان حمال کے واسطے ہے اس کو ایک سمرقند کی عورت نے ہدیہ[1] بھیجی ہے وہ لونڈی نبان کے پاس ارسال کی گئی اور اُن سے قصہ بیان کیا گیا۔

ابوسعید خرازؒ کے توکّل کا نتیجہ

حکایت (۸۵۷) ابوسعید خراز کہتے ہیں کہ میں جنگل میں بدوں زادراہ[2] کے گیا اور فاقہ پر فاقہ ہوا دور سے ایک منزل نظر پڑی اس کو دیکھ کر میں خوش ہوا کہ اب پہنچ گیا پھر دل میں سوچا کہ میں نے غیر پر تکیہ[3] کیا اور قسم کھائی کہ اس گاؤں میں نہ جاؤں گا جب تک کہ مجھے خود کوئی نہ لیجائے میں نے اپنے لئے ریت میں ایک گڑھا کھودا اور اپنا جسم اُس میں سینہ تک چھپا دیا آدھی رات کو وہاں کے لوگوں نے ایک بلند آواز سُنی کہ اے بستی والو ایک اللہ کے ولی نے اپنے آپ کو اس ریت میں قید کیا ہے اس کی خبر لو۔ وہاں سے کچھ لوگ آئے اور مجھ کو نکال کر لے گئے۔

بدوں توکّل تصوّف اختیار نہ کرو

حکایت (۸۵۸) روایت ہے کہ ابو تراب بخشی نے ایک شخص کو دیکھا کہ تین دن کے بھوکا رہنے کے بعد ایک خربزے کے چھلکے کو کھانے کے لئے اُٹھایا

---

[1] تحفہ ۱۲ [2] راستہ کا کھانا پینا ۱۲ [3] بھروسہ ۱۲

آپ نے اس کو فرمایا کہ تصوّف[1] تیرے مناسب حال نہیں تو بازار میں رہ کر یعنی بدوں توکل کے تصوّف مت کر اور توکل نہیں درست ہے مگر اسی شخص کو جو کھانے سے تین دن سے زیادہ صبر کرے۔

حضرت بشر حافی کی حضرت فتح موصلی سے ملاقات اور فرمانا کہ صحیح توکّل کے بعد ذخیرہ مضر نہیں

حکایت (۴۵۹) حسین مغازلی حضرت بشرؒ کے یاروں میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں حضرت بشرؒ کی خدمت میں چاشت کے وقت بیٹھا تھا اتنے میں ایک بزرگ آپ کے پاس ادھیڑ عمر کے گندم گوں کلے پتلے ہوئے تشریف لائے حضرت بشرؒ اُن کی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے اور میں نے اُن کو اور کسی کی تعظیم کے لئے اُٹھتے نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے مجھ کو چند درم دیئے اور فرمایا کہ بہت عمدہ کھانا اور خوشبو جو ہماری حیثیت کے لائق ہو خرید لاؤ اور آپ نے ایسے الفاظ کبھی مجھ سے نہیں فرمائے تھے غرض کہ میں کھانا لے آیا آپ نے ان بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا حالانکہ پہلے کسی کے ساتھ کھاتے میں نے اُن کو نہ دیکھا تھا جب بقدر حاجت کھا چکے اور کھانا بہت کچھ بچ رہا تو وہ بزرگ اس کو لیکر اپنے کپڑے میں باندھ کر ساتھ لے گئے مجھ کو تعجب ہوا اور اُن کی حرکت بُری معلوم ہوئی۔ حضرت بشرؒ نے مجھ سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو ان کی یہ حرکت ناپسند معلوم ہوئی میں نے عرض کیا کہ البتہ اس وجہ سے کہ وہ کھانا بچا ہوا بے اجازت لے گئے آپ نے فرمایا کہ یہ بزرگ ہمارے بھائی فتح موصلی ہیں کہ آج موصل سے ہمارے ملنے کو تشریف لائے

[1] صوف پہننا اور اللہ کے سوا سب سے اعراض کرنا، اشیاءِ عالم کو مظہرِ حق جاننا

تھے اُن کی غرض اس فعل سے یہ تھی کہ ہم کو تعلیم کر دیں کہ جب توکل صحیح[1] ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ذخیرہ[2] کرنا کچھ ضرر[3] نہیں کرتا۔

حضرت خواص کا زہد

حکایت (۸۶۰) خواص سفر میں رسی اور ڈولچی اور مقراض[4] اور سوئی رکھا کرتے تھے مگر کھانا نہ رکھتے تھے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی عادت سے دونوں چیزوں میں فرق ہے۔

میں شیطان کا مددگار کیوں بنوں

حکایت (۸۶۱) بعض اکابر سے ایسے وقت میں کہ اُن کی چیز چوری گئی تھی کسی نے کہا کہ آپ اپنے ظالم[5] پر بد دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ میں یہ اچھا نہیں جانتا کہ اس پر شیطان کا مددگار بنوں۔ کسی نے پوچھا کہ بھلا اگر وہ چیز آپ کے پاس لائے آپ نے فرمایا کہ لینا تو درکنار[6] میں اس کو دیکھوں نہیں اس واسطے کہ وہ چیز میں نے اس کو معاف کر دی ہے۔

جس نے ظلم کیا اپنے اوپر کیا

حکایت (۸۶۲) بعض بزرگوں سے کسی نے درخواست کی کہ اپنے ظالم پر بد دعا کرو انہوں نے فرمایا کہ مجھ پر کسی نے ظلم ہی نہیں کیا پھر فرمایا کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا یہ کیا تھوڑا ہے کہ میں اُس بیچارے پر اور زیادہ بُرائی چاہوں۔

ایک بزرگ کا قول کہ میں اپنے نقصان پر نہیں روتا

حکایت (۸۶۳) علی بن فضیل طواف کرتے تھے اُن کے دینار چوری ہو گئے اُن کے باپ نے اُن کو دیکھا کہ روتے ہیں

---

[1] صحیح سے مراد مقام توکل کا حاصل ہونا ہے [2] جمع کرنا [3] نقصان [4] قینچی [5] ظلم کرنے والے پر [6] الگ ۱۲

پوچھا کہ دیناروں کے واسطے روتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس بیچارے کے حال پر روتا ہوں کہ قیامت کو اس سے سوال ہوگا اور اس سے کچھ نہ بن پڑیگا

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی عبدیت

حکایت (۸۶۴) حضرت بشرؒ عبدالرحمٰن طبیب کے سامنے اپنے درد کا بیان کیا کرتے اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ جو مرض ہوتا اُس کو کہہ دیا کرتے اور فرماتے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت نے مجھ میں اثر کیا میں صرف اسکو کہتا ہوں۔

حضرت علی کا دریافت حال پر یہ کہنا کہ بیمار ہوں شکایت نہیں ہے بلکہ اظہارِ عجز و بندگی ہے

حکایت (۸۶۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حالتِ مرض میں لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں آپ نے فرمایا کہ بُرا ہوں لوگ ایک دوسرے کو تا کنے لگے یعنی اس جواب کو اچھا نہ جانا بلکہ شکایت سمجھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں خدا تعالیٰ پر بہادری کروں۔

بعض عابد بیماری میں دروازہ کیوں بند رکھتے تھے

حکایت (۸۶۶) بعضے عابد شکایت کے خوف سے اور اس ڈر سے کہ کہیں کلام[۱] زیادہ نہ ہو جائے اپنی عیادت[۲] بُری جانتے تھے حتیٰ کہ اگر بیمار پڑتے تو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیتے

---

[۱] گفتگو باتیں [۲] بیمار کو پوچھنا ۱۲

کوئی اُن کے پاس نہ جاتا جب اچھے ہوتے تو خود ہی لوگوں میں نکلتے۔

حکایت (۸۶۷) حضرت فضیلؒ کا نادر خیال کہ بیمار ہوں لیکن پوچھنے والا کوئی نہ ہو

حضرت فضیلؒ فرمایا کرتے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ بیمار ہوں مگر عیادت کرنے والے نہ ہوں میں بیماری سے انہیں لوگوں کے باعث گھبراتا ہوں۔

مقرب کون ہے

حکایت (۸۶۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین شخصوں پر گذرے جن کے بدن لاغر اور رنگ متغیر تھے آپ نے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیوں ہوا ہے انہوں نے عرض کیا کہ آتش دوزخ کے خوف سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوف والوں کو ضرور مامون[1] رکھے گا۔ پھر وہاں سے بڑھ کر آپ اور تین شخصوں پر گذرے وہ پہلوں سے بھی زیادہ دُبلے اور رنگ متغیر[2] تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کس وجہ سے ہے انہوں نے عرض کیا کہ جنت کے شوق کے باعث سے آپ نے فرمایا کہ ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ تمکو وہ چیز عطا کرے جس کے تم متوقع ہو۔ پھر آپ بڑھے اور تین شخص دیکھے جو پہلے دونوں فرقوں سے بھی زیادہ دُبلے اور رنگ بدلے تھے نور کا یہ عالم تھا کہ گویا چہروں پر آئینے چڑھے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ کس چیز سے تم ایسے ہو رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ عزوجل سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مقرب[3] تمہیں ہو۔

---

[1] محفوظ ۱۲ [2] بدلے ہوئے ۱۲ [3] نزدیک ۱۲

حکایت (۸۶۹) عبد الواحد بن زید
محبت الٰہی کی گرمی نے سردی محسوس نہیں ہونے دی

فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص پر گذرا جو برف میں سوتا تھا میں نے پوچھا کہ تم کو سردی نہیں معلوم ہوتی اس نے کہا کہ جو شخص محبتِ الٰہی میں گرم رہتا ہے اس کو سردی نہیں معلوم ہوتی۔

معرفت ہی مقصود ہے

حکایت (۸۷۰) حضرت معروف کرخیؒ کے بعض مریدوں نے ان سے سوال کیا کہ اے ابو محفوظ آپ ارشاد فرمائیں کہ کونسی چیز نے آپ کو عبادت کی ترغیب دی اور خلق سے علیحدہ کیا۔ آپ چپ ہو رہے اس نے کہا کہ موت کی یاد نے آپ کا یہ حال کیا ہے آپ نے فرمایا کہ موت کی کیا اصل ہے اس نے پوچھا کہ قبر یہ برزخ کی یاد نے ایسے ہیں آپ نے فرمایا [illegible] اصل ہے اس نے کہا کہ دوزخ کے خوف اور جنت کی توقع نے ایسا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ان کی بھی کچھ اصل نہیں یہ سب چیزیں ایک بادشاہ کے قبضہ میں ہیں اگر اس کو چاہو تو یہ سب باتیں تم کو بھلا دے اور اگر تم میں اور اس میں معرفت ہو جائے تو پھر ان سب سے بچائے۔

مجھے دیدار سے کیوں مشرف فرمایا

حکایت (۸۷۱) بعض شیوخ نے حضرت بشر بن ابی الحارثؒ کو خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ ابو نصر تمّار اور عبد الوہاب وراق کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو اس وقت خدا تعالیٰ کے سامنے کھانے پینے چھوڑا ہے اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے کہا اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ مجھے کھانے پینے کی

لے رغبت دلاتا ہے

ف رغبت کم ہے اس لئے مجھ کو اپنا دیدار مرحمت فرمایا۔

ضرت معروف کرخی کو دیدار سے کیوں نوازا گیا

حکایت (۸۷۲)

علی بن الموفق رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں داخل کئے گئے کہتے ہیں ہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص دسترخوان پر بیٹھا ہے اور دو فرشتے اُسکے وں طرف ہیں انواع واقسام کے میوے ان کو کھلاتے ہیں اور ایک شخص کو کہ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہوئے لوگوں کی صورتیں پہچانتے ہیں اور کو اندر کر دیتے ہیں اور بعض کو واپس کرتے ہیں پھر میں اسکے خطیرۂ ں کی طرف آگے بڑھ گیا وہاں سرادقات عرش میں ایک شخص کو دیکھا کہ جل شانہ کی طرف ناک لگائے ہوئے ہے اور کسی طرف نہیں دیکھتا میں نے ن سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہا گیا معروف کرخیؒ ہیں کہ جنہوں نے خدا ادت نہ خوف آتش سے کی نہ توقع جنت سے بلکہ صرف اس کی محبت سے ضرت تعالیٰ نے اُن کو ایک حد تک اپنی طرف دیکھنے کی اجازت دیدی اور کہا ہی شخص ہو تم نے سب مقصدوں کو چھوڑ کر مجھ کو اختیار کیا۔

... کہ اللہ پاک اُن کی قسم پوری فرماتا ہے

حکایت (۸۷۳)

ت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میرے باپ یعنی سعدؓ مجھ سے فرماتے بداللہ بن جحش رضؓ نے مجھ سے جنگِ اُحد کے روز کہا کہ آؤ خدا تعالیٰ سے دعا

دار دغہ ۲؎ آگ کا ڈر ۱۲ ۳؎ جنت کی امید ۱۲

مانگیں پس ایک طرف کو ہو کر عبداللہ رضؓ نے یوں دعا مانگی کہ الٰہی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں
کہ جب کل کو میں دشمن کے مقابل ہوں تو میرا مقابلہ کسی ہولناک ؎ شدید الغضب
سے ہو جس سے میں لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر مجھ کو پکڑ کے میرے ناک کان
کاٹے اور میرا پیٹ چیرے اور میں قیامت میں تیرے سامنے جاؤں تو تو مجھ سے
پوچھے کہ اے عبداللہ تیرے ناک کان کس نے کاٹے میں عرض کروں کہ الٰہی تیرے
راستے میں اور تیرے رسول ص کے راستے میں میرا یہ حال ہوا ہے تو فرمائے کہ سچ کہتا ہے
حضرت سعد رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے آخر روز میں دیکھا کہ عبداللہ بن جحش کے ناک کان
ایک ڈورے میں بندھے لٹکتے ہیں اور سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ مجھ کو توقع
ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ رضؓ بن جحش کی بقیہ قسم بھی سچ کرے جیسے اس نے
اتنی پہلی کی ہے۔

حکایت (۴۸۷) معرفت الٰہی نے میرے دل میں غیر کی محبت نہیں چھوڑی

روایت ہے کہ زلیخا جب ایمان لائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں
آئی تو اُن سے علیحدہ ہو کر عبادت میں مصروف ہوئی اور خدا تعالیٰ ہی کی ہو رہی
آپ اپنے پاس دن کو بلاتے تو رات پر ٹالدیتی اور رات کو بلاتے تو دن پر اور
کہتی کہ اے یوسف علیہ السلام میں آپ سے تب تک محبت رکھتی تھی کہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی معرفت
نہ تھی اب کہ میں نے اس کو پہچان لیا تو اس کی محبت نے میرے دل میں کسی اور
غیر کی محبت نہیں چھوڑی اور مجھ کو اس محبت کا عوض منظور نہیں کہ اس کی محبت
چھوڑ کر دوسرے کی محبت اختیار کروں یہی حال ہوا ہے یہاں تک کہ حضرت یوسف

؎ خوفناک ڈراونا ؎ سخت غصہ والا ؎ بدلہ

علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو خداوند کریم کا حکم اسی طرح ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تو
زلیخا سے ہم بستر ہو اس کے پیٹ سے ہم دو لڑکے عنایت فرمائیں گے اور دونوں کو
نبی کریں گے۔ زلیخا نے عرض کیا کہ اگر خداوند کریم نے آپ کو ارشاد فرمایا ہے اور
مجھ کو اس نعمت کا ذریعہ بنایا ہے تو میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تابع[1] ہوں اور
صحبت پر راضی ہوں۔

فرمانِ حق مجھ سے محبت رکھنی ہے تو کسی چیز کی طرف رغبت نہ کرو

حکایت (۸۷۵) برخ غلام حبشی کے احوال میں جس کے طفیل سے حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے بارانِ رحمت کی دعا کی تھی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ برخ اچھا بندہ ہے مگر اس میں ایک عیب ہے آپ نے
عرض کیا کہ الٰہی اس کا عیب کیا ہے فرمایا کہ اس کو نسیم سحر[2] اچھی معلوم ہوتی ہے اس کی
طرف رغبت[3] کرتا ہے اور جو شخص مجھ سے محبت کیا کرتا ہے وہ کسی چیز کی طرف
رغبت نہیں کرتا۔

حکایت (۸۷۶) مخلوق سے اُنس (لگاؤ) درجات کو کم کر دیتی ہے

روایت ہے ایک
عابد نے خدا تعالیٰ کی عبادت مدت تک کسی جنگل میں کی پھر ایک پرند کو دیکھا کہ ایک
درخت پر آشیانہ بنایا ہے اس میں بیٹھ کر چہچہے کرتا ہے عابد نے کہا کہ اگر میں اپنی
عبادت کی جگہ اس درخت کے پاس کر لوں تو اس پرند کے چہچہے سے کچھ دل لگی ہو

[1] حکم پر چلنے والی ۱۲ [2] صبح کی تازہ ہوا ۱۲ [3] خواہش ۱۲

جب عبادت کی جگہ درخت کے پاس کرلی تو خدا تعالیٰ نے اس وقت کے نبی
پر وحی بھیجی کہ فلاں عابد سے کہدو کہ تو نے فلاں مخلوق سے اُنس کر لیا ہے اسکی
سزا میں میں نے تیرا ایسا درجہ کم کر دیا کہ اب کسی عمل سے کبھی نہ ملے گا۔

حکایت (۸۷۷) غیب سے کیا ندا آئی؟ اے ابراہیم بندہ ہوجا

حضرت ابراہیم بن ادہم سفر کرتے ہوئے ایک پہاڑ پر پہنچے کہ ایک آواز آئی کہ کوئی یہ کہتا ہے۔ قطعہ

ہم نے بخشے جتنے ہیں تیرے گناہ ؛ پر نہیں بخشا قصور اعراض کا
فوت جو تجھ سے ہوا وہ ہے معاف ؛ فوت جو ہم سے ہوا باقی رہا

اس کو سُن کر آپ تڑپے اور بیہوش ہوگئے ایک رات دن ہوش نہ آیا بہت سے حالات آپ پر طاری ہوتے پھر ایک آواز پہاڑ سے سُنی کہ اے ابراہیم بندہ ہوجا ابراہیم کہتے ہیں کہ میں بندہ ہوگیا اور ہوش میں آیا۔

حکایت (۸۷۸) معرفتِ الٰہی کا ایک ذرہ کافی ہے

روایت ہے کہ بعض ابدال[1] نے کسی صدیق سے درخواست کی کہ خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ایک ذرہ بھر اپنی معرفت مجھ کو عنایت فرمائے انہوں نے دعا کی اور وہ مقبول ہوئی ان بزرگ کا یہ حال ہوا کہ پہاڑوں میں سرگرداں پھرے عقل حیران اور دل پریشان تھا سات روز تک آنکھیں پھرائیں نہ اپنے آپ کسی چیز سے نفع لیا نہ اُن سے کسی چیز کو فائدہ ہوا صدیق نے خدا تعالیٰ سے اُن کے لئے دعا مانگی کہ الٰہی ذرہ بھر معرفت سے کچھ کم کر دے وحی ہوئی کہ ہم نے

---

[1] ابدال اولیاء اللہ کی ایک قسم ہے ان کا درجہ نبی کے بعد کہ جو بات قلب نبی میں آئے وہ انکے دل میں بھی آئے۔ سجاد دست

اس کو ذرہ بھر معرفت کا لاکھواں حصہ عنایت فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب تو نے اس کے لئے دعا کی تھی اُسی وقت ہمارے لاکھ بندوں نے بھی درخواست کی تھی میں نے اُن کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کی تھی مگر جب تو اس شخص کا سفارشی ہوا اور تیری دعا قبول ہوئی تو اُن کی بھی دعا قبول فرمائی اور ذرہ بھر معرفت لاکھ بندوں میں تقسیم کر دی جس کا نتیجہ تو نے دیکھا صدیق نے عرض کیا کہ اے احکم الحاکمین جس قدر تو نے اس کو عنایت فرمایا ہے اس میں سے کم کر دے اللہ تعالیٰ نے دس ہزارواں حصہ اس لاکھویں حصہ کا سے دیا اور باقی کو سلب کر دیا تب اس کا خوف و محبت و رجا ٹھکانے ہوئی اور پریشانی دفع ہوئی۔ اور عارفوں کی طرح ہو گیا۔

حکایت (۷۷۹) حضرت ذوالنون | محب کون ہے؟ محب وہ ہے جو محبت کا ذکر نہ کرے

مصری ؒ اپنے کسی بھائی کے پاس تشریف لے گئے جو اپنی محبت کا ذکر لوگوں سے کیا کرتا تھا آپ نے اس کو مصیبت میں مبتلا دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف کی چوٹ کی تکلیف معلوم کرتا ہے وہ اس سے محبت نہیں رکھتا اس شخص نے کہا کہ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اُس کی چوٹ سے لذت یاب[1] نہیں ہوتا اس سے محبت نہیں رکھتا۔ حضرت ذوالنون ؒ نے فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اپنے نفس کو اس کا محب[2] مشہور کرتا ہے وہ اس سے محبت نہیں رکھتا۔ اس شخص نے استغفار[3] و توبہ کی کہ پھر میں ذکرِ محبت کسی سے نہ کروں گا۔

---

۱ لذت پانے والا ۱۲ ۲ محبت کرنے والا ۱۲ ۳ بخشش چاہنا ۱۲

اپنے نفس سے اچھا گمان کرنے پر ندامت

حکایت (۸۸۰) بعض مکاشفین بیان کرتے ہیں کہ میں نے تیس برس ظاہر و باطن سے جتنی مجھ میں طاقت تھی کوشش کے ساتھ عبادت کی یہاں تک مجھ کو گمان ہوا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک میرا کچھ رتبہ ہوا ہوگا اور ان بزرگ نے اپنے مکاشفات[۱] اور اسرار[۲] سماوی[۳] کے ظاہر ہونے کو ایک بڑی داستان میں بیان کر کے آخر میں لکھا ہے کہ میں ایک فرشتوں کی صف میں پہنچا جنکی تعداد عدد مخلوقات کے برابر تھی ان سے میں نے پوچھا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ ہم خدائے عز و جل کے محب[۴] ہیں اس کی عبادت یہاں تین لاکھ برس سے ایسی طرح کرتے ہیں کہ ہمارے دل و زبان پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں گذرا تب تو مجھ کو اپنے عمل سے بہت حیا[۵] آئی اور سب اعمال[۶] میں نے ان لوگوں کو بخشدئے جو مستحق وعید[۷] ہیں تاکہ ان پر دوزخ میں تخفیف[۸] ہو۔

یہ قارورہ کسی عاشق کا ہے

حکایت (۸۸۱) حضرت جنید اپنے استاد مرشد حضرت سری کا حال بیان فرماتے ہیں کہ

ایک بار وہ بیمار ہوئے ہم کو نہ تو سبب ان کی بیماری کا معلوم ہوا نہ دوا۔ ہم سے کسی نے ایک طبیب حاذق کا ذکر کیا تو میں اُن کا قارورہ لیکر اس طبیب کے پاس گیا اس نے قارورہ دیکھا اور بڑی دیر تک دیکھتا رہا پھر مجھ سے کہا کہ قارورہ تو عاشق کا سا معلوم ہوتا ہے میں نے یہ سُن کر پچھاڑ کھائی اور بیہوش

---

[۱] جمع مکاشفہ کی کشف ۱۲ [۲] بھید ۱۲ [۳] آسمانی ۱۲ [۴] دوست ۱۲ [۵] شرم ۱۲ [۶] کام ۱۲ [۷] سزا کے مستحق ۱۲ [۸] ہلکا پن ۱۲

ہو گیا شیشی میرے ہاتھ سے گر گئی بعد ہوش آنے کے مرشد کی خدمت میں آکر سب حال کہا اور آپ نے تبسم[1] کر کے فرمایا کہ واقع میں وہ قارورہ خوب پہچانتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا قارورہ میں بھی عشق ظاہر ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں قارورہ میں بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

محبت ایسی چیز ہے

حکایت (۸۸۲) ایک بار حضرت سریؒ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہدوں کہ اسی کی محبت نے میرا پوست ہڈیوں پر لگا دیا اور بدن کو دُبلا کر دیا پھر بیہوش ہو گئے۔

حکایت (۸۸۳) مقام اُنس کی مناجات دوسروں کے لئے مناسب نہیں

واضح ہو کہ انس جب دائمی اور غالب اور مستحکم ہو جاتا ہے اور شوق کا قلق اور حجاب کا خوف اُس کو مکدر[2] اور منغص[3] نہیں کرتا تو اس طرح کا انس[4] ایک انبساط اور کشادگی اقوال و افعال اور خدا تعالیٰ کی مناجات میں پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات بظاہر بُرا ہوتا ہے اس وجہ سے کہ متضمن جرأت اور قلتِ ہیبت کا ہوتا ہے مگر جو شخص کہ مقام اُنس میں مقیم ہوتا ہے اس سے وہ کشادگی برداشت کر لیجاتی ہے اور جو اس مقام میں مقیم نہیں اور فعل و کلام میں انس والوں کی مشابہت کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور قریب بہ کفر ہو جاتا ہے اس کی مثال مناجات برخ اسود کی ہے جس کے باب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ اس سے درخواست کرو کہ بنی اسرائیل کے لئے بارانِ رحمت کی دعا مانگے اور اس کا قصہ

---

[1] مسکرا کر ۱۲ [2] گدلا متغیر ۱۲ [3] مکدر ۱۲ [4] لگاؤ محبت ۱۲

اس طرح ہے کہ جب بنی اسرائیل میں سات برس خشکی اور قحط سالی ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر ہزار آدمیوں کو ساتھ لیکر مینھ کے واسطے دعا کرنے کو نکلے اور دعا مانگی اللہ جل شانہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میں ان لوگوں کی دعا کیسے قبول کروں ان کے گناہ ان پر چھا گئے ہیں باطن کے خبیث[1] ہیں بدون یقین کے مجھ سے دعا مانگتے ہیں میرے عذاب سے نڈر ہیں تو میرے ایک بندہ کے پاس جا جس کو برخ کہتے ہیں اُس کو کہدے مینھ کے واسطے باہر نکل کر دعا کرے تاکہ میں قبول کروں موسیٰ علیہ السلام نے جو برخ کا حال لوگوں سے پوچھا تو کسی نے نہ بتایا ایک روز آپ راہ میں چلے جاتے تھے دیکھیں تو ایک غلام حبشی سامنے سے آتا ہے اور اُس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سجدہ کی خاک لگی ہوئی ہے اور گلے سے ایک چادر بندھی ہوئی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو نورِ الٰہی سے پہچانا اور نام پوچھا اُس نے کہا کہ میرا نام برخ ہے آپ نے فرمایا کہ ہم تو مدت سے تمہاری تلاش میں ہیں ہمارے ساتھ چلو اور بارانِ رحمت[2] کے لئے دعا مانگو وہ آپ کے ساتھ نکلا اور اُس طرح دعا مانگی کہ الٰہی نہ تو یہ تیرا کام ہے نہ یہ تیرا حلم[3] اور تجھ کو یہ کیا سوجھی ہے جو خشکی کر رکھی ہے کیا تیرے پاس کے چشمے گھٹ گئے ہیں یا ہوائیں تیری اطاعت[4] سے منحرف[5] ہیں یا جو تیرے یہاں کی چیز ہے وہ نبڑ گئی ہے یا گناہگاروں پر تیرا غصہ سخت ہو گیا ہے کیا خطا واروں کے پیدا کرنے سے پہلے تو غفار[6] نہیں تھا تو نے ہی تو رحمت کو پیدا کیا اور مہر[7] کا حکم دیا کیا اب ہم کو یہ دکھاتا ہے کہ تجھ تک کسی کی رسائی[8] نہیں۔ یا جلد سزا اس لئے

---

[1] گندے [2] رحمت کی بارش [3] بردباری [4] تابعداری [5] پھرنیوالی [6] بخشنے والا [7] محبت [8] پہنچ

دیتا ہے کہ کہیں مخلوق تجھ سے بھاگ نہ جائے۔ اسی طرح کی باتیں کہتا رہا یہاں تک کہ پانی برسنا شروع ہوا اور بنی اسرائیل تر ہو گئے اور گھاس خدا کے حکم سے جمنا شروع ہوا اس زور سے اُبھرا کہ دوپہر میں زانو تک پہنچ گیا اس کے بعد برخ واپس آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اُس کو ملے تو کہا کہ کیوں میں اپنے رب سے کیسا جھگڑا اور اُس نے میرے ساتھ کیسا انصاف کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصد کیا تو خدا تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ برخ مجھ سے دن میں تین بار ہنستا ہے

حدیثِ نبوی کی سچائی ظاہر ہو گئی

حکایت (۴۸۴) حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک بار چند چھپر آگ سے جل گئے ان کے بیچ میں ایک چھپر باقی رہ گیا اُس وقت حضرت ابو موسیٰؓ بصرہ کے سردار تھے آپ کو اس حال کی جو خبر ہوئی تو اس چھپر کے مالک کو بلوایا دیکھا تو ایک پیر مرد تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ تمہارا چھپر نہ جلا انہوں نے کہا کہ میں نے خدا تعالیٰ کو قسم دیدی تھی کہ اس کو نہ جلائے حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے سروں کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہوں گے مگر وہ لوگ اگر خدا تعالیٰ کو کچھ قسم دیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کو سچا کر دے گا۔

حضرت خواصؒ کی کرامت

حکایت (۴۸۵) اور یہ بھی انہیں سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک بار آگ لگی تو ابو عبیدہ خواصؒ تشریف لائے اور آگ پر کو چلنے لگے۔ حاکم بصرہ نے ان سے

عرض کیا کہ دیکھئے آپ جل نہ جائیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں نے خدا تعالیٰ کو قسم دیدی ہے کہ مجھ کو آگ سے نہ جلائے۔ حاکم نے عرض کیا کہ تو پھر آگ کو بھی قسم دیجئے کہ بجھ جائے۔ آپ نے آگ کو قسم دی وہ بجھ گئی۔

حکایت (٨٠٦) اُنس والوں جیسی مناجات دوسروں کے لئے مناسب نہیں

ایک روز ابوحفصؒ چلے جاتے تھے سامنے سے ایک روستائی[1] آیا جس کے ہوش ٹھکانے نہ تھے آپ نے اس سے پوچھا کہ تجھ پر کیا مصیبت پڑی ہے اس نے کہا کہ میرا گدھا کھو گیا ہے اور اس کے سوا میرے پاس اور نہیں یہ سُن کر آپ ٹھیر گئے اور جناب باری میں عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت اور جلالؒ کی میں ایک قدم بھی نہ چلوں گا جب تک تو اس شخص کا گدھا اس کے پاس نہ پہنچا دے گا آپ کا یہ کہنا تھا کہ اسی وقت گدھا آموجود ہوا اور آپ وہاں سے آگے بڑھے۔ پس اس طرح کے معاملات اُنس والوں سے ہوا کرتے ہیں دوسرے کو نہیں پہنچتا کہ ان لوگوں جیسا بن جائے۔

حکایت (٨٠٧) اہل اللہ وہی چاہتے ہیں جو اللہ پاک کی مرضی ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں آگ کی چنگاری[2] پاؤں جو جلادے سو جلادے اور چھوڑ دے سو چھوڑ دے تو میرے نزدیک یہ اس بات سے بہتر ہے کہ جو چیز ہوگئی ہو اس کو میں کہوں کہ کاش نہ ہوتی یا نہ ہوئی چیز کو

[1] گاؤں والا ١٢ [2] بزرگی ١٢

کہوں کہ کاش ہو جاتی۔

ہر مصیبت پر شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس سے بڑی میں بھی مبتلا ہو سکتے تھے

حکایت (۸۸۸) ایک شخص نے حضرت محمد بن واسعؒ کے پاؤں میں زخم دیکھ کر کہا کہ مجھے تمہارے اس زخم سے ترس آتا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ زخم جب سے ہوا ہے میں شکر کرتا ہوں کہ آنکھ میں نہیں لگا۔

اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنا چاہیئے

حکایت (۸۸۹) بنی اسرائیل کے قصوں میں ہے کہ ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی عبادت مدت تک کی اس کو خواب میں دکھلایا گیا کہ فلانی عورت بکریاں چرانے والی جنت میں تیری رفیق[1] ہوگی عابد نے اٹھ کر اس عورت کا نشان پوچھ کر اس کو تلاش کیا اور تین دن اس کے یہاں مہمان رہے تاکہ اس کا عمل دیکھیں عابد خود تورات کو کھڑے رہتے اور وہ لیٹ کر سو جاتی۔ دن کو یہ روزہ رکھتے اور وہ افطار کرتی اس سے پوچھا کہ تیرا عمل اس کے سوا اور کچھ بھی ہے عورت نے کہا کہ اور تو کچھ بھی نہیں یہی ہے جو تم نے دیکھا میں تو اپنے آپ میں اور کچھ نہیں جانتی یہ کہتے رہے کہ بھلا یاد کر کے کہو کوئی اور بات بھی ہے اس نے کہا کہ ایک چھوٹی سی خصلت مجھ میں اور ہے وہ یہ ہے کہ اگر میں سختی میں ہوتی ہوں تو اس امر کی تمنا نہیں کرتی کہ اچھی حالت میں ہوں اور اگر مرض میں ہوں تو یہ تمنا نہیں ہوتی کہ تندرستی میں ہو جاؤں اور اگر

---

[1] رفیق مراد رحم ہے ۱۲ کذا ساتھی ۱۲

دھوپ میں رہوں تو سایہ کی متمنی[1] نہیں ہوتی۔ یہ سُن کر عابد نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ یہ چھوٹی سی خصلت ہے یہ تو ایسی بڑی خصلت ہے جس سے عابد عاجز ہیں۔

حکایت (۸۹۰) ثواب کی لذّت نے درد کی تکلیف دور کر دی

روایت ہے کہ حضرت فتح موصلیؒ کی بی بی لغزش کھا کر گر پڑیں اور ناخن ٹوٹ گیا آپ ہنس پڑیں۔ کسی نے پوچھا کہ آپ کو درد نہیں معلوم ہوتا جواب دیا کہ ثواب کی لذت نے میرے دل سے درد کی تلخی دور کر دی۔

حکایت (۸۹۱) دوست کی مار میں تکلیف نہیں ہوا کرتی

حضرت سہیلؒ کو ایک مرض تھا اور وں کو وہ ہوتا تو اس کا علاج کیا کرتے اور اپنا نہ کرتے اُن سے کسی نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ یار دوست کی مار میں آزار[2] نہیں ہوا کرتا اور دوسری صورت یہ ہے کہ درد تو معلوم ہوتا ہے مگر اس سے راضی ہو بلکہ رغبت اور خواہش سے اس امر کو چاہتا ہو یعنی گو طبیعت پر ناگوار گذرے مگر عقل کی رُو سے اسکی طرف رغبت ہو۔ مثلاً جو شخص فصاد سے فصد کھلائے یا پچھنے لگوائے تو اسکو فصد و حجامت کا درد تو معلوم ہوتا ہے مگر فصد و حجامت [illegible] اور فصاد کے حق کا ممنون ہوتا ہے بس یہی حال اس شخص کا ہے جو تکلیف کی چیزوں پر راضی رہے اسی طرح جو شخص فائدہ کی طلب میں سفر کرتا ہے اسکو

---

[1] تمنا کرنے والی ۱۲ [2] تکلیف ۱۲ [3] رغبت کرنے والا ۱۲

سفر کی تکلیف معلوم ہوتی ہے مگر ثمرۂ سفر ایسا اچھا اس کے نزدیک ہے کہ اسکے باعث تکلیفِ سفر کو گوارا کرتا ہے اور اس سے راضی ہے اور جب آدمی کو یہ یقین ہو کہ مصیبت کا ثواب جو خدا تعالیٰ کے یہاں ذخیرہ ہے بہ نسبت اس چیز کے جو اس کے پاس سے جاتی رہی بڑھ کر ہے تو بے شک جو مصیبت خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گی اس پر راضی ہوگا اور اس کی رغبت کرے گا اور اچھا جانے گا اور خدا تعالیٰ کا شکر اس پر کرے گا یہ اسی صورت میں ہے کہ اس ثواب اور احسان کا لحاظ رکھے جو اس کو مصیبت کے عوض ملے گا اور ہو سکتا ہے کہ محبت ایسی غالب ہو کہ حبیب کی مراد اور رضا ہی مطلوب و مقصود ہو جائے اور کچھ مراد ہی نہ رہے اور یہ سب باتیں خلق کی محبت میں دیکھی جاتی ہیں وصف کرنے والوں نے اپنی نظم و نثر میں ان کو بیان کیا ہے اور اس میں اور کوئی بات نہیں صرف لحاظ صورتِ ظاہری کے جمال کا جو آنکھ سے سوجھتی ہے اب اس جمال کو دیکھو تو صرف گوشت و پوست و خون ہے جس میں نجاست اور خاک بلا ملی ہوئی ہے اس کا آغاز ایک نطفۂ ناپاک ہے اور اس کا انجام ایک پلید مردار اور بیچ میں پاخانہ کو اٹھائے پھرتا ہے اور اگر مدرک کو دیکھے تو آنکھ خسیس ہے جو اکثر دھوکا دیتی ہے یعنی چھوٹی چیز کو بڑی دیکھتی ہے اور بڑی کو چھوٹی اور دور کو نزدیک اور بدصورت کو خوبصورت پس جب ایسی حالت میں محبت کا یہ حال ہو جاتا ہے تو جمالِ ازلی اور ابدی کی محبت میں یہ امر کیسے محال ہو سکتا ہے اس جمال کے کمال کی بھی کچھ نہایت ہی نہیں اور

۱ جمع کیا گیا ۱۲ ۲ ناپاک بیچ ۱۲ ۳ وہ حسن جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ۱۲ ۴ انکھ انتہا ۱۲

اس کا ادراک[1] چشمِ بصیرت[2] سے ہوتا ہے جس میں کبھی غلطی نہیں ہوتی اور نہ اس پر موت آتی ہے بلکہ بصیرت باطنی بعد موت کے باقی رہتی ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک زندہ اور اس کے رزق سے خوش ہو کر بعد موت زیادتی تنبہ اور انکشاف سے بہرہ ور ہوتی ہے۔ اس بات کو اگر چشمِ عبرت سے دیکھو تو صاف ظاہر ہے اور اس کا پایا جانا اور عاشقوں کے احوال اور اقوال اس پر شاہد ہیں۔ چنانچہ حضرت شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص سختی کا ثواب دیکھ لیتا ہے وہ اس سے نکلنا نہیں چاہتا اور حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مرشد سری سقطیؒ سے پوچھا کہ عاشق کو بلا کی تکلیف ہوتی ہے یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ نہیں میں نے کہا کہ اگرچہ تلوار سے مارا جائے آپ نے فرمایا کہ گو تلوار سے ستر زخم پے در پے لگائی جائیں۔ اور بعض اکابر فرماتے ہیں کہ مجھ کو وہی اچھا معلوم ہوتا ہے جو اس کو پسند ہو یہاں تک کہ اگر وہ میرے لئے دوزخ پسند کرے تو میں دوزخ میں جانا محبوب[3] جانتا ہوں۔

بشر ابن الحارث کا سوال ایک عاشق سے کہ ہزار کوڑوں کی تکلیف کیوں محسوس نہ ہوئی

حکایت (۸۹۲) بشر بن الحارثؒ کہتے ہیں کہ بغداد کے محلہ شرقیہ میں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہزار کوڑے لگے اس نے کچھ اُف نہ کیا پھر اسکو قید خانہ میں لے گئے میں اس کے پیچھے گیا اور پوچھا کہ تجھ کو کیوں مارا اس نے کہا اس لئے کہ میں عاشق ہوں میں نے کہا کہ تو چپکا کیوں رہا اس نے کہا کہ میرا معشوق[4]

---

[1] پانا، معلوم کرنا ۱۲ [2] دل کی آنکھ ۱۲ [3] پیارا، عزیز ۱۲

میرے سامنے مجھے دیکھتا تھا میں نے کہا کہ پھر کیا اچھا ہو جو تو معشوقِ حقیقی کی طرف دیکھے۔ یہ سُن کر اُس نے ایک چیخ ماری اور پچھاڑ کھا کر مر گیا۔

حکایت (۸۹۳) اللہ پاک کی طرف سے جو معاملہ ہو اُس پر راضی رہنا چاہیئے

بشر رح کہتے ہیں کہ میں نے شروع سلوک[1] میں جزیرہ عبادان کا قصد کیا وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ اندھا اور کوڑھی اور مجنون[2] اور مرگی زدہ[3] ہے اور چیونٹیاں اُس کا گوشت کھا رہی ہیں میں نے اُس کا سر اُٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور کچھ کہتا رہا جب اُس کو ہوش آیا تو کہا یہ کون اجنبی آدمی ہے جو میرے اور میرے پروردگار کے معاملہ میں دخل دیتا ہے اگر وہ میرا ایک ایک جوڑ کاٹ ڈالیگا تب بھی تو میں اس کی محبت زیادہ ہی کروں گا۔ بشر رح کہتے ہیں کہ بعد اس معاملہ کے جب کبھی مجھ کو اس طرح کا معاملہ بندہ میں اور پروردگار میں معلوم ہوا میں نے کبھی اُس کو بُرا نہیں جانا۔

مشیتِ الٰہی پر خوش ہونا

حکایت (۸۹۴) حضرت عبداللہ بن عمر رض کا ایک لڑکا بیمار ہوا آپ کو بہت شدت سے غم ہوا۔ یہاں تک کہ لوگوں کو خوف ہوا کہ کہیں اس لڑکے کے سبب آپ کو کچھ ہو نہ جائے وہ لڑکا جب مر گیا تو آپ اس کے جنازہ کے ساتھ ہوئے اور کسی شخص کو ایسی خوشی چہرہ پر نہ ہوتی ہوگی جیسی اس وقت آپ کو تھی۔ لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو اس کی بیماری سے اس پر ترس[4] آتا تھا اسلئے

---

[1] اللہ پاک سے اللہ کے راستہ میں چلنے میں [2] پاگل [3] مرگی کا مارا ہوا [4] خوف رحم ۱۲

غمگین تھا اب جو مشیتِ الٰہی ہو چکی تو میں اس پہ خوش ہوں

ایک اندھے جذامی نے شکر بات کا ادا کیا

حکایت (۸۹۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص اندھے برص والے، اپاہج دونوں طرف سے فالج زدہ پر گذرے کہ اسکا گوشت جذام کے باعث بکھر گیا تھا اور وہ یہ کہتا تھا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ کو ایسے امراض سے صحت دی جس میں بہتوں کو مبتلا کر رکھا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ بھلا وہ کونسی مصیبت ہے جو تیرے اوپر نہیں۔ اس نے کہا کہ اے روح اللہ میں اس شخص سے بہتر ہوں جس کے دل میں خدا تعالیٰ نے وہ چیز نہیں ڈالی جو میرے دل میں اپنی معرفت سے ڈالی ہے آپ نے فرمایا کہ درست کہتے ہو اپنا ہاتھ لاؤ اس نے جو ہاتھ دیا آپ کے ہاتھ میں آتے ہی بہرہ سب سے عمدہ اور صورت بہت اچھی ہو گئی اس کا سب مرض جاتا رہا وہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہ کر عبادت کرنے لگا۔

حضرت عروہ ابن زبیرؓ کا مصیبت پر شکر ادا کرنا

حکایت (۸۹۶)

حضرت عروہ بن زبیرؓ کا پاؤں سڑ گیا تھا انہوں نے زانو سے پاؤں کٹوایا پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے ایک لے لیا۔ تیری ذات کی قسم ہے اگر تو نے لے لیا تو تو نے ہی باقی رکھا تھا اور اگر تو نے بیمار کیا تو تو نے ہی عافیت دی تھی پھر اس رات یہی ورد پڑھتے رہے۔

۱؎ اللہ پاک کا ارادہ ۲؎ بدن کو گلانے والی بیماری ۳؎ ٹھیک ۱۲

حکایت (۹۷) اللہ کے عاشق سخت تکلیف کو راحت جانتے ہیں

حضرت عمران بن الحصین کو استسقاء کا مرض تھا تیس برس تک پشت پر لیٹے رہے نہ اُٹھ سکتے تھے نہ بیٹھ سکتے تھے۔ قضائے حاجت کے لئے چار پائی کے بان کاٹ دیئے گئے تھے ان کے پاس مطرف اور ان کے بھائی علا آئے پس ان کے بھائی ان کا حال دیکھ کر رونے لگے انہوں نے پوچھا کہ تم کیوں روتے ہو کہا تمہارے اوپر یہ بڑی سختی دیکھ کر روتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ مت روؤ اس واسطے کہ جو چیز خدا تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے وہی مجھ کو زیادہ پسند ہے اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں غالباً خدا تعالیٰ اس سے تم کو نفع دے گا مگر میرے مرنے تک تم اس کو کسی سے مت کہنا وہ بات یہ ہے کہ فرشتے میری زیارت کرتے ہیں میں انکس کرتا ہوں اور مجھ کو سلام کرتے ہیں میں ان کا سلام سنتا ہوں اس سے میں جانتا ہوں کہ جس مرض میں یہ بڑی نعمت ہو وہ عذاب نہیں پس جو شخص اپنی مصیبت میں ایسے امور مشاہدہ کرے بھلا وہ کیسے راضی نہ ہوگا۔ مطرف کہتے ہیں کہ پھر یزید بن شعبہ کی عیادت کو گئے ہم نے دیکھا کہ ایک کپڑا پڑا ہے ہم کو گمان تھا کہ اس کے نیچے کچھ نہیں یہاں تک کہ ان کے منہ پر سے کپڑا ہٹا دیا گیا ان کی بیبی نے کہا کہ آپ کو کیا کھلائیں کیا پلائیں انہوں نے کہا کہ لیٹے لیٹے کر دیں گھس گئیں (ہڈیاں)، چوتڑ چھل گئے اور دبلا اتنا ہو گیا ہوں کہ اس قدر مدت سے ہم نمد استر و کت ہے مگر مجھ کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ اس کیفیت سے ذرہ برابر کم ہو۔

ایک بیماری ہے جس میں پیاس بہت لگتی ہے پیٹ پھول جاتا ہے ۔ پاخانہ کی ضرورت پوری کرنے کیلئے تنگ دیکھے

۲ چھوٹ نیبم ۱۲

بھی کمی کر دں۔

حضرت سعد ابن وقاص رضؓ نے مستجاب الدعوات ہونیکے باوجود اپنے لئے دعا کیوں نہیں کی؟

حکایت (۸۹۸) جب سعد بن ابی وقاصؓ مکہ میں تشریف لائے اور اُن کی آنکھیں جاتی رہی تھیں لوگ ان کے پاس جوق جوق دوڑے چلے آتے تھے اور اور آپ سے دعا کی استدعا[1] کرتے تھے آپ ہر ایک کے لئے دعا مانگتے تھے اور وجہ دعا منگوانے کی یہ تھی کہ آپ مستجاب الدعوات[2] تھے۔ حضرت عبداللہ بن الصائب کہتے ہیں کہ میں بھی ان دنوں لڑکا تھا آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کو اپنا نشان بتایا آپ نے مجھ کو پہچانا اور فرمایا کہ اہلِ مکہ کا تو قاری ہے میں نے کہا کہ البتہ پھر اور گفتگو ہوئی یہاں تک کہ آخر کو میں نے کہا کہ چچا جان آپ اور دں کے واسطے دعا کرتے ہیں اپنے واسطے بھی دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ آپ کی بینائی جوں کی توں کر دے۔ آپ نے تبسم فرما کر کہا کہ بیٹا خدائے پاک کے حکم کی رضا میرے نزدیک بینائی سے اچھی ہے۔

ایک صوفی کا قول

حکایت (۸۹۹) ایک صوفی کا لڑکا چھوٹا سا تین دن تک نہ ملا اور نہ اس کا حال معلوم ہوا لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا مانگئے کہ اس کو واپس لادے اور تم سے ملا دے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حکم کیا اس پر اعتراض کرنا میرے نزدیک

[1] درخواست [2] جس کی دعا قبول ہوتی ہو۔

...کے جاتے رہنے سے زیادہ سخت ہے۔

...نائے حق کے خلاف کہنے پر ساٹھ برس روئیے حکایت (۹۰۰)

...عض عابد کہتے ہیں کہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا تھا جس کے عوض میں ساٹھ ...س سے روتا ہوں اور یہ عابد نہایت محنت عبادت میں کرتے تھے کہ کسی طرح ...ر اس گناہ سے قبول ہو لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ ہے انہوں نے ...یا کہ ایک بات ہو گئی تھی میں نے اسکو کہا تھا کہ نہ ہوتی تو خوب تھا۔

...مائے حق مقصود ہے

حکایت (۹۰۱) بعض سلف کا قول ہے کہ اگر میرا جسم مقراضوں سے کترا جائے تو میرے نزدیک ...س بات سے محبوب ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی ہو اس کو میں کہوں کہ اگر نہ کرتا ...خوب تھا۔

...ضرت شبلیؒ کی تنبیہ

حکایت (۹۰۲) ایک جماعت حضرت شبلیؒ کے پاس مارستان میں گئی جہاں وہ قید تھے اور اپنے سامنے ...ھیلے اکٹھے کر رکھے تھے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا کہ ...آپ کے دوست ہیں آپ اُن کی طرف ڈھیلے مارنے لگے یہاں تک کہ وہ ...گ گئے۔ پھر آپ نے کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے تم میری محبت کا دعویٰ کرتے ہو ...سچے ہو تو میری مصیبت پر صبر کرو۔

...س بات پر توبہ کی اور کاروبار ترک کر دیا

حکایت (۹۰۳) روایت ہے کہ بازار میں آگ لگی لوگوں نے

حضرت سریؒ کو خبر دی کہ بازار جل گیا اور تمہاری دُکان نہیں جلی انہوں نے فرمایا کہ الحمدللہ۔ پھر کہا کہ میں نے الحمدللہ کہا صرف میں ہی تو بچا اور مسلمان تو نہیں بچے پس تجارت سے توبہ کی اور زندگی بھر دُکانداری اس لئے چھوڑ دی کہ صرف اپنے بچنے پر الحمدللہ کہا تھا اس سے توبہ اور استغفار چاہیئے تو توبہ اور استغفار کے لیئے کاروبار سے دست بردار[1] ہوئے۔

حضرت سفیان ثوریؒ نے حضرت وہبؒ کی پیشانی پر بوسہ کیوں دیا

حکایت (۹۰۱) ایک روز وہب بن الورد اور سفیان ثوریؒ اور یوسف بن اسباط بیٹھے ہوئے حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ آج سے پہلے مجھ کو اچانک موت بُری معلوم ہوتی تھی مگر آج میں چاہتا ہوں کہ مر جاؤں۔ حضرت یوسف بن اسباط نے ان سے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ وجہ ہے کہ میں فتنہ سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا کہ مجھے تو زیادہ جینا برا نہیں معلوم ہوتا۔ حضرت سفیانؒ نے پوچھا کیوں انہوں نے فرمایا کہ اس توقع سے کہ شاید کوئی روز ایسا مل جائے جس میں مجھ کو توبہ نصیب ہو اور کوئی نیک عمل کروں پھر حضرت وہب سے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں تو کچھ پسند نہیں کرتا جو کچھ اللہ جل شانہ کو محبوب[2] ہے وہی مجھ کو محبوب ہے خواہ زندہ رکھے یا وفات دے۔ حضرت سفیان ثوری نے اُن کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ بخدا یہ روحانی

---

[1] ہاتھ اُٹھانے والے ہوئے یعنی کاروبار چھوڑ دیا ۱۲ [2] پیارا ہے پسند ہے ۱۲

حضرت بایزیدؒ کے ابتدائی سلوک کا مجاہدہ

حکایت (۹۰۵) حضرت ابو یزید بسطامیؒ سے ایک بار کسی نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ جو آپ کو ہوتا ہے، اس کا حال ہم سے ارشاد فرمائیے آپ نے ایک چیخ ماری اور فرمایا کہ تمہاری شان کے شایاں نہیں کہ تم اس کو جانو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ کے باب میں جو سخت سے سخت مجاہدہ آپ نے اپنے نفس پر کیا ہو وے کہہ دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کو اس سے واقف کرنا بھی جائز نہیں انہوں نے عرض کیا تو شروع طریقت میں جو کچھ اپنے نفس کی ریاضت آپ کیا کرتے تھے وہی فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اس طرح سے کہ میں نے اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا اس نے سرکشی کی میں نے اس کو قسم دیدی کہ ایک برس نہ پانی پیوں گا نہ خواب کا ذائقہ چکھوں گا پس نفس نے اس کو پورا کر دیا۔

مقامِ رضا والے مصیبت کو ٹالنے کی دعا بھی نہیں کرتے

حکایت (۹۰۶) حضرت سہلؒ کے مرید اُن کے پاس جمع ہوئے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ظالموں کو دفع کرے آپ چپ ہو رہے پھر فرمایا کہ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر ظالموں پر بددعا کریں تو کوئی ظالم زمین کے پردہ پر صبح تک زندہ نہ رہے ایک ہی رات میں سب کا خاتمہ ہو جائے مگر وہ بددعا نہیں کرتے۔

---

[1] جان کار ۱۲ [2] دور ۱۲

سبھوں نے پوچھا کیوں۔ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ جو چیز خدا تعالیٰ کو اچھی نہیں معلوم ہوتی اس کو وہ بھی اچھی نہیں سمجھتے۔

عارف غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے اپنے درجہ سے گر جاتا ہے

حکایت (۹۰۷) بعض عارفین فرماتے ہیں کہ مجھ کو مکاشفہ میں ایسا معلوم ہوا کہ چالیس حوریں ہوا میں دوڑتی ہیں اور ان پہ لباس اور زیور سونے اور چاندی اور جواہر کا چھن چھن بولتا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ پھرتا ہے میں نے اُن کو ایک نظر دیکھ لیا اس کے عوض میں چالیس روز کی سزا مجھ کو ملی پھر بعد اس کے ایسی حوریں نظر آئیں کہ بہشت کی حوروں سے حسن و جمال میں زیادہ تھیں اور مجھ سے کہا گیا کہ ان کی طرف دیکھ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سجدہ کیا اور عرض کیا کہ الٰہی تجھ سے میں تیرے سوا سے پناہ مانگتا ہوں مجھ کو ان کی حاجت نہیں اسی طرح میں تضرع[1] کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس سے اُن کو ہٹا لیا۔

ایک کامل کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات اور گمنامی کے لئے دعا کی درخواست

حکایت (۹۰۸) بعض اکابر سے مروی ہے کہ مجھ کو شوق حضرت خضرؑ کے دیکھنے کا بہت ہوا میں نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اُن کی زیارت

---

[1] کشف سے ۱۲ ۔ ۵ رونا عاجزی کرتا رہا۔

مجھ کو کرا دے تا کہ مجھے وہ بات تعلیم کریں جو سب سے زیادہ میرے لئے اہم[1] ہو۔ خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور ان کی زیارت مجھ کو ہوئی اس وقت مجھ کو اور کچھ نہ سوجھی میں نے یہی کہا کہ اے ابو العباس آپ مجھ کو ایسی چیز سکھائیے کہ جب میں اس کو پڑھوں تو لوگوں کے دلوں سے محجوب ہو جاؤں ان کے دلوں میں میری کچھ قدر نہ رہے اور میری نیکبختی اور دیانت کو کوئی نہ جانے انہوں نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اسبل علی کثیف سترک وحط علی سرادقات حجبک واجعلنی فی مکنون غیبک واحتجبنی عن قلوب خلقک۔ پھر آپ غائب ہو گئے نہ میں نے اُن کو پھر دیکھا نہ کبھی مشتاق ہوا مگر جو دعا انہوں نے سکھائی تھی اس کو ہمیشہ پڑھتا رہا۔ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کی تاثیر ان پر اتنی ہوئی کہ ذلت واہانت[2] اور بے قدری اس درجہ کو پہنچی کہ ذمی[3] لوگ بھی ان سے تمسخر[4] کیا کرتے اور بیگار میں پکڑ کر اپنا بوجھ ان کے سر پر رکھتے اور چونکہ ان کی وقعت[5] کچھ اُن کی نظروں میں نہ تھی یہ سب کچھ برداشت کرتے، لڑکے ان کا جدا کھیل بنا تے۔ حاصل یہ کہ ان کے دل کا چین اور درستیِ حال ذلت اور گمنامی میں تھی۔

اپنی شہرت ہو جانے سے دل پریشان ہوا تو اُس کو کس طرح مٹائی

حکایت (۹۰۹) ابن کرنبی جو حضرت جنیدؒ کے اُستاد تھے فرماتے ہیں کہ میں ایک محلہ میں اُترا اور وہاں نیک بختی میں انگشت نما[6] ہوا۔ میرا دل اس سے

[1] ضروری [2] توہین [3] مسلمانوں کی کافر رعایا [4] ٹھٹھا [5] عزت [6] مشہور ۱۲

پریشان ہوا اس لئے میں حمام[1] میں گیا اور وہاں قصداً عمدہ کپڑے کسی کے اُٹھالئے اور اُن کو پہن کر اُن کے اوپر اپنی گدڑی پہن لی اور باہر نکل کر آہستہ آہستہ چلنے لگا لوگوں نے مجھ کو آ پکڑا اور میری گدڑی اُتار کر وہ کپڑے مجھ سے لے لئے اور خوب دھول چپت سے میری خبر لی آئندہ کو میں حمام کا چور مشہور ہوا تب میرا دل مطمئن[2] ہوا۔

ہمارا حبیب ہمارے ساتھ ہے

حکایت (۹۱۰) حضرت رابعہ عدویہ نے ایک روز فرمایا کہ کوئی ہے جو ہمکو ہمارے حبیب کا پتہ بتائے اُن کی خادمہ[3] نے کہا کہ ہمارا حبیب[4] ہمارے ساتھ ہے مگر دنیا نے اس سے علیحدہ کر رکھا ہے۔

اللہ پاک کے ساتھ حسنِ ظن کہ محبت کے باوجود وہ مجھکو کیوں عذاب دیگا

حکایت (۹۱۱) عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ایک عابد عورت کو دیکھا کہ رو رو کر کہہ رہی تھی اور آنسو چہرہ پر بہا رہی تھی بخدا کہ میں خدا تعالیٰ کے شوق میں اور اُس کی ملاقات کے اشتیاق میں زندگی سے تنگ آگئی ہوں یہاں تک کہ اگر موت بکتی ہوتی تو میں اسکو خرید لیتی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تجھ کو اپنے عمل پر اطمینان ہے اُس نے کہا کہ اطمینان تو نہیں مگر میں اس سے محبت رکھتی ہوں اور اس پر مجھ کو حسنِ ظن[5] ہے تو کیا تم کو یہ خیال ہے کہ باوجود محبت کے وہ مجھ کو عذاب دے گا۔

---

[1] غسل کرنیکا مقام ۱۲ [2] اطمینان حاصل کرنیوالا ۱۲ [3] خدمت کرنیوالی ۱۲ [4] دوست محبوب ۱۲ [5] اچھا گمان ۱۲

ایک بزرگ کا ایک عجیب واقعہ حکایت (۹۱۲)

بعض مشائخ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص گندم گوں[1] لاغرتن[2] کو جبل لگام میں دیکھا کہ ایک پتھر پر سے دوسرے پر کودتا تھا اور کہتا تھا۔

ترے شوقِ اُلفت نے مارا ہے جال ؎ پھنسایا مجھے اور کیا ہے یہ حال

نیک نیت سے عمل کا ثواب

حکایت (۹۱۳) بنی اسرائیل کے قصوں میں ہے کہ ایک شخص بالو کے ٹیلوں پر قحط کی حالت میں گذرا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ ریت طعام پختہ[3] ہوتا تو میں لوگوں کو بانٹ دیتا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے نبی پر وحی بھیجی کہ اس شخص سے کہدو کہ خدا تعالیٰ نے تیرا صدقہ قبول کیا اور تیرے حسنِ نیت[4] کا مشکور ہوا اور تجھ کو وہی ثواب دیا کہ اگر بالفرض اس قدر کھانا ہوتا اور اس کو بانٹ دیتا۔

مسلمانوں کی تکلیف کا خیال

حکایت (۹۱۴) حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے حال میں لکھا ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں برسوں سے آمدورفت استفادہ[5] کے طور پر رکھتا تھا۔ اتفاقاً آپ نے اس سے منھ پھیر لیا اور گفتگو موقوف کی، نظرِ عنایت سے ڈال دیا اس شخص نے ہرچند تغیر مزاج[6] کا باعث پوچھا مگر آپ نہ بتلاتے تھے آخر بہت اصرار[7] کے بعد فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنے گھر کی دیوار

---

[1] گیہوں کے رنگ کا [2] دبلے جسم کا [3] پکا ہوا کھانا [4] اچھی نیت [5] فائدہ حاصل کرنا [6] مزاج بدلنا [7] بہت قصد

کو سڑک کی جانب سے گارا لگایا ہے اور قد آدم مٹی لے لی ہے اور وہ مسلمانوں کی راہ کی ناک ہے اس لئے اب تجھ میں لیاقت نہیں ہے کہ علم کی نقل کرے۔

ہمسایہ کی دیوار سے بلا اجازت مٹی کیوں لی

حکایت (۹۱۵) بعض سلف[۱] سے منقول ہے کہ میں نے ایک خط لکھا اور چاہا کہ ہمسایہ کی دیوار سے اس پر مٹی ڈالکر خشک کر دوں مگر دل نے نہ مانا پھر میں نے کہا کہ یہ تو مٹی ہے اس کی کیا اصل ہے غرض مٹی سے اس کو خشک کر دیا۔ اس کے بعد غیب سے یہ آواز آئی ؎

جو سمجھیں ہیں یہ خاک یعنی روا ٭ قیامت کو دیکھیں گے اپنی سزا

حضرت زکریا علیہ السلام کا تقویٰ

حکایت (۹۱۶) حضرت زکریا علیہ السلام کے حال میں لکھا ہے کہ کسی کی دیوار گارے کی اُجرت[۲] پر بناتے تھے دیوار والوں نے آپ کو دو روٹیاں لادیں اور آپ کا یہ دستور تھا کہ بدوں اپنے ہاتھ کی اُجرت کے کھانا نہ کھاتے تھے۔ جس وقت آپ کھانے بیٹھے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے آپ نے اُنکی تواضع[۳] نہ کی یہاں تک کہ سب کھا چکے لوگوں کو آپ سے تعجب ہوا اس لئے کہ آپ سخی اور زاہد مشہور تھے۔ اور یہ گمان کیا کہ بظاہر تواضع کر لینا بہتر تھا آپ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کی مزدوری کرتا ہوں اور انہوں نے مجھے روٹی اس لئے دی تھی کہ ان کا کام کرنے کی طاقت مجھ میں آجائے پس اگر تم بھی اس کھانے میں شریک ہوتے تو نہ تمہارا پیٹ بھرتا نہ میرا اور میں اُنکے

---

[۱] بزرگوں سے ۱۲ [۲] مزدوری ۱۲ [۳] کھانے کو نہ پوچھا ۱۲

کام میں ضعیف[1] رہتا۔

نیت کی اہمیت

حکایت (۹۱۷) روایت ہے کہ ابن سیرین رح نے حضرت حسن بصری رح کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی اور فرمایا کہ میرے دل میں نیت حاضر نہیں ہوئی۔

نیت درست کرنا ضروری ہے

حکایت (۹۱۸) کسی شخص نے اپنی منکوحہ سے بالوں میں کنگھی کرنے کے لئے مانگی کہ بال سلجھا دیں اس نے پوچھا کہ آئینہ لائیں۔ وہ بزرگ چپ ہوگئے پھر کہا کہ ہاں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اتنے سکوت[3] کی وجہ کیا تھی انہوں نے جواب دیا کہ اول سے میری نیت کنگھی کی تھی اور آئینہ کی نیت نہ تھی اس لئے میں نے سکوت کیا یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے نیت آئینہ کی دل میں مہیا کردی۔

اعمال نیت پر موقوف ہیں

حکایت (۹۱۹) ایک عالم کوفہ کے حماد بن ابی سلیمان کا انتقال ہوا تو حضرت سفیان ثوری رح سے کہا گیا کہ آپ ان کے جنازہ میں نہیں جاتے آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو نیت ہوتی تو میں ضرور جاتا۔

نیت کے بغیر حدیث بیان نہیں کرتے تھے

حکایت (۹۲۰) حضرت طاؤس[2] رح بغیر نیت حدیث بیان نہ فرماتے اگر کوئی پوچھتا بھی تو جواب نہ دیتے اور جب نیت ہوتی تو بدون پوچھے شروع کر دیتے لوگوں نے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ جب

---

[1] کمزور ۱۲ [2] بزرگ تھے تابعین سے ۱۲ [3] خاموشی ۱۲

ہم درخواست حدیث کے بیان کرنے کی کرتے ہیں تو آپ نہیں بیان کرتے اور اپنے آپ کہنے لگتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ بدون نیت میں بیان کیا کروں جب مجھے نیت حاضر ہوتی ہے تو بیان کرتا ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے پہلی بار کتاب کیوں واپس کی؟

حکایت (۹۲۱) منقول ہے کہ داؤدؒ بن محبر نے جب کتاب عقل بنائی تو حضرت احمد بن حنبلؒ ان کے پاس آئے اور وہ کتاب مانگ کر ایک نظر اس میں ڈالی اور پھیر دی انہوں نے پوچھا کہ کیوں واپس کرتے ہو آپ نے فرمایا کہ اس میں ضعیف اسنادؔ ہیں داؤد نے فرمایا کہ میں نے اس کی بنا اسناد پر نہیں رکھی اسکو امتحان کی نظر سے دیکھیئے۔ میں نے جو اس میں عقل کے لحاظ سے نظر کی تو مجھ کو مفید معلوم ہوئی امام احمد نے فرمایا تو لاؤ مجھ کو دو تاکہ میں بھی اس نظر سے دیکھوں جس نظر سے تم نے دیکھا ہے پھر وہ کتاب لی اور مدت تک ان کے پاس رہی پھر فرمایا کہ تم کو خدائے تعالیٰ جزائے خیرؔ دے مجھ کو اس کتاب نے فائدہ دیا۔

دعا کے لیئے نیت کرلوں جب کروں گا

حکایت (۹۲۲) حضرت داؤدؒ سے کسی نے کہا کہ ہمارے لیئے دعا کرو انہوں نے فرمایا کہ اچھا میں دعا کی نیت اپنے میں پالوں تو کروں۔

عبادت کے لئے نیت ایک ماہ تک درست کی

حکایت (۹۲۳) بعض اکابر سے منقول ہے

۱ اسنادی کمزوریں ۲ اچھا بدلہ ۹۲

کہ میں ایک مہینے سے ایک شخص کی عیادت[1] کی نیت تلاش کر رہا ہوں مجھ میں اب تک درست نہیں ہوئی۔

حکایت (۹۲۴) میری نیت میں نہیں ہے اس لئے واپس ہو رہا ہوں

عیسٰی بن کثیر کہتے ہیں کہ میں میمون بن مہران کے ساتھ گیا جب وہ اپنے دروازہ پر پہنچے تو میں ہٹا ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ آپ ان کو رات کا کھانا نہیں کھلاتے فرمایا کہ میری نیت میں نہیں ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کا اخلاص

حکایت (۹۲۵) منقول ہے کہ احمد بن خضرویہ نے خدائے عزوجل کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر ایک شخص مجھ سے جنت کا طالب ہے سوائے ابویزیدؒ کے کہ وہ مجھ کو طلب کرتا ہے۔

اللہ کی طرف آنیکا طریقہ

حکایت (۹۲۶) حضرت ابویزیدؒ نے خواب میں خدائے جل شانہ کو دیکھا اور عرض کیا کہ الٰہی تیری طرف آنے کا کیا طریق ہے ارشاد ہوا کہ اپنے نفس سے ہاتھ اُٹھا[2] اور میری طرف قدم بڑھا۔

سب سے بڑا خسارہ دیدار سے محروم ہونا ہے

حکایت (۹۲۷) کسی شخص نے حضرت شبلی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالےٰ نے تم سے کیا معاملہ

---

[1] بیمار کو پوچھنا ۱۲ [2] اپنے نفس کی خواہشات چھوڑ دے ۱۲

فرمایا۔ کہا کہ کسی دعوی پر مجھ سے دلیل طلب نہیں فرمائی مگر ایک قول پر جو میں نے ایک روز کہا تھا کہ جنت کے خسارہ[1] سے بڑھ کر کون سا خسارہ ہوگا۔ اس پر البتہ ارشاد فرمایا کہ میرے دیدار کے خسارہ سے بڑھ کر کون سا خسارہ ہے۔

ایک عابد کی نیت کا پھل

حکایت (۹۲۸) بنی اسرائیل کے حالات میں ہے کہ ایک عابد مدت سے عبادت خدا تعالی کی کیا کرتا تھا اس کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہا کہ یہاں ایک قوم ہے کہ خدا تعالی کے سوا درخت کی پرستش[2] کرتی ہے وہ عابد اس بات سے غصہ میں آیا اور اپنی کلہاڑی کندھے پر رکھ کر درخت کی طرف کو چلا کہ اس کو کاٹ ڈالے راستہ میں اس کو شیطان ایک پیر مرد کی صورت میں ملا اور پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ عابد نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ فلاں درخت کاٹ ڈالوں اس نے کہا کہ تمہیں اس سے کیا مطلب پڑا ہے کہ اپنی عبادت اور شغل چھوڑ کر اور بات میں مصروف ہوتے ہو عابد نے کہا کہ یہ بھی داخل عبادت ہے اس نے کہا تو میں آپ کو کاٹنے نہ دوں گا جب زیادہ تکرار بڑھی تو عابد ... شیطان کو زمین پر ڈال کر اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اس نے کہا کہ تم مجھ کو چھوڑ دو۔ تاکہ میں کچھ تم سے کہوں۔ عابد کھڑا ہو گیا ابلیس[3] نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ خدا تعالی نے تو تیرے اوپر اس کا کاٹنا فرض نہیں کیا نہ تو اس کی عبادت کرتا ہے اگر دوسرا کوئی عبادت کرے تو اس کا گناہ تجھ پر ہونے سے رہا۔ اور روئے زمین پر خدا تعالی کے انبیاء بہت سے ہیں اگر اس کو منظور ہوگا تو کسی نبی کو درخت والوں کے پاس بھیجکر

---

[1] نقصان۔ ٹوٹا ۱۲ [2] پوجا ۱۲ [3] شیطان ۱۲

اُن کو کاٹنے کا حکم دے گا تجھ کو کچھ ضرور نہیں کہ جو بات تیرے ذمہ نہ ہو اس کے درپے ہو۔ عابد نے کہا میں تو اس کو ضرور کاٹوں گا شیطان نے پھر قصد کشتی کا کیا عابد نے اس کو دے مارا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا جب ابلیس عاجز ہوا کہنے لگا کہ آؤ ہم ایک اور بات بتائیں جو تیرے حق میں بہتر اور مفید ہو۔ عابد نے کہا کہ اچھا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو تو کہوں عابد نے اس کو چھوڑ دیا ابلیس نے کہا کہ تو ایک مرد محتاج ہے اور لوگوں پر پڑا ہوا ہے وہ سب تجھ کو کھانا دیتے ہیں اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرا دل یوں چاہتا ہے کہ اپنے بھائیوں سے سلوک کرے اور ہمسایوں سے مدارات[1] کرے اور پیٹ بھر کر لوگوں سے بے پرواہ ہو جائے۔ عابد نے کہا کہ یہ بات تو درست ہے۔ ابلیس نے کہا کہ تو اب تو لوٹ جا اب میں تیرے سرہانے ہر شب دو دینار رکھ دیا کروں گا صبح کو تو ان کو لے لیا کرنا اور اپنے نفس اور کنبے کے خرچ میں اُٹھایا کرنا اور بھائیوں کو دیا کرنا۔ یہ بات تیرے حق میں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں اس درخت کے کاٹنے کی نسبت زیادہ مفید ہو گی اس کے کٹنے سے کچھ نہ ملے گا۔ عابد نے ابلیس کے قول میں تامّل[2] کیا اور کہا کہ یہ بوڑھا سچ کہتا ہے میں کچھ پیغمبر نہیں کہ اس درخت کا کاٹنا مجھ پر لازم ہو نہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو اس کے کاٹنے کا حکم دیا ہے اگر نہ کاٹوں گا تو نافرمان نہ ٹھیروں گا اور یہ جو بات بتلاتا ہے اس میں زیادہ فائدہ ہے اس کے بعد اس سے قول و قرار کر لیا اور قسما قسمی ہو گئی عابد اپنے عبادت خانہ[3] میں پھر آیا اور رات کو سویا جب صبح ہوئی

---

[1] خاطر تواضع ۱۲ [2] غور ۱۲ [3] عبادت کی جگہ ۱۲

تو دو دینار اپنے سرتلے پائے اُن کو لے لیا دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا تیسرے روز اور آئندہ کو پھر کچھ نہ پایا پھر غصہ ہوا اور تبر اُٹھا چلدیا راستہ میں ابلیس پیر مرد کی صورت میں ملا اور پوچھا کہ کہاں کو۔ اس نے کہا کہ وہ درخت کاٹنے جاتا ہوں۔ ابلیس نے کہا تو جھوٹا ہے اب تجھ سے نہیں کٹ سکتا نہ تو وہاں تک پہنچ سکے۔ عابد نے چاہا کہ پہلی دفعہ کی طرح اس کو دے پٹکے۔ ابلیس نے کہا کہ اب وہ دن دور گئے اور عابد کو اُٹھا کر پچھاڑ دیا عابد اس کے دونوں پاؤں میں چڑیا کی طرح معلوم ہونے لگا۔ پھر شیطان اس کے سینہ پر بیٹھ گیا اور کہا کہ یا تو اس کام سے باز آ نہیں تو ذبح کر ڈالوں گا۔ عابد نے دیکھا کہ مجھ کو کسی طرح تاب مقاومت[1] نہیں اس سے کہا کہ تو مجھ پر غالب آیا اب مجھ کو چھوڑ دے اور یہ بتا کہ پہلے میں کیسے غالب ہو گیا تھا اور اب تو کیسے جیتا۔ اس نے کہا کہ وجہ یہ ہے کہ پہلے تو نے غصہ خدا تعالیٰ کے واسطے کیا تھا اور تیری نیت آخرت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تیرا دبیل[2] بنا دیا تھا اور اب تو نے غصہ اپنے نفس کے واسطے اور دنیا کے لئے کیا اس واسطے میں نے تجھ کو پچھاڑ دیا۔

حکایت (۹۲۹) جو عمل خدا کے لئے کیا اس کا ثواب پایا

بعضے اکابر کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم نے اپنے اعمال کو کیسے پایا انہوں نے فرمایا کہ جو چیز میں نے خدا تعالیٰ کے واسطے کی تھی اس کو تو پایا یہاں تک کہ انار کی گٹھلی بھی

[1] مقابلہ کی طاقت ۱۲ [2] دبنے والا ۱۲

...سنتے میں سے ہٹا دی تھی یا ایک بلی میری مر گئی تھی اس کو حسنات کے پلہ میں
...! یا اور میری ٹوپی میں ایک دھاگا ریشم کا تھا اس کو برائیوں کے پلے میں
...یا یا اور میرا ایک گدھا سو دینار کا مر گیا تھا اس کا ثواب مجھ کو نہ ملا میں نے
...رض کیا کہ بلی کا مرنا تو حسنات کے پلے میں موجود ہے مگر گدھے کا مرنا اس
...ں نہیں ہے مجھ کو حکم ہوا کہ تیرا گدھا وہاں بھیجا گیا جہاں تو نے اس کو
...ھیجا تھا یعنی جب وہ مر گیا تھا اور تجھ کو اس کے مرنے کا حال معلوم ہوا
...تو تو نے کہا تھا کہ خدا کی لعنت[1] میں گیا اس لئے تیرا ثواب اس میں باطل[2]
...ہوا اگر تو کہتا کہ فی سبیل اللہ[3] تو البتہ ثواب پاتا۔ اور ایک روایت میں ہے
...کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے ایک صدقہ لوگوں کے سامنے دیا تھا تو لوگوں
...کا میری طرف دیکھنا مجھے اچھا معلوم ہوا اس کا یہ حال ہوا کہ اس پر نہ ثواب
...ں ملا نہ عذاب۔ اور حضرت سفیان ثوری رح نے جب اس حال کو سنا تو فرمایا
...ہ بہت اچھا حال ہوا کہ اس پر اس صدقہ[4] کے باعث عذاب نہ ہوا۔ یہ تو
...ین احسان ہوا۔

حکایت (۹۳۰) ...حج کی نیت پہلے سے نہ تھی اس لئے حج نہیں کرتا

...بعض صوفیاء سے روایت ہے کہ ابو عبید تستری رح کے پاس کھڑا تھا اور وہ بعد
...عصر کے عرفہ کے دن اپنی زمین جوت رہے تھے اتنے میں ان کا کوئی بھائی
...ابدال آیا اور ان سے کچھ آہستہ کہا ابو عبید نے جواب دیا کہ نہیں وہ وہاں سے

...ہ دوری ۱۲ ؎ بیکار ۱۲ ؎ اللہ کے راستہ میں ۱۲ ؎ خیرات ۱۲

بادل کی طرح زمین ناپنے لگے کہ میری نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں نے ابو عبیدہ سے پوچھا کہ انہوں نے آپ سے کیا کہا تھا انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے کہتے تھے کہ میرے ساتھ حج کو چلو میں نے انکار کر دیا۔ میں نے کہا کہ آپ نے حج کیوں نہ کیا انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو حج کی نیت نہ تھی میں نے یہ نیت کی تھی کہ اس زمین کو شام تک جوت لوں۔ تو اس بات سے خوف کیا کہ اگر حج کو انکی خاطر سے ساتھ ہو لیتا تو موجب غضب الٰہی کا ہوتا کہ خدا کے کام میں دوسری چیز داخل کرنا۔ اس صورت میں جو کام میں کر رہا ہوں وہ میرے نزدیک ستر حجوں سے بڑھ کر ہے۔

نیت کا اثر اعمال پر

حکایت (۱۳۹) بعض اکابر سے منقول ہے کہ میں تری کی راہ[1] جہاد کو چلا۔ ایک شخص نے ہم میں سے ایک توشہ دان[2] بیچنا چاہا میں نے کہا کہ اس کو مول لے لوں جہاد میں کام آئے گا جب فلاں شہر میں پہنچوں گا تو اس کو بیچ ڈالوں گا کچھ فائدہ ہو رہے گا اس خیال سے اس کو لے لیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا دو شخص آسمان سے اترے ہیں ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ غازیوں[3] کو لکھ لو دوسرا بتلانے لگا کہ لکھ فلاں شخص سیر کے واسطے نکلا اور فلاں ریا کے لئے اور فلاں تجارت کے لئے اور فلاں خدا کی راہ میں۔ پھر اس نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ لکھو کہ یہ شخص تجارت کے لئے نکلا میں نے کہا کہ خدا سے ڈرو میں تجارت کے واسطے کب نکلا ہوں میرے پاس کیا ہے جس میں تجارت کروں گا۔ میں تو

---

[1] اللہ پاک کے سخت غصہ کا سبب ہوتا [2] پانی کے راستے سمندر کی راہ سے [3] ناشتہ دان جس میں کھانا رکھتے ہیں [4] جہاد کرنے والے ۱۲

جہاد ہی کے واسطے نکلا ہوں۔ اس نے کہا کہ میاں صاحب تم نے کل توشدان خریدا ہے اور تمہاری نیت ہے کہ اس میں سے کچھ فائدہ تم کو ملے۔ میں رونے لگا اور کہا کہ مجھے تاجر مت لکھو اس نے دوسرے شخص کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا کہ یوں لکھنا چاہیئے کہ فلاں شخص غزوہ کے واسطے نکلا مگر اس نے اثناء راہ میں ایک توشدان مول لیا کہ اس سے نفع ہو۔ اس پر خدا تعالیٰ جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

(۹۳۲) حکایت | نیت میں فرق ہونیکی وجہ سے تیس برس کی نماز دہرائی

بعض اکابر سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنی تیس برس کی نماز مسجد کی صفِ اول میں پڑھی تھی قضا کی اس لیے کہ ایک روز مجھ کو دیر کسی عذر کے باعث سے ہوگئی تو میں نے دوسری صف میں نماز پڑھی پس مجھ کو نہایت شرم لوگوں سے آئی کہ انہوں نے مجھ کو دوسری صف میں دیکھا اس وقت میں نے جانا کہ لوگ جو مجھ کو صفِ اول میں دیکھتے تھے اس سے مجھ کو خوشی اور راحت قلبی ہوتی تھی اور مجھ کو اس کی خبر نہ تھی۔

پابندی سے عمل کئے جاؤ اخلاص کی کمی کی وجہ سے کام ترک نہ کرو

حکایت (۹۳۳) منقول ہے کہ کوئی فقیر حضرت ابو سعید خراز کی خدمت کیا کرتا اور اُن کے کاموں میں مدد دیا کرتا۔ ایک روز انہوں نے حرکات

فائدہ ۱۲ ؎ بزرگوں ۱۲

میں اخلاص کے ہونے کا ذکر فرمایا وہ فقیر ہر ایک حرکت کے وقت اپنے دل کا نگراں ہوا اور اخلاص کا طالب۔ اس سے اپنی حاجات کا پورا کرنا بھی متعذر ہو گیا اور حضرت ابو سعید کو اس سے تکلیف ہوئی کہ کام کرنے میں خود دقت اٹھانی پڑی۔ اس فقیر سے پوچھا کہ تم اب کام کیوں نہیں کرتے اس نے کہا کہ میں آپ کے ارشاد کے بموجب اعمال میں حقیقت اخلاص[۱] کا اپنے نفس سے کرتا ہوں مگر اکثر کاموں میں میرا نفس اخلاص سے عاجز ہے اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کر اخلاص عمل کو قطع[۲] نہیں کرتا عمل پر مواظبت[۳] کر اور اخلاص کے حاصل کرنے میں کوشش کر میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ عمل کو چھوڑ دو بلکہ یہ کہا ہے کہ عمل کو خالص کرو۔

استاد نے ایک شاگرد کا درجہ دوسروں سے زیادہ کیوں قرار دیا

حکایت (۴۳۹) منقول ہے کہ کسی بزرگ کا ایک شاگرد جوان تھا اس کی تعظیم وہ بہت کرتے اور اس کو اوروں پر مقدم[۴] کرتے۔ ان کے اور مریدوں نے عرض کیا کہ آپ اس کی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ وہ جوان ہے اور ہم بوڑھے ہیں۔ انہوں نے چند پرند منگائے اور ایک ایک مرید کو ایک جانور اور ایک چھری دی اور کہا کہ اس کو ایسی جگہ ذبح کرنا کہ کوئی نہ دیکھے اور اس جوان کو بھی یہی کہا تو سب مرید اپنا اپنا پرند ذبح کر لائے اور وہ شخص زندہ ہی پھر لایا۔ شیخ نے پوچھا کہ تو نے اپنے ساتھیوں کے موافق ذبح کیوں نہ کیا

---

۱ اللہ کے لئے کاموں کو کرنا ۱۲ ۲ کاٹنا ۱۲ ۳ پابندی ۱۲ ۴ آگے کرنا ترجیح دینا ۱۲

اس نے کہا کہ مجھ کو ایسی جگہ کوئی نہ ملی جہاں کوئی نہ دیکھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہر جگہ دیکھتا تھا۔ سب مریدوں نے اس کے مراقبے[1] کو پسند کیا اور اس کی فضیلت[2] کے مقر ہوئے۔

اخلاص کی برکت

حکایت (۹۳۵) عبد اللہ بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ مکہ معظمہ جانے کے واسطے نکلا۔ آخر شب میں کسی جگہ اُترے آپ کے پاس ایک چرواہا پہاڑ پر سے آیا آپ نے اس سے فرمایا کہ ان بکریوں میں سے ایک میرے ہاتھ بیچ ڈال اس نے عرض کیا کہ میں غلام ہوں مجھ کو اختیار فروخت نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ اس کو بھیڑیا کھا گیا اُس نے عرض کیا کہ پھر خدا کو کیا کہوں وہ تو دیکھتا ہے۔ حضرت عمرؓ روئے پھر آپ اس کے ساتھ ہوئے اور اس کے آقا سے اس کو خرید کر آزاد کر دیا اور فرمایا کہ اس بات نے تجھ کو آزاد کرا دیا اور مجھ کو توقع ہے کہ آخرت میں بھی تجھ کو آزاد[3] کر دے۔

حکایت (۹۳۶) اپنے احوال میں مست ہونیکے باعث خلقت سے بے خبری

عبد الواحد بن زیدؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اس زمانہ میں بھی کوئی ایسا شخص جانتے ہیں جو اپنے حال میں مشغول ہو کر خلق سے بے خبر ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسا صرف ایک شخص کو جانتا ہوں جو ابھی تمہارے پاس آئے گا۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ عتبہ غلام داخل ہوئے آپ نے اُن سے پوچھا کہ تم کہاں سے

[1] نگرانی قلب کی اور تصور کہ اللہ سب جگہ موجود ہے ۱۲ [2] بزرگی ۱۲ [3] دوزخ کے عذاب سے آزاد کر دے ۱۲

آئے ہو۔ انہوں نے کسی جگہ کا نام لیا ایسا کہ اُس کا راستہ بازار میں تھا آپ نے پوچھا کہ راستہ میں تم سے کون ملا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا۔

حکایت (۹۳۷) توجہ الی اللہ کے باعث عورت نظر نہ آئی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حال میں لکھا ہے کہ آپ چلے جاتے تھے ایک عورت کے جو دھکا لگا تو وہ منہ کے بل گر گئی لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کو دھکا کیوں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو دیوار کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا تھا۔

حکایت (۹۳۸) اکثر مخلوق اللہ سے غافل ہے

بعض اکابر سے منقول ہے کہ میں ایک جماعت پر گذرا کہ وہ تیر اندازی[1] کرتے تھے اور ایک شخص ان سے فاصلہ پر بیٹھا ہوا تھا میں اس کی طرف کو بڑھ گیا اور چاہا کہ کچھ گفتگو[2] کروں اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا ذکر زیادہ خوشگوار ہے میں نے پوچھا کہ آپ تنہا ہیں اس نے کہا کہ میرے ساتھ میرا پروردگار اور دو فرشتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان لوگوں میں سے بڑھا ہوا کون ہے اس نے کہا کہ جس کو خدا تعالیٰ بخشدے میں نے پوچھا کہ راستہ کہاں ہے اُس نے اشارہ آسمان کی طرف کیا اور اُٹھکر یہ کہتا ہوا چلدیا کہ تیری اکثر مخلوق تجھ سے غافل ہے۔

---

[1] تیر پھینکنا ۱۲ [2] کلام بات چیت ۱۲

مراقبہ بلّی سے سیکھا

حکایت (۹۳۹) حضرت شبلیؒ حضرت ابوالحسین نوریؒ کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک گوشہ میں چپ چاپ دلجمعی سے بیٹھے ہیں۔ کوئی چیز ظاہر میں حرکت نہیں کرتی حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ تم نے یہ مراقبہ اور سکون[1] کہاں سے سیکھا انہوں نے فرمایا کہ ہمارے یہاں ایک بلی تھی جب شکار کرنا چاہتی تھی تو بلوں[2] کے پاس گھات لگا کر بیٹھتی اور اپنا بال تک نہیں ہلاتی تھی۔ اس سے میں نے یہ طریق[3] سیکھا ہے۔

صحبت اُس کی اختیار کرو جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے

حکایت (۹۴۰) ابو عبد اللہ بن خفیف کہتے ہیں کہ میں نے ابو علی رودباری کی ملاقات کیلئے مصر سے رملہ کو جانے کا قصد کیا مجھ سے عیسیٰ ابن یونس مصری نے جو زاہد کر کے معروف تھے کہا کہ موضع صور میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ مراقبے کے حال پر ایک جا بیٹھے ہیں اگر تم ان کو ایک نظر دیکھ لو تو غالباً تم کو نفع ہوگا۔ یہ سُن کر میں صور میں بھوکا پیاسا داخل ہوا میری کمر میں ایک کپڑا بندھا تھا اور مونڈھے برہنہ تھے۔ میں مسجد میں جو گیا تو دو شخصوں کو دیکھا کہ قبلہ رُخ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے سلام کیا انہوں نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ سہ بارہ سلام کیا مگر جواب نہ سنا۔ میں نے اُن کو خدا کی قسم دی کہ سلام کا جواب دیں جوان نے اپنی گدڑی سے سر اُٹھایا اور میری طرف دیکھ کر کہا کہ اے خفیف کے لڑکے دنیا تھوڑی ہے اور تھوڑی میں سے بھی تھوڑی

---

[1] سکون ۱۲ [2] سوراخوں ۱۲ [3] راستہ طریقہ ۱۲

رہی ہے تو اس تھوڑی سے بہت کچھ حاصل کرے اور تجھے کتنا تھوڑا کام ہے کہ ہماری ملاقات کی فرصت پائی۔ پھر میری طرف دیکھا میری بھوک پیاس سب جاتی رہی اور ہمہ تن مجھ کو انہوں نے لے لیا پھر جوان نے اپنا سر جھکا لیا میں ان دونوں کے پاس یہاں تک رہا کہ ظہر اور عصر وہیں پڑھی۔ جب عصر پڑھ چکے تو میں نے کہا کہ مجھ کو نصیحت کرو اس جوان نے میری طرف سر اُٹھایا اور کہا کہ اے خفیف کے لڑکے ہم آپ مصیبت والے ہیں ہم کو زبانِ نصیحت نہیں ہے میں ان کے پاس تین دن رہا کہ نہ کھایا نہ پیا نہ سویا اور ان دونوں نے بھی خواب و خور[۱] کچھ نہ کی اس کے بعد میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں ان کو قسم دوں کہ مجھ کو کچھ نصیحت کریں شاید مجھ کو ان کی نصیحت مفید ہو پس جوان نے اپنا سر اُٹھایا اور کہا اے خفیف کے لڑکے ایسے شخص کی صحبت لازم رکھ جس کے دیکھنے سے تجھ کو خدا تعالیٰ یاد آئے اور اُس کی ہیبت[۲] تیرے دل پر پڑے وہ تجھ کو زبانِ فعل سے نصیحت کرے زبانِ قول سے کچھ نہ کہے والسلام۔ اب آپ تشریف لے جائیں۔

حکایت (۱۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نفس سے محاسبہ

حضرت عمرؓ جب رات ہوتی تو اپنی ٹانگوں پر درہ[۳] لگاتے اور اپنے نفس سے فرماتے کہ تو نے آج کیا کیا۔

۱؎ سونا اور کھانا ۱۲ ۲؎ دبدبہ ۳؎ کوڑا ۱۲

نفس کا امتحان

حکایت (۹۴۲) حضرت ابن سلام کے حال میں ہے کہ انہوں نے ایک لکڑیوں کا بوجھ اُٹھایا۔ ان سے کسی نے عرض کیا کہ آپ کے یہاں غلام تو تھے جو اس کام کو کرتے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے نفس کا امتحان چاہتا ہوں کہ اس امر کو بُرا تو نہیں جانتا۔

نفس سے خطاب

حکایت (۹۴۳) احنف بن قیسؒ کا ایک مرید بیان کرتا ہے کہ میں اُن کے ساتھ رہا کرتا تھا اور اُن کا دستور تھا کہ رات کو نماز کی جگہ اکثر دعا مانگتے اور چراغ کے پاس جا کر اُس کے شعلہ میں اپنی انگلی رکھتے جب آگ کی حرارت اُس کو معلوم ہوتی تو اپنے نفس سے کہتے کہ اے احنف فلاں روز تجھے کیا ہوا تھا کہ وہ کام کیا اور فلاں روز تو نے فلاں کام کس باعث سے کیا۔

محاسبۂ[1] نفس کی برکت

حکایت (۹۴۴) توبہ بن صمہؒ کے حال میں لکھا ہے کہ وہ موضع رقہ میں تھے اور اپنے نفس کا حساب کیا کرتے تھے۔ ایک روز انہوں نے اپنی عُمر کا حساب کیا تو ساٹھ برس کی نکلی اُس کے دن گنے تو اکیس ہزار پانچسو دن ہوئے ایک بارگی چیخ ماری کہ ہائے افسوس بادشاہِ حقیقی سے اکیس ہزار پانچسو گناہ سے ملوں گا اور جب ہر روز دس ہزار گناہ ہوں گے تو کیا کروں گا پھر بیہوش ہو کر گر پڑے معلوم ہوا کہ وفات پائی۔ لوگوں نے سُنا کہ کوئی کہنے والا

[1] طریقہ ۱۲ ۔ نفس سے اعمال کا حساب لینا کہ اچھے کام کئے یا بُرے ۱۲

کہتا ہے کہ لے اب فردوسِ بریں کو چلا جا۔

بد نیتی کی سزا میں ہاتھ جلا دیا

حکایت (۹۴۵) منصور بن ابراہیم ایک عابد کا حال لکھتے ہیں کہ اس نے ایک عورت سے باتیں کرتے ہوئے رفتہ رفتہ اپنا ہاتھ اس کی ران پر رکھدیا پھر نادم[1] ہو کر وہی ہاتھ آگ پر رکھدیا کہ جل کر کباب ہو گیا۔

ایک عابد کی توبہ اور نفس کو سزا

حکایت (۹۴۶) روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا کہ اپنے عبادت خانہ میں عبادت کیا کرتا اسی طرح مدت تک رہا ایک روز باہر کی طرف جھانکا اور ایک عورت کو دیکھ کر اس پر عاشق ہوا اور قصد فاسد دل میں لایا اور اپنا پاؤں باہر نکالا تاکہ اُتر کر اُس کے پاس جائے رحمت ازلی[2] جو اس کی معین[3] ہوئی اپنے دل میں کہنے لگا کہ یہ میں کیا حرکت کرتا ہوں غرض کہ اُس کا نفس ساکن[4] ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے اس کو بچا دیا پھر اپنے کئے پہ نادم ہوا جب چاہا کہ پاؤں عبادت خانہ میں ہٹائے تو کہا کہ یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ جو پاؤں خدا تعالےٰ کی نافرمانی کے لئے باہر نکلا تھا کہ وہ پھر میرے ساتھ عبادت خانہ میں آئے بخدا یہ کبھی نہ ہو گا یہ کہہ کر اس پاؤں کو باہر لٹکا رہنے دیا مینھ اور برف اور ہوا اور دھوپ لگ لگ کر وہ پاؤں کٹ کر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس توبہ سے مشکور ہوا اور اس کا ذکر اپنی بعض کتب میں فرمایا۔

---

[1] شرمندہ ۱۲ [2] اللہ کی رحمت ۱۲ [3] مددگار ۱۲ [4] ٹھہرنے والا ۱۲

ایک بزرگ کا مجاہدہ

حکایت (۹۴۷) حضرت جنیدؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابن کرسی سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے ایک رات مجھ کو حاجتِ غسل ہوئی اور جاڑے کی رات تھی میں نے دیکھا کہ میرا نفس نہانے سے تقاعدؔ[1] اور سُستی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اتنا ٹھیر جاؤں کہ صبح ہوجائے اور پانی گرم کرلوں یا حمام میں نہالوں نفس پر شفقت نہ ڈالوں میں نے کہا کیا خوب میں نے تمام عمر خدا تعالیٰ کا کام کیا تو اس کا میرے اوپر حق واجب[2] ہے وہ جلدی کرنے میں تو مجھ کو نہ ملے گا توقف[3] اور تاخیر[4] میں مل جائے گا۔ مجھے بھی قسم ہے کہ اس گدڑی سمیت نہاؤں گا اور بدن سے نہیں اُتاردوں گا نہ اس کو نچوڑوں گا، نہ دھوپ میں سکھاؤں گا۔

ایک نظر دیکھنے کی سزا

حکایت (۹۴۸) روایت ہے کہ غزوان اور حضرت ابو موسیٰؓ ایک ساتھ کسی جہاد میں تھے کوئی عورت ظاہر ہوئی غزوان نے اس کی طرف دیکھا پھر اپنا ہاتھ اُٹھا کر آنکھ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ ورم کر گئی اور کہا کہ تو ایسی چیز کو دیکھتی ہے جو تیرے لئے مضر ہے۔

تمام عمر ٹھنڈا پانی کیوں نہیں پیا

حکایت (۹۴۹) کسی شخص نے ایک عورت کی طرف ایک نظر ڈالی اس کے کفارہ[5] میں اپنے نفس پر التزام[6] کرلیا کہ ٹھنڈا پانی عمر بھر

---

[1] کام سے بیٹھ رہنا سستی ۱۲ [2] ضروری ۱۲ [3] ٹھیرنا ۱۲ [4] دیر کرنا ۱۲ [5] بدلہ جرم ۱۲ [6] پابندی

نہ پیوں گا۔ پھر ہمیشہ گرم پانی پیا کرتے تاکہ نفس پر عیش تلخ[1] رہے۔

حکایت (۹۵۰) بے فائدہ سوال کرنے پر سال بھر روزے رکھنا

منقول ہے کہ حسان بن سنان ایک دریچے پر گذرے اور کہا کہ یہ کب بن گیا پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ بے فائدہ سوال کیوں کرتا ہے تیری سزا یہ ہے کہ برس روز روزہ رکھوں گا پھر سال بھر کے روزے رکھے۔

حکایت (۹۵۱) ایک کامل نے ایک سال تک نفس کو کیا سزا دی

مالک بن ضیغم کہتے ہیں کہ رماح قیسی[2] میرے والد کو پوچھتے ہوئے بعد عصر کے آئے ہم نے کہا کہ وہ سوتے ہیں انہوں نے فرمایا اس وقت سوتے ہیں یہ وقت سونے کا ہے پھر چلے گئے ہم نے ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر آپ کہیں تو ان کو جگا دیں وہ آدمی پھر آیا اور کہا کہ وہ اور ہی دھن میں تھے میری بات سمجھنے کی اُن کو فرصت نہ تھی میں نے دیکھا کہ وہ قبرستان میں گئے اور اپنے نفس پر عتاب[3] کیا اور کہا کہ تو نے یہ کہا کہ یہ سونے کا وقت ہے؟ کیا تیرے ذمہ یہ کہنا واجب تھا جس وقت آدمی چاہے سو رہے تو کون ہے اور تو کیا جانے کہ یہ سونے کا وقت نہیں تو نے ایسی بات کیوں کہی جو تو نہیں جانتا اب خبردار ہو کہ میں خدا تعالیٰ سے پکا[4] عہد کرتا ہوں اس کو کبھی نہ توڑوں گا کہ تجھ کو سونے کے واسطے برس دن

---

[1] زندگی کڑوی ۱۲ [2] غصہ ۱۲ [3] پکا وعدہ ۱۲

تک زمین پر کمر نہ لگاؤں گا بشرطیکہ کوئی مرض حائل نہ ہو اور عقل میں فتور نہ آئے۔ ارے بے حیا تجھے شرم نہیں آتی کب تک اوروں کو جھڑکے گا اور اپنی گمراہی سے باز نہ آئے گا یہ کہتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے اور اُن کو خبر نہ تھی کہ میں بھی وہاں ہوں۔ جب میں نے ان کا یہ حال دیکھا تو اُن کو اسی کیفیت میں چھوڑ کر واپس آیا۔

ایک دن کے تہجد چھوٹ جانے پر سال بھر تک نیند حرام کرلی

حکایت (۹۵۲) تمیم داری سے منقول ہے کہ وہ ایک رات سو گئے[1] اور تہجد کو نہ اٹھے۔ اس خطا کے عوض نفس کو سزا یہ دی کہ برس روز تک شب بیداری کی اور خواب[2] کو ناجائز کرلیا۔

نفس پر سختی کرنے کا ثواب آج دیکھو گے

حکایت (۹۵۳) ابن سماکؒ حضرت داؤدؒ طائیؒ کے یہاں اس وقت گئے کہ آپ کی روح پرواز[1] کر گئی تھی اور آپ گھر کے اندر زمین پر پڑے ہوئے تھے انہوں نے اُن کو دیکھ کر فرمایا کہ داؤد تو نے اپنے نفس کو محبوس[3] رکھا پیشتر اس سے کہ محبوب کیا جائے اور اُس کو عذاب دیئے جانے سے پیشتر ہی عذاب دیا پس یہ کام جس کے واسطے تو کیا کرتا تھا آج دیکھے گا کہ وہ کیا کچھ ثواب دے گا۔

---

[1] نیند ۱۲ [1] اُڑنا یعنی روح جسم سے نکل گئی تھی ۱۲ [3] قید ۱۲

حکایت (۵۹۴) تیری ایک ساعت تمام گذشتہ عمر کی عبادت سے بہتر ہے

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مدت تک عبادت کی تھی پھر اس کو کچھ حاجت خدا تعالیٰ سے پیش آئی اس کے لئے ستر ہفتے تک اس طرح کی ریاضت کی کہ ایک ہفتہ میں گیارہ خرمے کھاتے تھے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے قبول نہ فرمائی انہوں نے اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو نے جیسا کیا ویسا پایا اگر تجھ میں کچھ خیر ہوتی تو حاجت پوری کیجاتی۔ اسی وقت اس کے پاس ایک فرشتہ اُترا اور کہا کہ اے ابن آدم تیری یہ ایک ساعت تیری تمام عبادت زمانہ گذشتہ سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت پوری کی۔

حکایت (۵۹۵) ایک مجاہد کی بلند ہمتی وحصول شہادت

عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ ہم جہاد میں تھے جب دشمن آموجود ہوا تو لوگوں میں پکار پڑی سب لڑائی کے لئے تیار ہوگئے اس روز ہوا بہت تیز تھی میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے آگے کھڑا ہوا اپنے نفس سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا کہ اے نفس میں فلاں جہاد میں شریک ہوا تو تو نے کہا کہ اپنے زن و فرزند[1] کی طرف چل میں نے تیرا کہنا مان لیا اور لوٹ گیا۔ پھر فلاں فلاں جہاد میں شریک ہوا اور تو نے وہی کہا جو اول کہا تھا اور میں نے تیرا قول مانا مگر آج بخدا تجھ کو خدا کے سامنے لئے دیتا ہوں

[1] بیوی بچوں ۱۲

خواہ مجھے پکڑے یا چھوڑے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ مجھے بھی آج اس شخص کو دیکھنا ہے اور اس کو دیکھتا رہا لوگوں نے دشمن پر حملہ کیا تو وہ شخص اوّل حملہ کرنے والوں میں تھا پھر جب دشمن نے چڑھائی کی تو اِدھر کے قدم اُٹھ گئے مگر وہ شخص اپنی جگہ سے نہ ہلا یہاں تک کہ کئی بار ایسا ہی ہوا کہ لوگ ہٹ گئے اور وہ کھڑا ہوا لڑتا رہا۔ اسی طرح یہاں تک لڑا کہ آخر کو شہید ہوا میں نے اس پر اور اس کے گھوڑے پر ساٹھ ستر نیزے کے زخم شمار کئے۔

نفس پر احتساب

حکایت (۹۵۶) مجمع سے مروی ہے کہ آپ نے ایک بار اپنا سر چھت کی طرف اُٹھایا اور ایک عورت پر نگاہ جا پڑی آپ نے اپنے نفس پر لازم[1] کر لیا کہ جب تک دنیا میں رہوں گا اپنا سر آسمان کی طرف نہ اُٹھاؤں گا۔

نفس کو سزا کس طرح دی

حکایت (۹۵۷) احنف بن قیس رات بھر چراغ جلاتے اور آپ کا دستور[2] تھا کہ اپنی اُنگلی جلتی بتی پر رکھ دیتے اور کہتے کہ اے نفس تجھ کو کیا ہوا تھا کہ فلاں روز تو نے فلاں قصور کیا تھا۔

سزائے نفس کی دوسری مثال

حکایت (۹۵۸) وہب بن الورد کو کوئی بات اپنے نفس کی بُری معلوم ہوتی تو آپ نے اپنی چھاتی کے چند بال اکھاڑے یہاں تک

---

[1] پابندی ضروری ۱۲ [2] طریقہ ۱۲

کہ اس کی تکلیف زیادہ ہوئی پھر اپنے نفس سے کہنے لگے کہ میں تو تیرا ہی بھلا چاہتا ہوں۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا نفس کے ساتھ جہاد

حکایت (۹۵۹) محمد بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ نے داؤد طائی کو دیکھا کہ افطارِ روزہ کے بعد روٹی پھیکی کھاتے ہیں ان سے عرض کیا کہ آپ نمک سے کھائیے۔ کہا کہ میرا نفس اتنے اتنے روزے نمک کا طالب ہے مگر داؤد جب تک دنیا میں ہے نمک نہیں چکھے گا۔

عصر کی جماعت نہ ملنے پر اپنے نفس کے اوپر دولاکھ درہم کا جرمانہ

حکایت (۹۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب عصر کی نماز کی جماعت نہ ملی تو نفس پر یہ سزا کی کہ ایک زمین جس کی قیمت دولاکھ درہم تھے صدقہ[1] کردی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جماعت کے چھوٹ جانے پر نفس کو کیا کیا سزائیں دیں

حکایت (۹۶۱) حضرت ابن عمر کا دستور تھا کہ جب آپ سے جماعت فوت[2] ہو جاتی تو اُس شب تمام رات جاگتے۔ اور ایک بار نماز مغرب میں اتنی دیر ہوئی کہ دو ستارے نکل آئے آپ نے دو غلام آزاد کر دیئے۔

سنتِ فجر کے چھوٹنے کہ

حکایت (۹۶۲) ابن ابی ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی فجر کی سنتیں قضا ہو گئیں تو آپ نے ایک غلام

[1] خیرات ۱۲ [2] چھوٹ جانی ۱۲

آزاد کر دیا۔

ان احوالِ عالیہ کے باوجود بدوں مغفرتِ خداوندی کے نجات نہ پائی

حکایت (۹۶۳) حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا اور ان میں سے ایسی جماعتوں کے ساتھ رہا کہ وہ دنیا کی کسی چیز کے آنے سے خوش نہ ہوتے اور نہ کسی چیز کے جانے کا غم کرتے دنیا ان کے نزدیک اس مٹی سے بھی ذلیل تھی جس کو تم اپنے پاؤں سے ملتے ہو۔ بعضے ان میں ایسے تھے کہ عمر بھر کبھی ان کے لئے کپڑا نہ تہ ہوا اور نہ کبھی اپنی بی بی سے کھانے کی فرمائش کی اور نہ کبھی زمین پر سونے کے لئے کوئی چیز بچھائی اور ان کو میں نے کتاب اللہ[1] اور حدیث[2] پر عامل[3] پایا جہاں رات ہوئی ہاتھ پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔ چہروں کو زمین پر رکھتے اور رخساروں پر آنسو بہاتے کہ آخرت میں رہائی پائیں جب کوئی اچھی بات کرتے تو اس سے خوش ہوتے تھے شکر میں جد و جہد[4] بجا لاتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے قبول فرمانے کی دعا مانگتے اور جب کوئی برائی کرتے تو اس سے غمگین ہوتے اور خدا تعالیٰ سے درخواست کرتے کہ ہماری اس خطا کو معاف فرما۔ یقین جانو کہ وہ ہمیشہ اسی طرح اسی حال پر رہے اور بخدا گناہوں سے نہ بچے اور بدوں مغفرت کے نجات پائی۔

---

[1] قرآن کریم ۱۲ [2] اقوال و افعال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [3] عمل کرنے والا ۱۲ [4] محنت اور کوشش

حکایت (۹۶۴) ایک نوجوان کا قول مجھے سونا پتھر برابر ہے

حکایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بیماری کی حالت میں پوچھنے گئے آپ نے دیکھا کہ اُن میں ایک جوان نہایت دبلا ہے اس سے آپ نے پوچھا کہ تیری یہ صورت کیوں ہو رہی ہے اُس نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین بیماریوں نے یہ حال کر رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھ سے خدا کے واسطے پوچھتا ہوں کہ سچ بتا۔ اُس نے عرض کیا کہ سچ تو یہ ہے کہ میں نے دنیا کی حلاوت[1] چکھی تو اُس کو تلخ پایا اور اس کی حلاوت میری نظروں میں حقیر ہو گئی مجھ کو سونا اور پتھر یکساں نظر آتا ہے اور یہ حال رہتا ہے کہ گویا اللہ جل و علا کے عرش کے پاس ہوں اور لوگ جنت اور دوزخ میں داخل کیے جاتے ہیں اسی مارے تمام دن پیاسا رہتا ہوں اور رات بھر جاگتا ہوں اور خدا تعالیٰ کے ثواب و عتاب کے سامنے یہ حال جس میں میں رہتا ہوں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا نہایت کمتر اور حقیر چیز ہے۔

حکایت (۹۶۵) حضرت داؤد طائیؒ کی مشغولیت ذکر اللہ میں

ابو نعیم کہتے ہیں کہ داؤد طائی روٹی کے ریزوں کو پانی میں گھول کر پی جاتے تھے اور روٹی نہ کھاتے تھے اس کا حال جو ان سے پوچھا گیا فرمایا کہ روٹی چبانے میں دیر لگ جاتی ہے پچاس آیتوں کے پڑھنے کا وقت روٹی

---

[1] مزا شیرینی ۱۲ ؎ کڑوا ۱۲ ؎ غصہ ۱۲

کھانے میں زیادہ صرف ہو جاتا ہے۔

اللہ کے ساتھ مشغولیت کہ بیس برس تک اپنی چھت کو نہیں دیکھا

حکایت (۹۶۶) ایک شخص اُن کی خدمت میں ایک روز آیا اور کہا کہ آپ کے گھر کی چھت میں ایک کڑی ٹوٹی ہوئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ بھتیجے ٹوٹی ہوگی میں نے بیس برس سے چھت کی طرف نہیں دیکھا۔

حکایت (۹۶۷) بدوں عبرت کے دیکھنے پر ایک گناہ لکھا جاتا ہے

محمد بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ احمد بن رزین کے پاس ہم صبح سے عصر تک بیٹھے مگر انہوں نے نہ داہنے کو توجہ کی نہ بائیں کو ان سے جو پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے دو آنکھیں اس واسطے پیدا کی ہیں کہ بندہ اُن سے عظمتِ الٰہی[1] کو دیکھے پس جو شخص بدون عبرت[2] کے نظر ڈالے اُس پر گناہ لکھا جاتا ہے۔

حکایت (۹۶۸) حضرت مسروقؒ کی پنڈلیاں کیوں ورم کر جاتی تھیں

مسروقؒ کی بی بی کہتی ہیں کہ اُن کو جب کسی نے دیکھا تو یہی پایا کہ کثرتِ نماز کے باعث اُن کی دونوں پنڈلیاں ورم کئے رہتی تھیں اور میں آپ کے پیچھے بیٹھ کر آپ کے حال پر ترس[3] کر کے رویا کرتی تھی۔

---

[1] بڑائی ۱۲ [2] دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا ۱۲ [3] خوف کھا کر ۱۲

اسود بن یزید کا نفس پر جہاد

حکایت (۹۶۹) اسود بن یزید عبادت میں اجتہاد کرتے اور گرمی میں روزہ رکھتے یہاں تک کہ اُن کا جسم سبز اور زرد ہو جاتا تو علقمہ بن قیس ان سے کہتے کہ تم اپنے نفس کو کیوں عذاب[1] دیتے ہو فرماتے کہ میں تو اس کی تکریم چاہتا ہوں اور آپ کا دستور تھا کہ روزہ اتنا رکھتے کہ بدن سبز پڑ جاتا اور نماز اتنی پڑھتے کہ گر پڑتے۔ ان کے پاس انس بن مالکؓ اور حسنؒ تشریف لے گئے[2] اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو ان امور کا حکم نہیں کیا یعنی اتنا اجتہاد فرض نہیں پھر کیوں کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو غلام مملوک[3] ہوں۔ مسکنت[4] اور عاجزی کی کسی چیز کو بدوں کئے نہیں چھوڑتا۔

قبر کے اندر نماز پڑھنے کی تمنا

حکایت (۹۷۰) ثابت بنانیؒ کے حال میں ہے کہ ان کو نماز بہت محبوب[5] تھی اس لئے دعا مانگا کرتے کہ الٰہی اگر تو کسی کو قبر میں اپنی نماز کی اجازت دے تو مجھی کو اجازت دینا کہ اپنی قبر میں نماز پڑھوں۔

حضرت جنیدؒ کا قول

حکایت (۹۷۱) حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سریؒ سے زیادہ عابد کسی کو نہیں دیکھا کہ اٹھانوے برس کی عمر ہوئی تھی مگر بجز مرض موت[6] کے کبھی کسی نے لیٹے ہوئے اُن کو نہ دیکھا۔

---

[1] تکلیف ۱۲ [2] عزت ۱۲ [3] غلام تابعدار ۱۲ [4] عاجز ۱۲ [5] پیاری ۱۲ [6] وہ بیماری جس میں مر جائے

علم نے میرے باطن کو پختہ کر دیا ہے

حکایت (۲ ۷ ۹) ابو محمد مغازلی کہتے ہیں کہ ابو محمد جریری ایک سال تک مکہ معظمہ میں مجاور رہے نہ سوئے نہ کلام کیا، نہ ستون نہ دیوار سے تکیہ لگایا، نہ ٹانگیں پھیلائیں - ایک روز ان کے پاس ابوبکر کتانی گئے اور سلام کے بعد کہا کہ آپ اس اعتکاف پر کس چیز سے قادر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ جس علم نے میرے باطن کو پختہ کر رکھا ہے اسی نے میرے باطن کی مدد کی ہے۔ کتانی اپنا سر نیچا کر کے سوچتے ہوئے چل دیئے۔

مجھے کنگھی کرنے کی فرصت کہاں

حکایت (۳ ۷ ۹) کسی نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ اپنی ڈاڑھی میں کنگھی کر لیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو بس میں بیکار ہوں۔

حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا طریقہ

حکایت (۴ ۷ ۹) حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ فرماتے کہ یہ رات رکوع کی ہے اس رات کو ایک ہی رکوع میں صبح کرتے اور جب دوسری رات آتی تو فرماتے کہ یہ سجدہ کی رات ہے اس کو سجدہ ہی میں بسر کرتے۔

حضرت عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول تھوڑی سی مشقت کر لینے دو

حکایت (۵ ۷ ۹) منقول ہے کہ جب عتبہ غلام تائب ہوئے تو کھانے اور پینے کی طرف راغب[۱] نہ ہوتے۔

[۱] متوجہ رغبت کرنیوالے ۱۲

ان کی مادرِ مشفقہ[1] ان سے کہتیں کہ بیٹا اپنے نفس پر نرمی کرو وہ جواب دیتے کہ میں آرام ہی کا طالب ہوں تھوڑی سی مشقت مجھے کرلینے دو پھر مدتوں تک آرام کروں گا۔

حکایت (۹۷۶) حضرت مسروقؒ کا حج جب سوئے سجدہ میں سوئے

منقول ہے کہ حضرت مسروقؒ نے حج کیا تو جب سوئے سجدہ ہی کی حالت میں سوئے۔

حکایت (۹۷۷) جب عمر چالیس برس ہوگئی سونا بستر پر موقوف

عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ بزرگانِ سلف[2] میں سے جب کوئی چالیس برس کا ہوتا تو اپنا بستر تہ کر دیتا۔ یعنی تمام رات میں سونا بالکل موقوف کر دیتا۔

حکایت (۹۷۸) جوانی میں ہر روز ہزار رکعات، بڑھاپے میں پانچسو

کہمس بن الحسنؒ ہر روز ہزار رکعت پڑھتے پھر اپنے نفس سے کہتے کہ اے سب برائیوں کی جڑ اٹھ کھڑا ہو۔ جب آپ ضعیف[3] ہوگئے تو پانچسو پر اکتفا کی اور رویا کرتے کہ افسوس میرا عمل آدھا رہ گیا۔

---

[1] مہربان ماں ۱۲ [2] گذشتہ زمانہ کے بزرگ ۱۲ [3] کمزور ۱۲ ؎

ربیع ابن خیثمؒ کا نفس سے جہاد

حکایت (۹۷۹) ربیع بن خیثمؒ کی لڑکی ان سے کہا کرتی کہ باباجان یہ کیا بات ہے کہ سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے آپ فرماتے کہ بیٹی مجھ کو آگ کا ڈر[1] ہے اور جب ان کی ماں نے ان کا حال رونے اور جاگنے کا دیکھا تو کہا کہ بیٹا تو نے شاید کسی کو مار ڈالا ہے جو ایسا رہتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ان کی ماں نے کہا کہ وہ شخص کون تھا کہ ہم اس کے رشتہ داروں کو ڈھونڈیں کہ وہ تجھ کو خون معاف کر دیں اس لئے کہ تیرا حال اگر وہ دیکھیں گے تو ضرور ترس کھا[2] کر معاف کر دیں گے۔ آپ کہتے وہ تو میرا نفس ہے۔

حضرت بشر بن الحارثؒ کے حالاتِ عالیہ

حکایت (۹۸۰) بشر بن الحارثؒ کے بھانجے جن کا نام عمرو ہے کہتے ہیں کہ میرے ماموں بشر بن الحارثؒ میری ماں سے کہتے کہ بہن میری پسلیاں اور تہی گاہ مجھ میں گرتی ہیں میری ماں نے کہا کہ بھائی اگر تم کہو تو تمہارے واسطے ایک مٹھی میدہ کا اپنے پاس سے حریرہ بنا دوں اس کو پیو گے تو کچھ توانائی[3] تم میں آجائے گی۔ ماموں صاحب نے جواب دیا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ نہ پوچھے کہ تیرے پاس آٹا کہاں سے آیا پھر میں کیا جواب دوں گا۔ میری ماں رونے لگی اور وہ خود بھی روئے اور اُن کے ساتھ میں بھی رو دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ

---

[1] ڈر، [2] رحم کھا کر ۱۲ [3] طاقت ۱۲

میری ماں نے جب ان کا حال دیکھا کہ شدت[1] بھوک سے سانس کمزور ہو گیا تو ان سے کہا کہ بھائی کیا اچھا ہوتا کہ تمہاری ماں سے میں پیدا نہ ہوتی اس لئے کہ تمہارا حال دیکھ کر میرا جگر ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہن میں بھی یہی کہتا ہوں ؎

مرا اے کاشکی کہ مادر نمی زاد ٭ وگر میزاد کس شیرم نمی داد

میری ماں اُن کے لئے شب و روز رویا کرتی۔

حکایت (۱۸۹) حضرت اویسؒ کی بیماری محبت کی بیماری تھی

ربیعؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت اویسؒ کی خدمت میں آیا تو اُن کو نمازِ فجر پڑھ کر بیٹھا پایا۔ میں بھی بیٹھ گیا اور دل میں کہا کہ ان کے وظیفہ میں حارج[2] نہ ہونا چاہئے۔ آپ اپنی جگہ سے نہ ہلے یہاں تک کہ ظہر پڑھی اور ظہر کے وقت سے عصر تک برابر نماز پڑھتے رہے بعد عصر پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور مغرب تک بیٹھے رہے نمازِ مغرب کے بعد پھر اپنی بیٹھک پر جمے یہاں تک کہ عشاء پڑھی۔ پھر اسی جگہ جم گئے یہاں تک کہ نمازِ صبح پڑھی پھر جو بیٹھے تو سو گئے پھر فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسی آنکھوں سے جو سو جائیں اور ایسے شکم سے جو سیر نہ ہو۔ میں نے دل میں کہا کہ مجھ کو ان سے اسی قدر کافی ہے۔ پھر میں واپس آیا اور ایک شخص نے حضرت اویسؒ سے پوچھا کہ یہ کیا سبب ہے کہ آپ بیمار جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں بیمار نہ ہوں

[1] سختی ۱۲ [2] حرج کرنے والا رد کنے والا ۱۲

تو کیا ہوں کہ بیماروں کو کھانا ملتا ہے اور اویس نہیں کھاتا بیمار سوتے ہیں اور اویس نہیں سوتا۔

بھلا نیند کیسے آتی رات بھر تو جنت و دوزخ دیکھتا رہا!!

حکایت (۹۸۲) ایک عابد بزرگ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو نمازِ عشاء سے فارغ ہو چکے ہیں میں آپ کو دیکھنے کے لئے بیٹھ گیا آپ نے آپ کو ایک کمبل میں لپیٹ کر لیٹ رہے اور ساری رات کروٹ بھی نہ لی یہاں تک کہ صبح ہوئی اور مؤذن[1] نے اذان دی پھر آپ اُٹھ کر نماز میں شریک ہوئے اور وضو نہ کیا۔ یہ بات میرے دل میں کھٹکی میں نے آپ سے کہا کہ آپ تمام رات تو لیٹ کر سوتے رہے پھر نیا وضو نہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں تو رات بھر کبھی جنت کے باغوں میں دوڑتا رہا اور کبھی دوزخ کے جنگلوں میں۔ بھلا اس صورت میں نیند آیا کرتی ہے۔

حضرت ثابتؒ نماز پڑھتے پڑھتے ایسا تھک جاتے تھے کہ بستر تک پہنچنا مشکل ہو جاتا!

حکایت (۹۸۳) ثابت بنانیؒ کہتے ہیں کہ میں ایسے لوگوں سے ملا ہوں کہ نماز پڑھتے پڑھتے اتنا تھک جاتے تھے کہ اپنے بستر پر بدون

---

[1] اذان دینے والا ۱۲

گھٹنیوں چلنے کے نہیں آسکتے تھے۔

حکایت (۹۸۴) چالیس سال تک اپنی کمر زمین پر نہیں لگائی

کہتے ہیں کہ ابوبکر بن عباس نے چالیس برس زمین پر اپنی کمر نہیں لگائی اور اُن کی ایک آنکھ میں پانی اُتر آیا بیس برس تک اُن کے گھر والوں کو خبر نہ ہوئی کہ ایک آنکھ سے نہیں سوجھتا۔

حکایت (۹۸۵) ہر روز پانچسو رکعت پڑھتے تھے

منقول ہے کہ سمنونؒ کا وظیفہ ہر روز پانچسو رکعتیں تھیں۔

حکایت (۹۸۶) ایک دن میں اکتیس ہزار بار قل ہو اللہ پڑھا

ابوبکر مطوعی کہتے ہیں کہ جوانی میں ایک رات دن میں اکتیس ہزار دفعہ قل ہو اللہ پڑھا کرتا تھا۔ یا چالیس ہزار مرتبہ۔ راوی کو شک ہے کہ کون سا عدد فرمایا۔

حکایت (۹۸۷) میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے

منصور بن معتمر ایسے حال سے رہتے کہ اگر کوئی دیکھے تو کہے کہ اس شخص پر کوئی مصیبت بھاری پڑی ہے یہ حال رہتا کہ آنکھیں نیچے کو آواز پست[1] ہر وقت چشم تر اگر ذرا ہلاؤ تو آٹھ آٹھ آنسو گریں۔ اُن کی ماں اُن سے کہتی تو اپنے نفس پر یہ کیا

[1] کم آواز

کرتا ہے تمام رات رویا کرتا ہے چپ نہیں ہوتا شاید بیٹا تو نے کوئی خون کیا ہے یا کیا بات ہے۔ وہ جواب دیتے کہ اے ماں میں ہی جانوں ہوں جو میں نے اپنے نفس پر کیا ہے۔

حکایت (۹۸۸) حضرت عامرؒ بن عبداللہ کی شب بیداری اور مجاہدہ

کسی نے عامر بن عبداللہ سے پوچھا کہ تم شب بیداری اور دوپہر کی پیاس پر کیسے صبر کرتے ہو انہوں نے فرمایا کہ وہ صرف اس طرح ہے کہ دن کے کھانے کو رات پر ٹال دیا اور رات کے سونے کو دن پر حوالہ کر دیا یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ اور یہ فرمایا کرتے کہ میں نے جنت کی مثال اور چیز نہیں دیکھی جس کا طالب سو گیا ہو اور نہ دوزخ کی مثل جس سے گریز کرنے والا سوتا ہو۔ اور جب رات آتی تو کہتے کہ آگ کی حرارت نے خواب کو کھو دیا پھر صبح تک نہ سوتے۔ جب دن ہوتا تو کہتے کہ حرارتِ آتش نے نیند دور کر دی اور شام تک نہ سوتے۔ اور جب پھر رات ہوتی تو کہتے کہ جو ڈرتا ہے سو شام ہی سے چل دیتا ہے اور صبح کے وقت لوگوں کو رات کا چلنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

ایک بزرگ کا قول کہ میں نے چار ماہ تک عامر بن قیس کو سوتے نہیں دیکھا

حکایت (۹۸۹) بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ میں عامر بن قیس کے ساتھ

چار مہینے رہا میں نے اُن کو کبھی نہ دیکھا کہ رات کو یا دن کو سوئے ہوں۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حال

حکایت (۹۹۰) ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھیوں میں سے راوی ہے کہ میں نے آپ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو داہنی طرف کو پھر بیٹھے اور آپ پر کچھ اثر غم کا تھا آفتاب کے نکلنے تک آپ ویسے ہی رہے پھر اپنا ہاتھ پلٹا اور فرمایا کہ بخدا میں نے اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آج اُن کے مثل کوئی امر نہیں پایا جاتا وہ لوگ صبح کو میلے زرد رنگ الجھے بال اُٹھتے رات کو سجدہ و نماز میں کاٹ دیتے خدا کی کتاب پڑھتے اور پاؤں اور پیشانیوں کو باری باری زور دیتے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تو ایسا ہلتے جیسا درخت تند ہوا کے دن ہلتا ہے اور اُنکی آنکھوں سے آنسو اتنے جاتے کہ اُن کے کپڑے تر ہو جاتے۔ آپ لوگوں کا یہ حال ہے کہ رات کو خوب غافل ہو کر سوتے ہیں۔

ابو مسلم خولانی کا اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ

حکایت (۹۹۱) ابو مسلم خولانی نے ایک کوڑا اپنے گھر کی نماز گاہ میں لٹکا رکھا تھا اس سے اپنے نفس کو ڈراتے اور کہا کرتے کہ اُٹھ کھڑا ہو نہیں تو یقین جان کہ تجھ کو اتنا رگید دوں گا کہ تو ہی تھکے گا میرا کچھ نہ جائے گا۔ پھر جب اُن پر سستی آتی تو کوڑا لیکر

۱؎ بات کا محکم ۱۲

اپنی پنڈلیوں میں مارتے اور کہتے کہ میری سواری کی نسبت تو تو ہی زیادہ تر سزاوار مارنے کا ہے۔

حکایت (۹۹۲) دیدارِ حق کے شوق میں مجاہدہ

صفوان بن سلیم کی دونوں پنڈلیاں کثرتِ قیام سے رہ گئی تھیں اور اجتہاد میں اس درجہ کو پہنچ گئے تھے کہ اگر بالفرض اُن سے کہا جاتا کہ قیامت کل ہو گی تو اُن کے اعمالِ معمولی میں کچھ زیادتی نہ ہونے پاتی۔ ان کا دستور تھا کہ جاڑے کے دنوں میں چھت پر سوتے اور گرمیوں میں کوٹھری کے اندر تاکہ سردی اور گرمی کی تکلیف کی وجہ سے نیند نہ آئے۔ موت اُن کی حالتِ سجدہ میں ہوئی۔ یہ دعا مانگا کرتے کہ الٰہی میں تیری ملاقات چاہتا ہوں تو میرے ملنے کو پسند فرما۔

حکایت (۹۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تلاوتِ قرآنِ کریم

حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں ایک روز صبح کو اُٹھا اور میرا معمول تھا کہ صبح اُٹھ کر اول اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں جا کر اُن کو سلام کرتا اس روز جو گیا تو دیکھا کہ آپ نمازِ چاشت پڑھ رہی ہیں اور رات میں یہ آیت "فمنّ اللہ علینا ووقانا عذاب السموم" پڑھ پڑھ کر رو رہی ہیں میں کھڑے کھڑے تھک گیا اور اُن کا وہی حال رہا جب میں نے دیکھا کہ اُنکو ابھی دیر ہے بازار کو چلا گیا کہ اول اپنے کام سے فراغت پاؤں تو پھر آؤں گا

لہ کوشش مجاہدہ ۲ے کاموں ۳ے اللہ نے ہم پر احسان کیا اور عذاب سموم سے بچایا ۱۲ ۴ے گرم ہوا اور دوزخ

میں کام سے فراغت کے بعد جو آیا تو پھر بھی اُن کو اسی حال میں پایا کہ روتی جاتی تھیں اور دعا مانگتی تھیں اور اس آیت کو مکرر[1] پڑھتی تھیں۔

حکایت (۹۹۴) ایک پاؤں پر کھڑے رہ کر عشار کی وضو سے فجر پڑھنا

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جب ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن اسود حج کے ارادہ سے آکر اُترے تو اُن کے پاؤں میں کچھ مرض ہو گیا تو آپ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر عشار کے وضو سے صبح کی نماز پڑھا کرتے۔

حکایت (۹۹۵) حضرت عتبہ غلام کا خوفِ حق سے چیخیں مارنا

جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ عتبہ غلام رات کو تین چیخوں میں بسر کیا کرتے۔ اس طرح سے کہ جب نمازِ عشار سے فارغ ہوتے اپنا سر دونوں زانو کے درمیان رکھ کر فکر کرتے۔ جب سوم حصہ شب گذرتا ایک چیخ مارتے پھر گھٹنوں میں سر دیکر فکر کرنے لگتے۔ جب ایک تہائی اور گذر جاتی تو پھر ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ تیسری چیخ صبح کو مارا کرتے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کا حال کسی بصرہ کے رہنے والے سے کہا اُس نے کہا کہ تم اُن کی چیخوں پر خیال مت کرو بلکہ یہ سوچو کہ دو چیخوں کے درمیان اُن پر کیا کیفیت گذرتی ہوگی کہ وہ چیخ مارتے تھے۔

---

[1] بار بار ۱۲

حکایت (۹۹۶) حضرت ربیعہؓ اور اُن کے اہل و عیال کی شب بیداری

قاسم بن راشد شیبانی کہتے ہیں کہ محصب میں ہمارے پاس ربیعہؓ اپنی زوجہ[1] اور دختروں[2] سمیت ٹھہرے ہوئے تھے اُن کا دستور تھا کہ بہت رات سے اُٹھ کر نماز پڑھا کرتے جب سحر ہوتی تو زور سے پکارتے کہ اے آرام کرنیوالو کیا اس تمام رات سوؤ گے اور اُٹھ کر چلد گے نہیں یہ سُن کر سب اُٹھ بیٹھتے تھے کوئی روتا تھا، کوئی دعا مانگتا تھا، کوئی تلاوت کرتا، کوئی وضو کرتا۔ جب فجر ہوتی تو زور سے کہتے کہ صبح کے وقت لوگ رات کے چلنے کو اچھا جانا کرتے ہیں۔

حکایت (۹۹۷) ایک ولی کی حالت پہاڑوں میں

بعض صلحا سے منقول ہے کہ بیت المقدس کے پہاڑوں میں پھرتا تھا اتفاقاً ایک جنگل میں آیا اور ایک آواز زور کی سُنی اور وہ پہاڑ اس کا جواب دیتے تھے اور بڑی گونج تھی میں اس آواز کے درپے ہوا تو ایک باغ میں پہنچا جو درختوں سے چھپا ہوا تھا اُس میں ایک شخص کو دیکھا کہ کھڑا ہوا اس آیت کو مکرر پڑھ رہا ہے "یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا و ما عملت من سوء تود لو ان بینہا و بینہ امدا بعیدا و یحذرکم اللہ نفسہ" میں اس کے پیچھے بیٹھ کر سُننے لگا وہ یہی پڑھتا رہا یکایک ایک چیخ مار کر بیہوش ہو گیا۔ میں نے کہا افسوس یہ میری نحوست[3] سے ایسا ہو گیا۔ پھر میں اس کے

[1] بیوی ۱۲ [2] بیٹیوں ۱۲ [3] منحوس پنا ۱۲

افاقہ کا منتظر رہا۔ ایک گھنٹہ کے بعد اُس کو ہوش ہوا میں نے سنا کہ یہ کہتا ہے الٰہی میں تجھ سے دروغ گویوں کے مقام سے پناہ مانگتا ہوں اور جھوٹے مدعیوں[1] کے سے اعمال سے اور غافلوں کی سی رُوگردانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے ہی لئے خوف کرنے والوں کے دل خشوع کرتے ہیں تیرے ہی طرف قصورواروں کی توقع جھکتی ہے۔ تیری ہی عظمت[2] کے لئے عارفوں کے دل ذلیل ہوئے ہیں پھر اپنے دونوں ہاتھ جھاڑے اور کہا کہ مجھ کو دنیا سے کیا سروکار اور اُس کو مجھ سے کیا علاقہ۔ اے دنیا جو تجھ جیسا ہو اُسی کے پاس جا اور جو تجھ کو پسند کرے اُنہیں کو جا کر اپنی آسائش[3] اور ہزاروں طرح کے آرام سے فریب دے۔ پھر کہا کہ بھلے لوگ کہاں گئے زمانہ گذشتہ کے آدمی کدھر ہیں مٹی میں سڑتے ہیں اور چند روز میں فنا ہو جاتے ہیں۔ میں نے اُس کو پکارا کہ اے بندۂ خدا میں آج دن بھر سے تیرے پیچھے تیرے فراغت پانے کا منتظر ہوں اُس نے کہا بھلا اُس شخص کو فراغت کس طرح ہو گی جو زمانہ سے بیشی چاہتا ہے اور زمانہ اُس سے بیشی[4] چاہتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں موت اس کے نفس پر سبقت نہ کر جائے یا وہ شخص کیسے فارغ ہو جس کے دن تو گذر گئے ہوں اور اُس کے گناہ رہ گئے ہوں۔ پھر اُس نے میری طرف سے دھیان پھیرا خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ان گناہوں کے واسطے تو ہی ہے اور ہر شدت[5] کے واسطے جس کے آنے کی مجھ کو توقع ہے۔ اور یہ آیت پڑھی

---

[1] جھوٹے دعویٰ کرنیوالے ۱۲ [2] بزرگی بندگی ۱۲ [3] آرام ۱۲ [4] آگے بڑھنا ۱۲ [5] سختی ۱۲

وبدا لہم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون۔ پھر ایک اور چیخ ماری کہ پہلی چیخ کی نسبت بہت زیادہ تھی اور بیہوش ہو کر گر پڑا میں نے کہا کہ اس کا دم نکل گیا۔ میں اس کے قریب گیا دیکھا تو تڑپ رہا ہے پھر افاقہ پایا اور کہنے لگا کہ میں کون ہوں اور میرا خطر کیا ہے تو اپنے فضل سے میری برائی معاف کر اور اپنے پردہ رحمت میں مجھ کو چھپا اور اپنے کرم ذاتی سے میرے گناہوں سے درگزر فرما۔ جس وقت کہ میں تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ میں نے اُس سے کہا کہ قسم ہے تجھ کو اس ذات کی جس کی توقع[1] اور اعتماد تو اپنے لئے رکھتا ہے مجھ سے کچھ کلام کر لو۔ اُس نے کہا کہ کلام اس سے جا کر کرو جس کے کلام سے تم کو کچھ فائدہ ہو اور اس شخص کے کلام کو جانے دو جس کو گناہوں نے تباہ کر دیا ہو میں اس جگہ میں نہ معلوم کس مدت سے ابلیس[3] سے لڑتا ہوں اور وہ مجھ سے لڑتا ہے آج تک میرا کوئی مددگار نہ ملا کہ اس مصیبت سے مجھ کو نکالتا ایک تو آیا ہے تو مجھ سے علیحدہ ہی رہ اس لئے کہ تو نے میری زبان کو بیکار کر دیا اور اپنی بات کی طرف میرے دل کو تھوڑا سا مائل کر لیا میں تیرے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے غصہ سے مجھ کو پناہ دے اور اپنی رحمت سے مجھ پر فضل کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کا ولی ہے ایسا نہ ہو کہ کہیں میں اس کو باتوں میں مشغول کر دوں تو اسی جگہ مجھ پر عذاب آئے۔ اس خیال سے

---

[1] امید ۱۲ [2] بھروسہ ۱۲ [3] شیطان ۱۲

میں اس کو چھوڑ کر واپس آیا۔

حکایت (۹۹۸) موت کا خیال اور مناجات بارگاہِ ایزدی میں

ایک اور نیک بخت روایت کرتے ہیں کہ میں سفر میں چلتے چلتے ایک درخت کی طرف کو گیا کہ اس کے نیچے ذرا دم لوں دیکھا تو ایک بوڑھا مجھ پر چڑھا آتا ہے اور کہتا ہے کہ اُٹھ کھڑا ہو کہ موت ہی نہیں پھر سامنے ہی کو چلدیا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور سُنا کہ یوں کہتا تھا " کل نفس ذائقۃ الموت[1] الٰہی میرے لئے موت میں برکت کر۔ میں نے کہا کہ بعد موت کے بھی اس نے کہا کہ جو شخص بعد موت کے حالات کا یقین کرے وہ احتیاط اور خوف کے مارے چلنے کے لئے دامن اُٹھائے رہے گا دنیا میں اس کے رہنے کی جگہ نہ ہوگی پھر کہا کہ اے وہ شخص جس کی ذات کے لئے تمام چہرے ذلیل ہیں اپنا دیدار دکھا کر میرے چہرے کو نورانی کر اور میرے دل کو اپنی محبت سے بھر دے اور فردائے قیامت میں اپنے سامنے کی جھڑکی کی فضیحت[2] سے محفوظ رکھ اب تجھ سے مجھے شرم آنے کا وقت آ پہنچا اور تجھ سے رُو گرداں[3] رہنے سے اب میں باز آیا اگر تیرا حلم نہ ہوتا تو مجھ کو میری موت بھی نہ کھپاتی اور اگر تیرا عفو[4] نہ ہوتا تو میری توقع تیرے پاس کی چیزوں تک نہ پھیلتی پھر وہ شخص مجھ کو چھوڑ کر چلا گیا۔

---

[1] ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے ۱۲ [2] رسوائی ۱۲ [3] منھ پھیرنا ۱۲ [4] معاف کرنا ۱۲

قیامت کا خوف اور اپنے نفس پر جہاد

حکایت (۹۹۹) کرز بن دبرہ کا دستور تھا کہ ایک روز میں تین بار ختم قرآن مجید کیا کرتے اور عبادات میں اپنے نفس پر مجاہدہ[1] بہت کرتے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم اپنے نفس پر بہت مجاہدہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ دنیا کی عمر کتنی ہے کہا کہ سات ہزار برس۔ انہوں نے پوچھا کہ قیامت کے دن کی کیا مقدار ہے۔ کہا پچاس ہزار برس آپ نے فرمایا کہ سات دن کا کام کرنے سے اگر تم اس قیامت کے دن سے بے خوف ہو جاؤ تو اس بات سے تم عاجز نہیں ہو۔ اس قول سے ان کی غرض یہ ہے کہ اگر بالفرض آدمی دنیا کے برابر سات ہزار برس جیوے اور نفس پر اس لئے مجاہدہ کرے کہ اس ایک روز سے جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے نجات پائے تب بھی اُس کو بہت فائدہ ہے۔

حضرت حبیبہ عدویہ کے مجاہدات و مناجات بارگاہِ الٰہی میں !!

حکایت (۱۰۰۰) اب ہم کچھ تھوڑا سا حال مجتہد عورتوں کا لکھتے ہیں۔ حبیبہ عدویہ کے حال میں لکھتے ہیں کہ ان کا معمول تھا کہ جب نماز عشاء پڑھ چکتیں تو اپنی چھت پر کھڑی ہوتیں اور کرتا اور دوپٹہ خوب کس کر کہتیں کہ الٰہی ستارے چمک پڑے اور آنکھیں سو گئیں بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ہر ایک حبیب اپنے حبیب کے ساتھ تنہا ہوا اب میں

---

[1] نفس پر اللہ کی راہ میں مشقت برداشت کرنا ۱۲

تیرے سامنے کھڑی ہوں پھر نماز پڑھتی رہتیں جب فجر ہو جاتی تو کہتیں کہ الٰہی رات نے منہ موڑا اور دن روشن ہو گیا مجھے معلوم نہیں کہ تو نے مجھ سے یہ رات قبول فرمائی تو میں مبارکبادی اپنے آپ کو دوں یا تو نے نامنظور کی تو تعزیت[1] کروں۔ قسم ہے تیری عزت کی جب تک تو مجھ کو باقی رکھیگا اپنا طریق یہی رکھوں گی اور اگر تو اپنے دروازہ سے مجھ کو جھڑک دیگا تو میں ہرگز نہ ٹلوں گی اس لئے کہ میرے جی میں تیرے کرم اور جود سے بہت کچھ ہے۔

حضرت عجردہ کی شب بیداری

حکایت (۱۰۰) عجردہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نابینا تھیں رات بھر جاگتیں جب صبح ہوتی تو ایک آواز دردناک سے کہتیں کہ عابدوں نے تیرے ہی لئے تاریکی شب کو بسر کیا تیری رحمت اور فضل مغفرت کی طرف سبقت کرتے ہیں الٰہی میں تیرے ہی ذریعہ سے تجھ سے سوال کرتی ہوں کسی اور کے ذریعہ سے نہیں مانگتی کہ تو مجھ کو سابقین اولین کے زمرہ[2] میں کر دے اور مجھ کو علیین میں مقربوں کے درجے تک پہنچا دے اور اپنے نیک بخت بندوں میں شامل کر دے تو سب اکرم ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین اور سب بڑوں کا بڑا ہے پھر سجدہ کے لئے ایسی طرح گرتیں کہ اس کے دھماکے کی آواز سنائی دیتی۔ پھر صبح تک دعا مانگتیں اور روتی رہتیں۔

---

[1] اظہار غم ۱۲ [2] جماعت ۱۲

حضرت شعوانہ کے حالات گریہ وزاری

حکایت (۱۰۰۲) یحییٰ بن بسطام کہتے ہیں

کہ میں شعوانہ کی مجلس میں حاضر ہوتا اور جو کچھ اُن کی فریاد وزاری ہوتی اس کو دیکھا کرتا۔ ایک بار میں نے اپنے ایک یار سے کہا کہ چلو جب یہ تنہا ہوں تو ان سے کہیں کہ اپنے نفس پر کچھ نرمی کریں اس نے کہا کہ اختیار ہے چلو۔ ہم اُن کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اگر آپ اپنے نفس پر نرمی کریں اور اتنا نہ رویا کریں جو تمہاری مراد ہے اس پر یہ بات زیادہ ممدؔ ہو گی وہ یہ بات سُن کر رو پڑیں پھر کہا میں تو یہ چاہتی ہوں کہ اتنا روؤں کہ میرے تن میں آنسو نہ رہے پھر خون رویا کروں یہاں تک کہ کسی میرے عضو میں ایک قطرہ خون کا باقی نہ رہے مگر مجھے رونا کہاں آتا ہے۔ میں کب روتی ہوں۔ اسی جملہ کو بہت دفعہ کہا کہ میں کہاں روتی ہوں پھر بیہوش ہو گئیں۔

حضرت شعوانہ کی اپنی بہن کو دو نصیحتیں

حکایت (۱۰۰۳) محمد بن معاذ کہتے ہیں کہ مجھ

سے ایک عابد عورت نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل کی گئی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ تمام اہل جنت اپنے اپنے دروازہ پر کھڑے ہیں میں نے پوچھا کہ جنت والے کیوں کھڑے ہیں مجھ سے کسی نے کہا کہ اُس عورت کے انتظار میں کھڑے ہیں جس کے لئے جنتیں آراستہ کی گئی ہیں میں نے کہا کہ وہ عورت کون ہے مجھ سے کسی نے کہا کہ ایک کالی

ل مددگار ۱۲ ؎ جوڑ ۱۲۔

لونڈی ایلہ کے لوگوں کی ہے جس کو شعوانہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وہ تو میری بہن ہے۔ میں اسی گفتگو میں تھی کہ اتنے میں وہ ایک اونٹنی پر سوار ہوا ہیں اُڑتی آپہنچی جب میں نے ان کو دیکھا تو پکار اکر بہن تم تو مجھ سے محبت کیا کرتی ہو اپنے رب سے دعا کرو کہ مجھ کو بھی تمہارے ساتھ ملا دے انہوں نے تبسم کیا اور فرمایا کہ ابھی تیرے آنیکا وقت نہیں آیا مگر میری دو باتیں یاد کرے اول تو یہ کہ اپنے دل پر مدام[1] غم[2] رکھنا۔ دوئم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے ہوائے نفس[3] پر مقدم[4] رکھنا پھر انشاء اللہ تعالےٰ تجھ کو نقصان نہ ہوگا کبھی تیری موت آ دے۔

حضرت سریہ کی حضوری

حکایت (۱۰۰۴) ابو ہاشم قرشی کہتے ہیں کہ ایک عورت یمن کی باشندہ جسکو سریہ کہتے تھے ہمارے ایک مکان میں آکر ٹھیری میں اس کی فریاد وزاری رات رہے سے سُنا کرتا۔ ایک روز میں نے اپنے خادم سے کہا کہ اس عورت کو جھانک کر دیکھ کہ کیا کرتی ہے اُس نے جو دیکھا تو معلوم کیا اور کچھ نہیں کرتی یہ کرتی ہے کہ اپنی نظر آسمان کی طرف سے نہیں ہٹاتی اور قبلہ رُخ بیٹھی ہوئی کہہ رہی ہے کہ تو نے سریہ کو پیدا کیا پھر اپنی نعمت سے اس کو غذا دی اور ایک حال سے دوسرے میں رکھا تیرے سب احوال اس کے حق میں اچھے ہیں تیرے مصائب اس کے عندیے میں سلوک ہیں اور وہ باوجود اس کے اپنے آپ کو تیرے غصہ کے لئے معترض ہوتی ہے کہ بے تامل تیری نافرمانی کی

---

[1] ہمیشہ [2] غم ۱۲ [3] نفس کی خواہشات ۱۲ [4] آگے پہلے ۱۲

جرأت کرتی رہتی ہے کیا تو یہ جانتا ہے کہ وہ یہ گمان کرتی ہوگی کہ تو اسکے افعال بد نہیں دیکھتا ہوگا حالانکہ تو علیم[1] اور خبیر[2] اور ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت غفیرہ کی اللہ کے ذکر میں مشغولیت

حکایت (۱۰۰۵) احمد بن علی کہتے ہیں کہ ہم نے غفیرہ کے پاس جانے کی اجازت چاہی انہوں نے ہم کو اجازت نہ دی ہم دروازے ہی پر پڑے رہے اور کہیں نہ ملے جب ان کو معلوم ہوا تو وہ دروازہ کھولنے کو کھڑی ہوئیں اور یہ کہہ کر دروازہ کھولا کہ الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتی ہوں اس شخص سے جو مجھ کو تیرے ذکر سے روکے ہم اندر گئے اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری ضیافت[3] میرے گھر میں یوں کرے کہ تمہاری مغفرت فرماوے پھر ہم سے کہا کہ عطائے سلمی نے چالیس برس آسمان کی طرف نگاہ نہ کی اور ایک نگاہ نے جو ان پر خیانت کی تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور پیٹ میں کوئی پردہ پھٹ گیا کاش[4] غفیرہ اپنا سر اٹھائے اور نافرمانی نہ کرے اور کیا اچھا ہو کہ اگر نافرمانی کی ہے تو اس کو دوبارہ نہ کرے۔

حضرت بریرہ کے عجیب حالات اور تعلق مع اللہ

حکایت (۱۰۰۶) ابن علائے سعدی کہتے ہیں کہ میرے چچا کی لڑکی کا نام بریرہ تھا وہ عابدہ تھیں اور قرآن شریف بہت پڑھا کرتی تھیں جب ایسی آیت پر آتیں کہ اس میں دوزخ کا ذکر

---

[1] جاننے والا ۱۲ [2] خبر رکھنے والا ۱۲ [3] مہمانی ۱۲ [4] کیا اچھا ہو ۱۲

ہوتا تو روتیں اسی طرح کیا کرتیں یہاں تک کہ رونے کی کثرت سے اُن کی آنکھیں جاتی رہیں۔ اس کے چچازاد بھائیوں نے آپس میں کہا کہ چلو ان کو کثرتِ گریہ[1] کے باب میں ملامت[2] کریں ہم سب کے سب ان کے پاس گئے۔ اور پوچھا کہ بریرہ تم کیسی ہو۔ جواب دیا کہ مہمان ہیں اجنبی زمین میں پڑے ہیں اور اس کے منتظر ہیں کہ کب کوئی ہم کو بلائے اور ہم جائیں۔ ہم نے کہا کہ پھر یہ رونا کب تک رہے گا آنکھیں تو جاتی رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر میری آنکھوں کو خدا کے یہاں کچھ بہتری ہے تو دنیا میں جو کچھ ان میں سے جاتا رہا اس سے انکا کیا نقصان ہے اور اگر ان کو خدا کے یہاں برائی ہے تو اس سے زیادہ روؤں گی یہ کہہ کر منھ پھیر لیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہاں سے اُٹھ کھڑے ہو ان کا حال کچھ اور ہی ہے اپنا سا حال نہیں۔

حضرت معاذہ ہر دن کو موت کا دن اور ہر رات کو موت کی رات خیال کرتیں

حکایت (۱۰۰۷) معاذہ عدویہ جب دن نکلتا تو کہتیں کہ یہ وہ دن ہے جس میں میں مروں گی اور شام تک کچھ نہ کھاتیں جب رات ہو جاتی تو کہتیں کہ اس رات میں میں مروں گی اور صبح تک نمازیں مصروف رہتیں۔

## قیام لیل کا شکریہ ہے کہ دن کو روزہ رکھیں	حکایت (۱۰۰۸) ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں

[1] زیادہ رونے پر ۱۲ [2] برا بھلا کہنا ۱۲

کہ میں ایک رات حضرت رابعہ کے یہاں رہا وہ اپنی محراب میں کھڑی ہوئیں اور میں مکان کے ایک گوشہ میں اور صبح تک ہم دونوں کھڑے رہے جب صبح ہوئی تو میں نے کہا کہ جس شخص نے ہم کو قوت اس رات کے قائم ہونیکی عنایت فرمائی اس کا شکر یہ کیا ہے۔ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ اس کا شکر یہ ہے کہ دن کو اس کے واسطے روزہ رکھیں۔

حکایت (۱۰۰۹) حضرت شعوانہؒ کی مناجات بارگاہِ ایزدی میں

شعوانہؒ اپنی دعا میں یوں کہا کرتیں کہ الٰہی مجھے تیرے ملنے کا نہایت شوق ہے اور تیرے بدلہ دینے کی بڑی توقع ہے تو وہ کریم ہے کہ تیرے یہاں توقع کرنے والوں کی امید نہیں ٹوٹتی نہ مشتاقوں[1] کا شوق تیرے یہاں نکما ہوا الٰہی اگر اب میری موت ہو اور کسی عمل نے مجھ کو تجھ سے نزدیک نہ کیا ہو تو اپنی بیماریوں کا ذریعہ گناہوں کے اقرار کو کرتی ہوں پس اگر تو معاف فرمائے گا تو تجھ سے بہتر اور کون ہے جو ایسا کرے اور اگر تو عذاب دیگا تو تجھ سے عادل[2] تر کون ہے الٰہی میں نے جو اپنے نفس کے لئے نظر کی تو اس پر ستم کیا اب اس کے واسطے تیرا حسن نظر رہا ہے اگر تو اس کا مطلب پورا نہ فرمائے گا تو اس کی خرابی اور تباہی ہے۔ الٰہی تو میری زندگی بھر مجھ پر احسان کرتا رہا تو اس احسان کو موت کے بعد قطع مت فرما اور جو شخص مجھ کو ایامِ حیات میں میرا ذمہ دار احسان کا رہا ہے اس سے مجھ کو توقع ہے کہ مرنے کے وقت بھی مجھ پر بخشش کرے۔

---

[1] شوق رکھنے والوں کو ۱۲ [2] بیکار ۱۲ [3] زیادہ انصاف کرنے والا ۱۲

الٰہی تو تو میری حیات میں ہمیشہ ذمہ دار میرے ساتھ سلوک ہی کا رہا تو پھر بعد مرنے کے تیرے حسنِ نظر سے کس طرح مایوس ہوں۔ الٰہی اگر میرے گناہوں نے مجھ کو ڈرایا ہے تو جو محبت مجھ کو تجھ سے ہے اس نے اطمینان دلایا ہے پس میرے معاملہ میں اسی طرح بھگتنا جو تیری شان کے موافق ہو اور اپنا فضل مکرر اس شخص پر کر جو جہل میں مغرور ہے۔ اگر تجھ کو میری رُسوائی[1] منظور ہوتی تو تو مجھ کو ہدایت نہ فرماتا اور اگر میری فضیحت مقصود ہوتی تو پردہ پوشی[2] کیوں کرتا پس جس سبب سے کہ تو نے ہدایت کیا اسی سے مجھ کو بہرور فرما اور جس باعث سے پردہ پوشی کی اسی کو ہمیشہ کر۔ الٰہی مجھے گمان نہیں کہ جس مطلب میں میں نے اپنی عُمر کاٹی اس کو تو نامنظور فرما کر مجھ کو ہٹا دے گا۔ الٰہی اگر میں نے گناہ نہ کیا ہوتا تو تیرے عذاب سے کیوں ڈرتی۔ اگر تیرا اکرم نہ پہچانتی تو تیرے ثواب کی توقع کیوں کرتی۔

حضرت رحلہ روزہ رکھتے رکھتے سیاہ اور روتے روتے اندھی ہو گئیں

حکایت (۱۰۱۰) خواص کہتے ہیں کہ ہم رحلہ عابدہ کے پاس گئے۔ ان کا حال یہ تھا کہ روزہ رکھتے رکھتے کالی پڑ گئی تھیں اور روتے روتے اندھی ہو گئی تھیں اور نماز پڑھتے پڑھتے بیسکی ہو گئی تھیں۔ نماز بیٹھے بیٹھے پڑھا کرتی تھیں۔ ہم نے ان کو سلام کیا اور کچھ بیان عفوِ الٰہی کا کیا تاکہ اُن پر معاملہ آسان ہو۔ انہوں نے یہ سُن کر ایک چیخ ماری اور فرمایا کہ من آنم کہ من دانم۔

---

[1] رسوائی ۱۲ [2] عیب چھپانا ۱۲

تیرے نفس کا حال مجھ ہی کو معلوم ہے اسی سے میرا دل زخمی اور جگر پارہ پارہ ہے میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش خدا تعالیٰ مجھ کو نہ پیدا کرتا اور میرا ذکر کچھ دنیا میں نہ ہوتا یہ کہہ کر پھر نماز پڑھنے لگیں۔

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی تنہائی اور فکرِ آخرت

حکایت (۱۰۱۱) لقمانؒ اکیلے بہت بیٹھا کرتے ان کا آقا ان کے پاس آتا اور کہتا کہ لقمان تم ہمیشہ تنہا ہی بیٹھتے ہو اگر لوگوں کے پاس بیٹھو تو دل بھی لگے۔ وہ جواب دیتے کہ زیادہ تنہا رہنے سے فکر خوب ہوتی ہے اور بہت فکر جنت کی راہبر[۱] ہے۔

پل صراط کے خیال میں خاموش اور فکرمند ہوں

حکایت (۱۰۱۲) حضرت عبداللہ بن مبارک نے عبداللہ سہل بن علی کو خاموش اور متفکر[۲] دیکھ کر پوچھا کہ کہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ پل صراط پر۔

حضرت ابو شریح کا غمِ آخرت تھا

حکایت (۱۰۱۳) ابو شریح چلے جاتے تھے راستہ میں بیٹھ گئے اور اپنی چادر منہ پر لیکر رونے لگے لوگوں نے ان سے سبب رونے کا پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی عمر کے چلے جانے اور عمل کے نہ ہونے اور موت کے قریب آجانے کی فکر ہوئی تھی۔

حضرت داؤد طائی کی شب میں بیقراری

حکایت (۱۰۱۴) اسحٰق بن خلف فرماتے ہیں کہ داؤد طائیؒ

۱؎ راستہ دکھانیوالی ۲؎ فکرمند ۱۲

چاندنی رات میں ایک چھت پر تھے کہ آسمان و زمین کے ملکوت میں فکر کرنے لگے اور آسمان کی طرف کو دیکھ کر روتے تھے یہاں تک کہ ایک ہمسایہ کے گھر میں گر پڑے۔ مالک مکان اپنے بستر سے کودا اور ننگے پاؤں تلوار ہاتھ میں لیکر اُن کو چور خیال کر کے دوڑا جب دیکھا کہ داؤد ہیں تو تلوار رکھدی اور پوچھا کہ آپ کو چھت پر سے کس نے گرا دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔

موت کا ذکر دل کو نرم کرتا ہے

حکایت (۱۰۱۵) حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے شکایت اپنے دل کی سختی کی کی آپ نے اُس کو فرمایا کہ موت کو یاد کیا کر تیرا دل نرم ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور نرم دل ہو گئی۔ پھر حضرت عائشہؓ کی شکر گزاری[1] کے لئے آئی۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی فکرِ موت و آخرت

حکایت (۱۰۱۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے جب موت کا ذکر ہوتا تو آپ کی جلد[2] سے خون ٹپکنے لگتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام ذکرِ موت و قیامت پر کتنا روتے تھے

حکایت (۱۰۱۷) حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے جو ذکرِ موت اور قیامت کا ہوتا تو اتنا روتے کہ آپ کے بند[3] اُکھڑ جاتے جب رحمت کا ذکر ہوتا تو سانس اپنی حالتِ اصلیہ پر آتی۔

الحمد للہ قصص الانبیاء کی جلد نہم پوری ہو گئی۔ باقی حکایات حصہ دہم میں ملاحظہ ہوں۔

[1] شکر ادا کرنا [2] کھال [3] جوڑ مراد قمیص کے بند ۱۲

۱۵ مجلد جولائی

تاریخ اسلام مکمل ہر چہار حصص

از حضرت مولانا الحاج محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی

چاہِ زمزم کی نمود اور مکہ کی ابتدار سے لیکر وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تجہیز و تکفین تک کے تمام حالات و واقعات نہایت جامعیت اور صحت کے ساتھ تحریر ہیں، طرز بیان نہایت دلکش اور سلیس ہے کہ ایک مرتبہ کتاب شروع کرنے کے بعد جب تک ختم نہ ہو جائے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

چند اہم خصوصیات

(۱) یہی وہ خاص ایڈیشن ہے جس کو مؤلف کی نظر ثانی اور جدید ترتیب کے مطابق شائع کیا گیا ہے (۲) اس ایڈیشن میں متعدد مضامین کے اضافوں کے علاوہ مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شامل ہیں (۳) سرورق دو رنگ کا خوشنما جو نامۂ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس سے مزین ہے (۴) شروع میں فہرست مضامین موجود ہے۔ صفحات ۳۹۲

ہدیہ بلا جلد -/۶ مجلد اعلیٰ -/۷
